e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

اودھ نامہ
روزنامہ LUCKNOW
avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 208 Friday , May 02 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۲۰۸)لکھنؤ، بروز جمعہ ۲-مئی ۲۰۲۵ء، مطابق 3/ذی القعدہ ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

موثر اداروں کے لیے ہمدرد حکمرانی ضروری ہے: ستیارتھی

نئی دہلی، یکم مئی (یو این آئی) نوبل انعام یافتہ کیلاش ستیارتھی نے عوامی انتظامیہ میں ہمدردانہ طرز حکمرانی کے اہم کردار پر زور دیا اور کہا کہ جوابدہ اور موثر اداروں کی تعمیر کے لیے ہمدردی اور اخلاقی ذمہ داری کے احساس پر مبنی حکمرانی ضروری ہے۔ جمعرات کو جے پور کے بال آشرم میں ایمپلائز پروویڈنٹ فنڈ آرگنائزیشن کے ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر ستیارتھی نے کہا کہ جدید معاشرے کی اخلاقیات تقریباً ختم ہوتی جارہی ہے۔ یہ تشویش کا موضوع ہے اس نے نظام حکومت میں انسانی تعلقات کی تشکر اور تجدید پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ میں ہمدردی اور گہرائی سے سننے کے جذبے کی ضرورت ہے۔ سرکاری ملازمین کو اخلاقی طور پر ذمہ دار ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اداروں کو جوابدہ بنانے کے لیے ہمدردی کا جذبہ ضروری ہے۔

ذات پر مبنی مردم شماری کے حق میں آواز اٹھاتی رہی ہیں مایاوتی

لکھنؤ: یکم مئی (پی این ایس) بی ایس پی سربراہ مایاوتی بھی اپنے باقی ماندہ ووٹ بینک کو بچانے کے لیے وقتاً فوقتاً ذات پات کی مردم شماری کے حق میں آواز اٹھاتی رہی ہیں۔ لوک سبھا انتخابات کے بعد بی جے پی قیادت کو بھی یہ محسوس ہونے لگا کہ اس مسئلہ کا عوام پر اثر پڑ رہا ہے۔ بی جے پی کے سابق ریاستی صدر اور نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے بھی ایوان میں اور اس کے باہر کئی بار کہا ہے کہ وہ ذات پات کی مردم شماری کے خلاف نہیں ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جب پہلگام دہشت گردانہ حملے پر تقریر کرنے والوں کی تعداد میں زبردست اضافہ ہوا ہے، ذات پات کی مردم شماری کا فیصلہ سیاسی بحث کا محور بدلنے کا کام بھی کرے گا۔ جے این یو کے ریٹائرڈ استاد اور عصری سیاسی امور کے ماہر پروفیسر روی کمار کا کہنا ہے کہ بی جے پی کی سیاست کا مثبت پہلو یہ ہے کہ وہ اپنے خلاف کوئی تاثر قائم نہیں ہونے دینا چاہتی۔

لڑائی ابھی ختم نہیں، ایک ایک کر کے بدلہ لیا جائے گا

پہلگام کے دہشت گردوں کو مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کا سخت پیغام

نئی دہلی۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جمعرات کو پہلگام حملے میں ملوث دہشت گردوں کو خبردار کیا کہ وہ یہ نہ سوچیں کہ انہوں نے جنگ جیت لی ہے۔ پہلگام کے بعد اپنے پہلے عوامی تبصرے میں شاہ نے کہا کہ لڑائی ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔ دہشت گرد یہ نہ سوچیں کہ انہوں نے ہمارے 27 لوگوں کو مارنے کے بعد جنگ جیت لی ہے۔ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پہلگام میں شہریوں کو ہلاک کرنے والے ہر ایک دہشت گرد کی تلاش اور سزا دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ نریندر مودی حکومت دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گی اور پہلگام دہشت گردانہ حملے کا جواب دے گی۔ شاہ نے کہا کہ آج میں عوام کو بتانا چاہتا ہوں کہ 90 کی دہائی سے ہم کشمیر میں دہشت گردی چلانے والوں کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی پر مضبوطی سے لڑ رہے ہیں۔ آج وہ (دہشت گرد) یہ نہ سوچیں کہ انہوں نے ہمارے شہریوں کی جان لے کر جنگ جیت لی ہے۔ میں دہشت پھیلانے والوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جنگ ختم نہیں ہوئی، سب کو منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہم نے ہر چیز کا سخت جواب دیا ہے، چاہے وہ شمال مشرق ہو، بائیں بازو کی انتہا پسندی کے علاقے ہوں یا کشمیر میں دہشت گردی کے سائے ہوں۔ امیت شاہ نے گرجتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اس نے بزدلانہ حملے سے اپنی بڑی جیت حاصل کی ہے تو سمجھ لیں کہ یہ نریندر مودی کی حکومت ہے، کسی کو بخشا نہیں جائے گا۔ اس ملک کے ایک ایک انچ سے دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہمارا عزم ہے۔ بوڈو فا او پیندر ناتھ برہما کی وراثت کے اعزاز میں سڑک اور مجسمے کی افتتاحی تقریب میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آج مجھے کیلاش کالونی میں بوڈو فا کے اعزاز میں مجسمے کی نقاب کشائی اور سڑک کا افتتاح کرنے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مجسمہ نہ صرف بوڈو برادری کے لیے بلکہ ان تمام چھوٹے قبائل کے لیے بھی اہم ہے جنہوں نے اپنی زبان، ثقافت اور ترقی کے لیے جدوجہد کی۔ بوڈو فا کا مجسمہ نہ صرف بوڈو برادری بلکہ ایسے تمام چھوٹے قبائل کی عزت بڑھاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آسام بوڈولینڈ کے لوگوں کو قبول کرتا ہے اور بوڈولینڈ آسام کو قبول کرتا ہے۔ آج بوڈولینڈ کے بہت سے لوگ میری بات سن رہے ہیں، میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ سب کو کسی قسم کی کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ آپ کا اس ملک پر اتنا ہی حق ہے جتنا میرا ہے۔ 9 مہینوں کی تفصیلی بات چیت کے بعد 2020 میں بوڈو معاہدے پر دستخط ہوئے اور آج سب نے ہتھیار ڈال کر قومی دھارے میں شامل ہو گئے ہیں۔ میں بوڈولینڈ کے لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے آپ کے ساتھ کیے گئے معاہدے کے 96 فیصد مسائل حل کر لیے ہیں۔

امریکہ ہندوستان کے ساتھ کھڑا ہے

امریکی وزیر دفاع نے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ سے بات کی

نئی دہلی۔ امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ نے آج وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ سے بات کی اور جموں و کشمیر کے پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے میں معصوم شہریوں کے المناک نقصان پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ سکریٹری ہیگستھ نے کہا کہ امریکہ ہندوستان کے ساتھ یکجہتی میں کھڑا ہے اور ہندوستان کے اپنے دفاع کے حق کی حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کی لڑائی میں امریکی حکومت کی بھرپور حمایت کا اعادہ کیا۔ گفتگو کے دوران وزیر دفاع نے امریکی وزیر دفاع کو بتایا کہ پاکستان کی دہشت گرد تنظیموں کی حمایت، تربیت اور فنڈنگ کی تاریخ ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ عالمی برادری کے لیے ضروری ہے کہ وہ دہشت گردی کی ایسی گھناؤنی کارروائیوں کی واضح اور غیر مبہم مذمت کرے اور اسے اجاگر کرے۔ اس سے قبل امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف سے الگ الگ فون پر بات کی اور دونوں ممالک پر زور دیا کہ وہ کسی بھی کشیدگی سے گریز کریں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق، بدھ کی رات جے شنکر کے ساتھ اپنی ٹیلی فونک بات چیت میں، روبیو نے پہلگام میں "خوفناک" دہشت گردانہ حملے میں جانوں کے ضیاع پر دکھ کا اظہار کیا اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہندوستان کے ساتھ تعاون کے لیے امریکہ کے عزم کا اظہار کیا۔ امریکی وزیر خارجہ نے شریف سے مطالبہ کیا کہ وہ اس حملے کی تحقیقات میں اسلام آباد کے ساتھ تعاون کریں۔ پہلگام دہشت گردانہ حملے میں 26 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ بات چیت کے دوران، جے شنکر نے روبیو سے کہا کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے مجرموں، ان کے حامیوں اور اس میں سازش کرنے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جانا چاہیے۔ وزیر خارجہ نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر کہا، کل امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے ساتھ پہلگام دہشت گردانہ حملے پر تبادلہ خیال کیا۔ اس کے مجرموں، ان کے حامیوں اور اس میں سازش کرنے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جانا چاہیے۔"

تہور رانا کی آواز اور تحریر کے نمونے لینے کی اجازت

این آئی اے کی درخواست پر عدالت نے دی منظوری

نئی دہلی، یکم مئی (یو این آئی) ممبئی دہشت گردانہ حملوں کی تحقیقات میں ایک اہم پیش رفت میں دہلی کی ایک خصوصی عدالت نے قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کو حملوں کے اہم سازش کاروں میں سے ایک تہور رانا کی آواز اور اس کی تحریر کے نمونے جمع کرنے کی اجازت دی ہے۔ 26 نومبر 2008 کو ممبئی کے تاج ہوٹل سمیت متعدد مقامات پر ہونے والے حملوں نے دنیا بھر کے لوگوں کو ہلا کر رکھ دیا، جس میں غیر ملکی شہریوں سمیت 166 افراد ہلاک ہوئے۔ رانا ان حملوں کا کلیدی ملزم ہے۔ امریکہ کے ساتھ حوالگی کے معاہدے کے تحت اسے 10 اپریل کو ہندوستان لایا گیا تھا۔ تب سے وہ این آئی اے کی حراست میں ہے۔ این آئی اے کی درخواست پر دہلی کی ایک عدالت نے اسے رانا کی آواز اور تحریر کے نمونے لینے کی اجازت دی۔ این آئی اے ممبئی حملوں میں تہور رانا کے ملوث ہونے کے الزامات کی تحقیقات کر رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ تفتیشی ایجنسی رانا کی آواز اور اس کی تحریر کے نمونوں کی بنیاد پر فون کالز، سازشی کاغذات اور سفری ریکارڈ کی تصدیق کر سکے گی۔ این آئی اے کے مقدمات کی سماعت کرنے والی خصوصی عدالت کی جج گیتانجلی گوئل نے این آئی اے کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے فارنسک نمونے تفتیش کے موثر تسلسل اور انصاف کے مفاد' کے لیے ضروری ہیں۔ ان نمونوں کو دستاویزات اور آڈیو ریکارڈنگ سے ملایا جائے گا جو مبینہ طور پر حملے کی منصوبہ بندی سے منسلک ہیں۔ تہور پاکستانی نژاد اور کینیڈا کا شہری ہے۔ اس پر 26/11 کے حملوں کی ذمہ دار دہشت گرد تنظیم لشکر طیبہ (ایل ای ٹی) کے لیے ممبئی میں حملوں کی جگہوں کا سراغ لگانے کا الزام ہے۔ اس پر الزام ہے کہ وہ اپنے بچپن کے دوست ڈیوڈ کولمین ہیڈلی کے ساتھ مل کر حملے کی منصوبہ بندی میں ملوث تھا۔ ہیڈلی امریکہ میں 35 سال کی سزا کاٹ رہا ہے اور اس نے اس معاملے کی ہندوستانی تحقیقات میں حکومتی گواہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ تہور رانا نے ممبئی میں حملے کے مقامات کے بارے میں معلومات اکٹھی کر کے حملے میں دہشت گردوں کی مدد کی تھی۔ اگرچہ ایک امریکی عدالت نے تہور رانا کو 2011 میں ممبئی حملوں میں براہ راست ملوث ہونے سے بری کر دیا تھا، لیکن ہندوستان نے اس کے بعد سے تازہ ثبوت اکٹھے کیے ہیں اور امریکہ کے ساتھ اپنے معاہدے کے تحت اس کی حوالگی کے لیے دباؤ ڈالا ہے۔

'رام دیو پر کسی کا قابو نہیں، اپنی ہی دنیا میں رہتے ہیں'، دہلی ہائی کورٹ کا تلخ تبصرہ

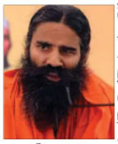

نئی دہلی۔ یکم مئی۔ بابا رام دیو نے روح افزا کے خلاف ایک اور متنازعہ ویڈیو شیئر کی ہے۔ اس ویڈیو پر دہلی ہائی کورٹ نے تلخ تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "وہ (بابا رام دیو) اپنی ہی دنیا میں رہتے ہیں، ان پر کسی کا کنٹرول نہیں۔" دہلی ہائی کورٹ نے بابا رام دیو پر تلخ تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی ہی دنیا میں رہتے ہیں اور ان پر کسی کا کنٹرول نہیں ہے۔ عدالت کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا جب یہ جانکاری دی گئی کہ بابا رام دیو نے روح افزا کے خلاف ایک اور متنازعہ ویڈیو شیئر کی ہے۔ عدالت نے پہلی نظر میں پایا کہ وہ سابقہ حکم کی نافرمانی کر کے عدالت کے حکم کی توہین کر رہے ہیں۔ دہلی ہائی کورٹ نے پتنجلی اور رام دیو کو وارننگ بھی دی کہ وہ ان کے خلاف توہین عدالت کا نوٹس جاری کرے گا۔ رام دیو کی جانب سے پیش ہوئے سینئر وکیل راجیو نائر نے کہا کہ حلف نامے میں تیسرا پیرا کافی اہم ہے جہاں وہ کہتے ہیں کہ "میں مذاہب کے درمیان تفریق نہیں کرتا۔" واضح ہو کہ حال ہی میں عدالت نے روح افزا کے خلاف تبصرے پر رام دیو کی سخت سرزنش کی تھی اور کہا تھا کہ اس سے ان کی ضمیر کو ٹھیس پہنچی ہے اور اس کا دفاع نہیں کیا جا سکتا۔ بعد میں رام دیو نے کہا کہ وہ اور پتنجلی تمام اشتہارات ہٹا دیں گے۔ لیکن جمعرات (1 مئی) کو جب جسٹس امت بنسل کو یہ خبر ملی کہ عدالت کی گزشتہ حکم کے باوجود بھی بابا رام دیو نے پھر سے متنازعہ بیان دیتے ہوئے ایک ویڈیو شیئر کیا ہے۔ اس پر عدالت نے کہا کہ گزشتہ ہدایات کے پیش نظر ان کا حلف نامہ اور یہ ویڈیو پہلی نظر میں حکم عدولی کے دائرے میں آتا ہے۔

مسلم شخص کی گرفتاری کے بعد فرقہ وارانہ کشیدگی

کئی دکانیں توڑ دی گئیں، مسجد پر پتھراؤ، لاٹھی چارج

نینی تال۔ یکم مئی۔ ایک ہندو نابالغ لڑکی کو مبینہ طور پر جنسی طور پر ہراساں کرنے کے الزام میں ایک مسلمان شخص کی گرفتاری کے بعد اتراکھنڈ کے نینی تال کے کچھ حصوں میں فرقہ وارانہ کشیدگی پھیل گئی، جس کے نتیجے میں دکانوں اور ایک مسجد کو نشانہ بنانے کے لیے توڑ پھوڑ کے واقعات پیش آئے، جس سے حکام کو علاقے میں سیکیورٹی سخت کرنے پر مجبور کیا گیا۔ 12 اپریل کو، اتراکھنڈ کے نینی تال میں ایک نابالغ کے خاندان نے 65 سالہ ٹھیکیدار عثمان کے خلاف عصمت دری کی شکایت درج کرائی، اور متاثرہ کی ماں بدھ کے روز اسے پولیس اسٹیشن لے جانے کے بعد POCSO ایکٹ کے تحت ایف آئی آر درج کرائی جس کے نتیجے میں اس کی گرفتاری ہوئی۔ گرفتاری کے بعد بدھ کی رات تقریباً 9:30 بجے، مردوں کا ایک گروپ، جس میں ہندوتوا گروپس کے ارکان بھی شامل تھے، بازار کے قریب جمع ہوئے جہاں ملزم کا دفتر تھا اور مسلم کمیونٹی سے تعلق رکھنے والی دکانوں اور کھانے پینے کی اشیاء میں توڑ پھوڑ کی۔ منظر عام پر آنے والی ایک ویڈیو میں کچھ مردوں کو ان اداروں میں عملے کے ارکان کو تھپڑ مارتے دیکھا گیا ہے۔ بھیڑ نے ایک مسجد کے سامنے احتجاج بھی کیا، اس پر پتھراؤ کیا، اور بعد میں مقامی پولیس اسٹیشن کے باہر مظاہرہ کیا۔ جمعرات کو لوگ سڑکوں پر نکل آئے، نعرے لگائے، جب کہ جاری کشیدگی کے جواب میں بیشتر اسکول، کالج اور بازار بند رہے۔ انجمن اسلامیہ کمیٹی نینی تال نے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے متاثرہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ ایک بیان میں، کمیٹی نے اس جرم کی مذمت کی، لواحقین کی مدد کی، اور مسجد پر حملہ اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی میں خلل سمیت توڑ پھوڑ میں ملوث ملزمان اور ان دونوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ کمیٹی نے کہا، ہم، انجمن اسلامیہ کمیٹی، نینی تال، اس گھناؤنے جرم کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ہم متاثرہ لڑکی کے ساتھ کھڑے ہیں اور مجرم کو سخت ترین سزا دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔" انہوں نے انتظامیہ پر زور دیا کہ ایسے افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے جو فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بگاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک ویڈیو بیان میں، ایس ایس پی پرہلاد مینا نے کہا کہ تفتیش جاری ہے اور یقین دلایا کہ "ملزمان کے خلاف سخت ترین قانونی کارروائی کو یقینی بنایا جائے گا تاکہ مستقبل میں کوئی ایسی شرمناک حرکت کرنے کی جرات نہ کرے۔" علاقے میں پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ (شہر) جگدیش چندرا نے بتایا کہ اہلکاروں کو مسجد، ان علاقوں میں جہاں دونوں برادریوں کے لوگ رہتے ہیں اور پورے بازار میں تعینات کر دیا گیا ہے۔

اتر پردیش کی ترقی تحقیق کا موضوع بن چکا ہے: نائب صدر جمہوریہ

سماجی تبدیلی خود اعتمادی اور محنت سے آتی ہے: آنندی بین

لکھنؤ: یکم مئی (یو این آئی) نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ نے جمعرات کو کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے میعاد کار میں اتر پردیش کی ترقی تحقیق کا موضوع بن چکا ہے۔ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ٹیکنیکل یونیورسٹی (اے کے ٹی یو) میں اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل کی سوانح عمری چنوتیاں مجھے پسند ہیں کی ریلیز کے موقع پر دھنکھڑ نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی تعریف کی اور کہا، جب آپ سے بڑے لوگ خود کو جوان کہتے ہیں، تو بلاشبہ آپ نوجوان وزیر اعلیٰ ہیں۔ آپ آٹھ سال بے مثال، یوپی کے نائیک ہیں۔ مہاکمبھ کے انعقاد کو دنیا میں بے مثال قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مہاکمبھ میں 60 کروڑ سے زیادہ لوگوں کی آمد صدیوں تک یاد رکھی جائے گی۔ یہ کام پوری دنیا میں کبھی پورا نہیں ہوا۔ یوگی اس تقریب کے سارتھی ہیں۔ پچھلے آٹھ سالوں میں اتر پردیش کی ترقی تحقیق کا موضوع ہے۔ اتر پردیش کی اقتصادی ترقی کے بارے میں بات کرتے ہوئے دھنکھڑ نے کہا کہ ساڑھے آٹھ سال میں 5.12 لاکھ کروڑ روپے کی معیشت کو بغیر کوئی ٹیکس لگائے 30 لاکھ کروڑ روپے تک لے جانا اپنے آپ میں تحقیق کا موضوع ہے۔ اتر پردیش نے فی کس آمدنی میں زبردست چھلانگ لگائی ہے۔ ریاست میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اتر پردیش میں جمہوریہ ہند کے 55 فیصد ایکسپریس وے ہیں۔ دنیا کے صرف چند ممالک میں میٹرو ہے، لیکن اتر پردیش کے چھ شہروں میں میٹرو ریل سروس ہے اور یہ ملک میں سب سے زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ یوپی میں 16 ہوائی اڈے اور 4 بین الاقوامی ہوائی اڈے ہیں۔ دنیا جیور ہوائی اڈے کا انتظار کر رہی ہے، کیوں کہ آخر زیور تو زیور ہوتا ہے۔ نائب صدر نے کہا کہ کسی چیلنج سے بھاگنا یا لاتعلق رویہ اپنانا بزدلی کی علامت ہے اور یوپی کے وزیر اعلیٰ میں اس کی کوئی علامت نہیں ہے، اس معاملے میں کسی طبی معائنے کی ضرورت نہیں ہے۔ امن و امان میں بہتری کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آٹھ سال پہلے اتر پردیش کی تعریف مختلف تھی۔ آج امن و امان اپنی بلند ترین سطح پر ہے۔ وزیر اعلیٰ کو اس کے قیام میں درپیش چیلنجوں سے آگاہ ہونا ضروری ہے لیکن انہوں نے اسے قبول کیا اور نتیجہ آج سب کے سامنے ہے۔ آئینی عہدوں کے وقار پر زور دیتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہمارے آئین میں دو عہدے اعلیٰ ہیں، صدر اور گورنر۔ یہ وہ عہدے ہیں جو آئین کا تحفظ اور حمایت کرتے ہیں۔ میرے خیال میں ایسی باوقار پوسٹوں پر تبصرہ کرنا فکر و تشویش کا موضوع ہے۔

اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل نے جمعرات کو ان کی زندگی پر مبنی کتاب چنوتیاں مجھے پسند ہیں ※ کا اجرا کرتے ہوئے کہا کہ یہ کتاب خود اعتمادی، محنت اور سماجی تبدیلی کی ایک متاثر کن کہانی ہے، جو خواتین کی طاقت، سماجی تبدیلی اور خود انحصاری کی زندہ دستاویز ہے۔ اس کتاب کو جمعرات کو ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ٹیکنیکل یونیورسٹی میں نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے جاری کیا۔ اس موقع پر گورنر نے نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ اور ان کی اہلیہ سدیش دھنکھڑ سے اظہار تشکر کیا اور کہا کہ ان کی باوقار موجودگی نے پروگرام کو یادگار بنا دیا۔ نائب صدر کی اہلیہ خود ایک آیورویدک ڈاکٹر ہیں جو اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کا بھی علاج کرتی ہیں۔ یہ اپنے آپ میں خواتین کو بااختیار بنانے کی ایک مثال ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے امن و امان اور ترقیاتی کاموں کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا، "ایک سنت اور وزیر اعلیٰ کے طور پر یوگی آدتیہ ناتھ مشکل حالات میں اتر پردیش کو ایک نئی سمت دے رہے ہیں۔ پٹیل نے کہا کہ کتاب کی ریلیز کے دن کا انتخاب خاص طور پر یوم مزدور کو ذہن میں رکھتے ہوئے کیا گیا تھا۔ گورنر نے کہا کہ تعمیراتی کام میں لگے مزدور کم پڑھے لکھے نہیں ہوتے لیکن وہ ٹھیک ڈیزائن کو سمجھتے ہیں اور سڑکوں، پلوں اور عمارتوں جیسے عظیم الشان ڈھانچے کی تعمیر کرتے ہیں۔ اس دن کا انتخاب ان کی محنت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعہ کاشی وشوناتھ کوریڈور کی تعمیر میں لگے مزدوروں کے پیروں کی پوجا اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے ذریعہ مہا کمبھ کی تعمیر میں لگے ہوئے مزدوروں کو دیے گئے اعزاز کا بھی ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مزدور بھائیوں کا احترام ضروری ہے۔ اپنی زندگی کے چیلنجوں اور جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ وہ گجرات کے ضلع مہسانہ میں ایک کسان خاندان میں پیدا ہوئے، جہاں پانی ہزاروں فٹ نیچے اور نمکین تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس زمین تھی، لیکن وسائل کی کمی تھی۔ میرے والد گاندھی وادی نظریہ کے حامل تھے۔

'پہلگام میں ہلاک افراد کو شہید کا درجہ ملنا چاہیے'

راہل گاندھی نے متاثرہ کنبوں کے جذبات کو احترام دینے کی اپیل کی

نئی دہلی، یکم مئی۔ راہل گاندھی نے شبھم دویدی کے اہل خانہ سے ملاقات کی تھی۔ اس دوران شبھم کے والدین نے بیٹے کو شہید کا درجہ دینے کا مطالبہ کیا۔ بعد ازاں راہل نے پی ایم مودی سے گزارش کی کہ وہ شبھم کو شہید کا درجہ دیں۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے جمعرات کو وزیر اعظم نریندر مودی سے پہلگام دہشت گردانہ حملہ میں ہلاک افراد کو شہید کا درجہ دینے کی گزارش کی۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' کی گئی ایک پوسٹ میں لکھا ہے کہ وہ پہلگام حملہ میں ہلاک لوگوں کے اہل خانہ کے ساتھ کھڑے ہیں، اور ان کے اس مطالبہ کی حمایت کرتے ہیں کہ متاثرین کو شہید کا درجہ دیا جائے۔ راہل گاندھی نے پوسٹ میں لکھا ہے کہ "میں پہلگام دہشت گردانہ حملہ میں ہلاک افراد کے کنبوں کے غم میں اور انھیں شہید کا درجہ دیے جانے کے مطالبہ میں ان کے ساتھ کھڑا ہوں۔ وزیر اعظم سے گزارش ہے کہ وہ اس مشکل وقت میں جان گنوانے والوں کو یہ اعزاز دے کر ان کے گھر والوں کے جذبات کا احترام کریں۔" قابل ذکر ہے کہ رائے بریلی سے کانگریس رکن پارلیمنٹ نے 30 اپریل کو کانپور میں اس کنبہ سے ملاقات کی جس کا بیٹا پہلگام حملہ میں ہلاک ہو گیا تھا۔ راہل گاندھی کی شبھم کی فیملی سے جب ملاقات ہوئی تو وہ ان کے غم میں پوری طرح شریک نظر آئے۔ اس کے بعد بدھ کی شام راہل گاندھی نے ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ "میں کانپور میں ایک کنبہ سے ملا۔ انھوں نے مجھ سے پی ایم مودی کو ایک پیغام بھیجنے کو کہا۔ میں ان سبھی کنبوں کی طرف سے وزیر اعظم سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بچے شہید ہوئے ہیں، ہم چاہتے ہیں آپ انھیں شہید کا درجہ دیں اور احترام دیں۔" دراصل راہل گاندھی نے کانپور میں شبھم دویدی کے گھر والوں سے ملاقات کی تھی۔

اسرائیل نے جنگلاتی آگ پر قابو پانے کے لیے بین الاقوامی مدد کی اپیل کی

یروشلم۔ یکم مئی۔ یروشلم کے مغرب میں پھیلنے والی جنگلاتی آگ نے اسرائیلی حکومت کو شدید مشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔ آگ کی شدت اور تیزی سے پھیلاؤ نے نہ صرف کئی یہودی بستیوں کو خطرے میں ڈال دیا بلکہ صیہونی حکومت کو بین الاقوامی مدد کی اپیل پر مجبور کر دیا۔ اسرائیل کے وزیر خارجہ یائیر لاپڈ نے کہا کہ ہم نے کئی قریبی ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ آگ بجھانے کے لیے اپنی فضائی فائر فائٹنگ ٹیمیں بھیجیں۔ اسرائیلی فائر بریگیڈ کے مطابق، مغربی یروشلم کے جنگلات میں لگنے والی آگ نے دیکھتے ہی دیکھتے کئی کلومیٹر رقبے کو لپیٹ میں لے لیا ہے۔ درجنوں رہائشی علاقوں کو خالی کرا لیا گیا ہے اور سینکڑوں افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا ہے۔ آگ اس قدر شدید ہے کہ اسرائیلی فضائیہ کے طیارے بھی اس پر قابو پانے میں ناکام دکھائی دے رہے ہیں۔ وزیر اعظم نفتالی بینیٹ نے ہنگامی اجلاس طلب کر لیا ہے تاکہ امدادی کارروائیوں کی نگرانی کی جا سکے۔ اسرائیلی حکام کا کہنا ہے کہ ہواؤں کی شدت اور درجہ حرارت کی زیادتی کی وجہ سے آگ کو قابو میں لانا انتہائی مشکل ہو گیا ہے۔ فائر بریگیڈ، پولیس اور فوج کی مشترکہ ٹیمیں دن رات کوششوں میں مصروف ہیں۔ عینی شاہدین کے مطابق، یہ آگ ممکنہ طور پر انسانی غفلت یا کسی حادثے کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔ کچھ ماہرین نے کہا ہے کہ حالیہ دنوں میں درجہ حرارت میں اضافے اور خشک سالی کی وجہ سے جنگلات کی حالت نازک ہو چکی ہے، جس کی وجہ سے معمولی چنگاری بھی بڑے المیے کا سبب بن سکتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اسرائیل میں اس ہفتے نازیوں سے آزادی کے نام نہاد دن کی تقریبات ہونا تھیں، جنہیں حکومت نے فوری طور پر منسوخ کر دیا ہے۔

الیکشن کمیشن نے ووٹر لسٹ کو درست کرنے کی سرگرمیاں شروع کیں

مقصد ووٹنگ کا عمل لوگوں کے لیے آسان اور بھروسہ مند بنانا ہے

پٹنہ یکم مئی۔ بہار میں اسمبلی انتخاب رواں سال کے آخر تک ہونا ہے۔ اس تعلق سے تاریخ کا اعلان ابھی ہوا نہیں ہے، لیکن الیکشن کمیشن کی سرگرمیاں شروع ہو چکی ہیں۔ الیکشن کمیشن نے ووٹر لسٹ کو زیادہ معیاری اور بھروسہ مند بنانے کے مقصد سے 3 نئے اعلانات پر پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ اس کا مقصد ووٹنگ کا عمل لوگوں کے لیے آسان اور بھروسہ مند بنانا ہے۔ دراصل مارچ 2025 میں الیکشن کمیشن کے افسران کی میٹنگ ہوئی تھی، جس میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور الیکشن کمشنرز ڈاکٹر سکھبیر سنگھ سندھو و ڈاکٹر وویک جوشی بھی موجود تھے۔ اس میٹنگ میں 3 اہم اعلانات کیے گئے تھے، جس پر اب عمل شروع ہو چکا ہے۔ تینوں اعلانات اور اس کی اہمیت ذیل میں پیش کی جا رہی ہیں۔ سب سے پہلا اعلان موت سے متعلق رجسٹریشن کے ڈاٹا کو لے کر کیا گیا ہے۔ اس کے تحت اب الیکشن کمیشن کو رجسٹرار جنرل آف انڈیا سے مردہ لوگوں کا ریکارڈ براہ راست الیکٹرانک طریقے سے ملے گا۔ اس سے یہ یقینی ہوگا کہ مہلوکین کے نام وقت پر ووٹر لسٹ سے ہٹائے جائیں۔ اس کے بعد بی ایل او (بوتھ لیول افسر) فیلڈ میں جا کر جانکاری کی دوبارہ جانچ کر سکیں گے۔ یہ عمل بغیر کسی رسمی شکایت کے انجام پائے گا۔ دوسرے اعلان کے تحت ووٹر سلپ کو ووٹرس کے لیے مزید موافق بنایا جائے گا۔ ووٹر کا سیریل نمبر اور پارٹ نمبر اب بڑے حروف میں نظر آئے گا، جس سے ووٹرس کے لیے اپنا پولنگ اسٹیشن پہچاننا آسان ہوگا اور الیکٹورل افسران بھی جلد نام تلاش کر سکیں گے۔ تیسرا اعلان ہر بی ایل او کو ایک اسٹینڈرڈ فوٹو شناختی کارڈ دیے جانے سے متعلق ہے۔ اس عمل کے بعد وہ جب بھی گھر گھر جا کر ووٹرس سے ملاقات کریں گے تو ووٹرس انہیں بہ آسانی پہچان پائیں گے۔ اس طرح ووٹرس بی ایل او سے بھروسہ کے ساتھ بات کر سکیں گے۔ اس معاملے میں الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ یہ سبھی اقدام اعتماد، شفافیت اور سہولت بڑھانے کی سمت میں ایک مضبوط کوشش ہے۔

اسرائیل کو تاریخ کی سب سے بڑی آگ کا سامنا

شدید گرمی کی وجہ سے لگنے والی آگ پر قابو پانے کے لیے بین الاقوامی امداد کی درخواست، مرکزی شاہراہ کو بھی بند کیا گیا

یروشلم۔(یو این آئی) اسرائیل میں مقبوضہ بیت المقدس کے قریب جنگلات میں خوفناک آگ بھڑک اٹھی، جسے دہائی کی سب سے بڑی آگ قرار دیا جا رہا ہے، آتشزدگی کے نتیجے میں کم از کم 23 افراد زخمی ہو گئے جبکہ مقبوضہ بیت المقدس اور تل ابیب کے درمیان شاہراہ کو بند کر دیا گیا، صیہونی حکومت نے آگ پر قابو پانے کے لیے عالمی برادری سے مدد مانگ لی۔ ترک نشریاتی ادارے 'اناڈولو' کی رپورٹ کے مطابق تل ابیب نے بدھ کو شدید گرمی کی وجہ سے لگنے والی آگ پر قابو پانے کے لیے بین الاقوامی امداد کی درخواست کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیلی حکام نے وسطی اسرائیل کے کئی قصبوں کو خالی کرا لیا ہے اور ایک اہم شاہراہ کو بند کر دیا ہے۔ اسرائیل کے 'چینل 12' کے مطابق یہ آگ اب 2010 میں کارمل جنگل میں لگنے والی تباہ کن آگ کے پیمانے سے تجاوز کر گئی ہے، اور سرکاری نشریاتی ادارے 'کے اے این' کی رپورٹ کے مطابق کم از کم 20 افراد زخمی ہوئے ہیں، جن میں سے زیادہ تر دھوئیں سے سانس لینے کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں۔ کے اے این نے مزید کہا کہ مقبوضہ بیت المقدس کے قریب آصف ہارون ہسپتال نے تصدیق کی ہے کہ 10 افراد کو علاج کے لیے لایا گیا ہے۔ اس سے قبل اسرائیلی روزنامہ 'یدیوت احرونوت' نے کہا تھا کہ آگ لگنے سے 12 افراد زخمی ہوئے ہیں، فائر اینڈ ریسکیو سروس کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ نیوہ شالوم، بیکوعہ، تاؤز، ناخشون اور میسلات تزیون کی آبادیوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا ہے۔

بڑھتے ہوئے درجہ حرارت اور تیز ہواؤں کی وجہ سے متعدد علاقوں میں بھڑکنے والی آگ کی وجہ سے لوگوں کو نکالنے کا عمل شروع ہوا جبکہ فائر بریگیڈ کی 111 ٹیموں اور 11 طیاروں نے آگ بجھانے کی کوششوں میں حصہ لیا۔ کے اے این نے مقبوضہ بیت المقدس اور تل ابیب کے درمیان ایشتول جنگلات کے علاقے میں بھی آگ لگنے کی اطلاع دی، حکام نے جنگل کی آگ کی وجہ سے مزید آبادیوں کے ممکنہ انخلا کے لیے ہدایات جاری کی ہیں۔ فائر اینڈ ریسکیو سروس نے آگ کی وجہ سے انتباہ کو بلند ترین سطح پر پہنچا دیا ہے اور مقبوضہ بیت المقدس اور تل ابیب کے درمیان لگنے والی آگ پر قابو پانے کے لیے بین الاقوامی مدد طلب کر لی ہے، حکام نے احتیاط کے طور پر دونوں شہروں کو ملانے والی مرکزی شاہراہ کو بھی بند کر دیا۔

اسرائیل نے یونان، کروشیا، اٹلی اور یونانی قبرصی انتظامیہ سے آگ بجھانے میں مدد کی درخواست کی ہے، 'چینل 7' نے خبر دی ہے کہ اگر ضروری ہو تو فضائیہ کے اڈے غیر ملکی فوجوں کے فائر فائٹنگ طیاروں کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق وزیر خارجہ گیدون سار نے آگ بجھانے کی کوششوں میں مدد کے لیے عالمی برادری سے رابطے شروع کر دیے ہیں۔ وزیر خارجہ کے دفتر سے جاری بیان کے مطابق گیدون سار نے برطانیہ، فرانس، چیک ری پبلک، سویڈن، ارجنٹائن، اسپین، شمالی مقدونیا اور آذربائیجان کے وزرائے خارجہ سے رابطے کیے ہیں۔ وزیر اعظم آفس، وزارت قومی سلامتی، وزارت خارجہ نے اس سے قبل اعلان کیا تھا کہ اسرائیل نے باضابطہ طور پر یونان، قبرص، کروشیا، اٹلی اور بلغاریہ سے آگ پر قابو پانے میں مدد کی درخواست کی تھی۔ اسرائیلی اخبار 'ہیوم' کی رپورٹ کے مطابق آگ لگنے کی وجہ سے جنوب میں اشدود اور اشکلون کے درمیان ٹرین سروس معطل کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے مسافروں کو جہاز سے اترنا پڑا ہے۔ دریں اثنا اسرائیلی وزیر ٹرانسپورٹ میری ریگیو نے متعلقہ حکام کو ہدایات جاری کی ہیں کہ اگر ملک کے بجلی کے گرڈ کو جنگل کی آگ سے نقصان پہنچتا ہے تو ڈیزل سے چلنے والی ٹرینوں کو تعیناتی کے لیے تیار رکھا جائے۔ مقبوضہ بیت المقدس کے ڈسٹرکٹ فائر اینڈ ریسکیو کمانڈر شملک فریڈمین کا کہنا ہے کہ یہ جنگلات کی آگ اسرائیل کی تاریخ کی سب سے بڑی آگ ہو سکتی ہے۔ وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے ملک بھر میں 'ہنگامی حالت' کا اعلان کرتے ہوئے فوج کو مقبوضہ بیت المقدس کے پہاڑی علاقے میں فائر فائٹرز کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔ چینل 12 کا کہنا ہے کہ اسرائیل نے جنگل کی آگ کی وجہ سے تمام طے شدہ 'یوم آزادی' کی تقریبات منسوخ کر دی ہیں۔ گزشتہ ہفتے اسرائیلی ریسکیو حکام نے بڑھتے ہوئے درجہ حرارت اور تیز ہواؤں کی وجہ سے بڑے پیمانے پر جنگلات میں لگی آگ کے درمیان وسطی اسرائیل کے متعدد قصبوں سے رہائشیوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا تھا، جس میں 10 ہزار دونم (2 ہزار 500 ایکڑ) تباہ اور 9 افراد زخمی ہوئے تھے۔

غزہ میں 6 ہفتوں کے دوران اسرائیلی دہشت گردی میں 600 بچوں سمیت 2308 فلسطینی شہید

غزہ۔(یو این آئی) غزہ میں 6 ہفتوں کے دوران اسرائیلی دہشت گردی کے نتیجے میں 600 بچوں سمیت 2308 فلسطینی شہید اور 5 ہزار 973 زخمی ہو گئے، آج صبح سے جاری اسرائیلی درندگی کے نتیجے میں مزید 14 فلسطینی شہید ہو گئے۔ مڈل ایسٹ آئی نے غزہ کی وزارت صحت کے حوالے سے بتایا ہے کہ 18 مارچ کو اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی کی خلاف ورزی کے بعد سے اب تک اسرائیلی حملوں میں 2308 افراد ہلاک اور 5973 افراد زخمی ہو چکے ہیں۔ فلسطینی مرکز برائے انسانی حقوق کا کہنا ہے کہ ہلاک ہونے والوں میں 595 بچے اور 308 خواتین شامل ہیں۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق غزہ کی پٹی میں آج علی الصبح سے اب تک اسرائیل کے ہاتھوں کم از کم 14 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ برائے انسانی امور (اوسی ایچ اے) نے کہا ہے کہ اسرائیل کی جانب سے جاری ناکہ بندی اور سرحدی گزرگاہوں کی بندش کی وجہ سے مارچ کے مقابلے میں اپریل میں غزہ میں غذائی قلت کا علاج کروانے والے بچوں کی تعداد میں 80 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اوسی ایچ اے نے رپورٹ کیا ہے کہ 6 ماہ سے 2 سال تک کی عمر کے 92 فیصد بچوں اور ان کی ماؤں کو کم از کم مطلوبہ غذائیت نہیں مل رہی ہے اور غزہ کی 65 فیصد آبادی کو پینے کے صاف پانی تک رسائی حاصل نہیں ہے۔ غزہ سٹی سے الجزیرہ کے نمائندے ہانی محمود نے خبر دی ہے کہ جاری اسرائیلی حملوں کی وجہ سے امداد کی قلت بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ ان علاقوں میں گوداموں میں موجود امداد تک نہیں پہنچ سکتے جہاں اسرائیلی فوج جارحانہ انداز میں کام کر رہی ہے، اور کھانا ضائع ہو رہا ہے۔ ہانی محمود نے اقوام متحدہ کے اس بیان کا حوالہ دیا جس میں کہا گیا تھا کہ سرحد کے دوسری جانب انتہائی ضروری امداد اور بقا کی اشیا سے بھرے 3 ہزار ٹرک پھنسے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 10 لاکھ بچوں کا اس امداد پر انحصار ہے، اس کے بغیر ہم مکمل قحط کے دہانے پر کھڑے ہیں۔

اسرائیل اور فلسطین کے درمیان دو ریاستی حل کو نہ بھولیں: انتونیو گوتریس

اقوام متحدہ۔(یو این آئی) اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے کئی ممالک کو فون کر کے انہیں یاد دلایا ہے کہ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان دو ریاستی حل کو بھول نہیں جانا چاہیے۔ اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر دی گئی اطلاع کے مطابق انہوں نے کہا ہے کہ دنیا فلسطین اور اسرائیل کے درمیان دو ریاستی حل کو غائب ہوتے دیکھنے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اس حوالے سے انہوں نے مزید آگاہ کیا میں نے اقوام متحدہ کے رکن دنیا کے کئی ممالک کے سربراہان مملکت و حکومت کو کال کر کے کہا ہے کہ وہ دو ریاستی حل کو نافذ کرنے کے لیے ناقابل واپسی اقدام کریں۔ انتونیو گوتریس نے کئی سربراہان مملکت و حکومت سے کہا کہ کسی بھی طرف کے انتہاپسندوں سے امن کی باقیات کو کمزور نہ ہونے دیں۔

روس-یوکرین مذاکرات بہت جلد متوقع: پولانسکی

اقوام متحدہ۔(یو این آئی) اقوام متحدہ میں روس کے نائب سفیر دمتری پولانسکی نے کہا ہے کہ اگر یوکرین تنازعہ کی بنیادی وجوہات کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو ماسکو اور کیف کے درمیان جنگ بندی کی بات چیت بہت جلد ہو سکتی ہے۔ مسٹر پولانسکی نے ریا نووستی کو بتایا، ایک سوال کے جواب میں مسٹر پولانسکی نے کہا، "گیند یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی کے کورٹ میں ہے، چاہے وہ اسے قبول کریں یا نہ کریں، اور آیا وہ اس بحران کو جنم دینے والے مسائل کو حل کرنے کے لیے کوئی سنجیدہ، بامعنی کوشش کرنا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ بہت جلد ہو سکتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ ماسکو طویل عرصے سے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ذریعے سفارتی حل کا خواہاں ہے۔ مسٹر پولانسکی نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ ماسکو نے 2021 میں اپنی آخری کوشش کی تھی۔

حملے کے نتائج انتہائی خطرناک ہوں گے: ایران کا اسرائیل کو انتباہ

تہران۔(یو این آئی) ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے اسرائیل کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر اسرائیل نے ایران پر کوئی حملہ کیا تو یہ ایسا ہوگا جیسے بارود کے ڈھیر کو آگ لگا دی جائے، اس کا نتیجہ پورے خطے میں تباہی کی صورت میں سامنے آئے گا۔ عرب خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے گذشتہ روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پیغام میں اسرائیلی وزیر اعظم کے ان بیانات کو بے وقعت قرار دیا جن میں ایرانی ایٹمی پروگرام کو ختم کرنے بات کی گئی تھی، انہوں نے کہا کہ اس قسم کے بیانات کا ایران اور امریکہ کے درمیان جاری مذاکرات پر کسی قسم کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر کا کہنا تھا کہ اسرائیل، امریکہ کی اجازت کے بغیر کسی بھی "مہم جوئی" سے پرہیز کرے گا، تاہم انھوں نے خبردار کیا کہ اگر ایران کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی تو

بھرپور جواب دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ ایرانی اسپیکر کی جانب سے یہ دھمکی ایسے وقت میں سامنے آئی جب امریکی انتظامیہ نے کل ایک بیان میں اعلان کیا تھا کہ وہ اُن تمام افراد اور اداروں کا احتساب جاری رکھے گی جو ایران کے بیلسٹک میزائل پروگرام کو فروغ دینے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ امریکی وزیر خزانہ کا اپنے بیان میں کہنا تھا کہ ایران کی جانب سے میزائلوں اور دیگر عسکری صلاحیتوں کی تیز رفتار ترقی، امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی سلامتی کے لیے خطرہ ہے۔

امریکی وزیر خزانہ کا مزید کہنا تھا کہ یہ پیش رفت مشرق وسطیٰ میں عدم استحکام کی صورتحال پیدا کرتی ہے اور ان بین الاقوامی معاہدوں کی خلاف ورزی ہے جن کا مقصد ان ٹیکنالوجی کے پھیلاؤ کو روکنا ہے۔ بیزنٹ نے اس بات پر زور دیا کہ امریکی محکمہ خزانہ تہران کو بیلسٹک میزائل پروگرام کے لیے وسائل تک رسائی سے محروم کرنے کے لیے ہر ممکن اقدامات اُٹھاتا رہے گا۔ واضح رہے کہ گذشتہ ہفتوں کے دوران تہران اور واشنگٹن نے ایرانی ایٹمی پروگرام کے حوالے سے نیا معاہدہ طے کرنے کے لیے تین ادوار کی بالواسطہ بات چیت کی۔ ان میں دو ملاقاتیں مسقط (عمان) میں اور ایک روم (اٹلی) میں ہوئی تھیں۔ رپورٹس کے مطابق فریقین نے ان مذاکرات کو "مثبت اور سنجیدہ" قرار دیا ہے۔ جبکہ ایران نے ایک ممکنہ معاہدے کا مسودہ بھی تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔

امریکہ کے ساتھ اگلے جوہری مذاکرات ہفتے کو ہونگے: ایران

تہران۔(یو این آئی) ایران نے کہا ہے کہ برطانیہ، فرانس اور جرمنی کے ساتھ جوہری مذاکرات جمعہ کے روز روم میں کئے جائیں گے۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے بدھ کو جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ ان مذاکرات کا مقصد تہران اور واشنگٹن کے درمیان جاری اہم جوہری مذاکرات کے دوران کشیدہ تعلقات کو بہتر بنانا ہے۔ ملاقات رواں ہفتے کے آخر میں اٹلی میں ایران اور امریکہ کے درمیان متوقع چوتھے دور کے جوہری مذاکرات سے پہلے ہوگی۔ عراقچی نے سرکاری ذرائع ابلاغ کے لئے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ میرے خیال میں تین یورپی ممالک، جوہری مذاکرات کے معاملے میں غلط پالیسیوں کی وجہ سے، اپنی حیثیت کھو چکے ہیں۔ البتہ، ہم یہ نہیں چاہتے اور روم میں ان کے ساتھ مذاکرات کے لیے تیار ہیں"۔

رائٹرز نے پیر کو جاری کردہ خبر میں کہا ہے کہ تہران نے "ای تھری کے نام سے مشہور، یورپی ممالک سے ملاقات کی تجویز دی تھی۔ یہ ممالک ایران کے 2015 کے جوہری معاہدے کے فریق ہیں، جسے امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 2018 میں اپنے پہلے دورِ صدارت میں ترک کر دیا تھا۔ ای تھری" کے سیاسی ڈائریکٹروں نے تصدیق کی

ہے کہ وہ جمعہ کو ایران سے ملاقات کریں گے۔ ٹرمپ نے، نئے جوہری معاہدے پر راضی نہ ہونے کی صورت میں، ایران پر حملے کی دھمکی دی ہے۔ امریکہ کی معاہدے سے دستبرداری کے بعد سے ایران نے 2015 کے معاہدے کی جوہری پروگرام کے لئے طے کردہ حدود کو کافی حد تک عبور کر چکا ہے، اور یورپی ممالک واشنگٹن کے اس خدشے میں شریک ہیں کہ تہران ایٹمی بم کا مالک بن سکتا ہے۔ ایران کا کہنا ہے کہ اس کا پروگرام پُر امن ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی ایک قرارداد، جو 2015 کے معاہدے کی توثیق کرتی ہے، اکتوبر میں ختم ہو رہی ہے اور فرانس کے وزیر خارجہ نے منگل کو کہا کہ اگر مذاکرات کسی معاہدے تک نہ پہنچے تو پیرس بین الاقوامی پابندیاں دوبارہ عائد کرنے میں دیر نہیں کرے گا۔ فرانس کے وزیر جین نوئل باروٹ نے کہا ہے کہ "یہ پابندیاں ایران کی ٹیکنالوجی، سرمایہ کاری اور یورپی منڈی تک رسائی کو مستقل طور پر بند کر دیں گی، جس کے ملک کی معیشت پر تباہ کن اثرات مرتب ہوں گے"۔ ایران کے نمائندہ برائے اقوام متحدہ جاری کردہ جوابی بیان میں کہا ہے کہ "اگر فرانس اور اس کے ساجھے دار واقعی سفارتی حل چاہتے ہیں، تو انہیں دھمکیاں دینا بند کرنا ہوں گی"۔ منگل کو امریکہ وزارتِ خزانہ نے، ایران کی پاسدارانِ انقلاب اسلامی فورس کو بیلسٹک میزائل کے پروپیلنٹ اجزاء کی فراہمی کا الزام لگا کر، ایران اور چین میں قائم ایک نیٹ ورک پر نئی پابندیاں عائد کر دی تھیں۔ عراقچی نے کہا ہے کہ مذاکرات کے دوران امریکی پابندیاں غلط پیغام" دے رہی ہیں۔ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ہمیں پورا یقین ہے کہ ہم ایران کے ساتھ ایک نئے معاہدہ طے کر لیں گے اور یہ معاہدہ ایران کے ایٹمی بم کے حصول کا راستہ بند کر دے گا۔

اقوام متحدہ نے سوڈان میں جنگ کے خاتمے کا مطالبہ کیا

اقوام متحدہ۔(یو این آئی) اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوٹیرس نے سوڈان میں "جنگ کی حالت" کو فوری طور پر ختم کرنے کے اپنے مطالبے کو دہرایا ہے اور بین الاقوامی برادری سے ملک میں جاری المیہ اور تباہی کو ختم کرنے میں مدد کے لئے فوری طور پر کام کرنے کی اپیل کی ہے۔ کل یہاں جاری ہونے والے ایک بیان میں، اقوام متحدہ کے سربراہ کے ترجمان اسٹیفن دوجارک نے کہا کہ وہ سوڈان کی شمالی دارفر ریاست میں بڑھتی ہوئی "سنگین صورتحال" سے حیران ہیں کیونکہ قحط زدہ زمزم اور ابوشوک نقل مکانی کے کیمپوں پر حملے کے صرف دو ہفتے بعد دارالحکومت الفشر پر مہلک حملے جاری ہیں۔ اطلاعات کے مطابق نقل مکانی کرنے والے کیمپوں پر حملوں میں انسانی ہمدردی کے کارکنوں سمیت سینکڑوں شہری ہلاک ہو چکے ہیں۔ مسٹر گوٹیرس نے کہا کہ صرف اس ماہ کے شروع میں 000,400 سے زیادہ افراد زمزم کیمپ سے نقل مکانی پر مجبور ہوئے تھے۔ انہوں نے سکیورٹی چوکیوں پر بے گھر افراد کو ہراساں کرنے، دھمکیاں دینے اور من مانی حراست میں رکھنے کی اطلاعات پر بھی گہری تشویش کا اظہار کیا۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل نے کہا کہ مسلسل عدم تحفظ اور فنڈنگ کی کمی کے باوجود، اقوام متحدہ اور اس کے انسانی ہمدردی کے شراکت دار شمالی دارفور کے تاویلہ علاقے میں ہنگامی امداد کو فوری طور پر بڑھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ زمزم سے بے گھر ہونے والے زیادہ تر لوگ اسی علاقے میں رہ رہے ہیں۔ دریں اثنا، سوڈان کے دیگر حصوں میں شہریوں کے خلاف تشدد کا سلسلہ جاری ہے، حالیہ دنوں میں خرطوم صوبے کے اومدرمان میں بڑے پیمانے پر ہلاکتوں کی اطلاعات ہیں۔ تنازع اب اپنے تیسرے سال میں ہے۔

جنگ ختم ہونے کے بعد بھی افغانستان بحرانوں میں گھرا ہوا ہے: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ۔(یو این آئی) اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی، خواتین کے حقوق، نقل مکانی، غربت سمیت افغانستان کو متوازی بحرانوں کا سامنا ہے، جنگ ختم ہونے کے بعد بھی یہ ملک بحرانوں میں گھرا ہوا ہے۔ عالمی خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق اقوام متحدہ کے ریلیف چیف ٹام فلیچر نے اے ایف پی سے بات کرتے ہوئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے امدادی بجٹ میں 'ظالمانہ' کٹوتیوں پر افسوس کا اظہار کیا۔ شمالی افغانستان کے صوبہ قندوز کے دورے کے دوران اے ایف پی کے ساتھ ایک انٹرویو میں انسانی امور کے لیے اقوام متحدہ کے انڈر سیکرٹری جنرل ٹام فلیچر نے کہا، 'ہم نے دنیا بھر میں 17 بحرانوں کی نشاندہی کی ہے جہاں ہماری مداخلت سب سے زیادہ فوری اور اہم ہے، اور افغانستان اس فہرست میں سب سے اوپر ہے۔' ٹام فلیچر کا یہ دورہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے غیر ملکی امداد میں کمی کرنے کے فیصلے کے بعد آیا ہے جس نے پوری دنیا میں صدمے کی لہر دوڑا دی ہے۔ واشنگٹن افغانستان کا سب سے بڑا عطیہ دہندہ رہا ہے، جس نے 2021 میں طالبان کے اقتدار میں واپس آنے کے بعد سے 3.71 ارب ڈالر کی انسانی اور ترقیاتی امداد فراہم کی ہے۔ ٹام فلیچر نے کہا کہ افغانستان ایک مختلف قسم کا چیلنج ہے، لیکن یہ بہرحال ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ اقوام متحدہ کے ریلیف چیف نے مزید کہا کہ ملک میں خواتین کے حقوق کی صورتحال بحران در بحران کے سلسلے کو مزید بڑھا رہی ہے۔ طالبان حکام نے خواتین پر ایسی پابندیاں عائد کی ہیں جنہیں اقوام متحدہ نے 'صنفی امتیاز' قرار دے کر مذمت کی ہے۔ خواتین اور لڑکیوں کو پرائمری اسکول سے آگے تعلیم کے ساتھ ساتھ کام کے بہت سے شعبوں اور عوامی مقامات پر جانے سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔ کابل اور طالبان کے گڑھ جنوبی قندھار میں اس ہفتے طالبان کے عہدیداروں کے ساتھ ملاقاتوں کے بعد، فلیچر نے خواتین کے حقوق پر ذہنیت کو تبدیل کرنے کی کوشش کے لیے بات چیت' کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، 'میرے لیے یہ حوصلہ افزا بات ہے کہ لوگ بات چیت کرنے کے لیے تیار تھے اور انہوں نے خالصتاً دفاعی انداز میں بات نہیں کی۔' افغان خواتین، خاص طور پر انسانی امداد میں کٹوتیوں سے متاثر ہوئی ہیں، بالخصوص صحت کی دیکھ بھال کے شعبے میں، جو غیر ملکی امداد پر بہت زیادہ انحصار کرتا رہا ہے۔ یونیسیف کے مطابق، افغانستان میں زچگی کے دوران شرح اموات 620 فی 100000 پیدائشیں اور پانچ سال سے کم عمر بچوں کی شرح اموات 55 فی 1000 پیدائشیں ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔

ایک موبائل ہیلتھ سینٹر میں افغان خواتین سے ملاقات کے بعد ٹام فلیچر نے کہا، 'میں ان تمام لوگوں کو چیلنج کرتا ہوں جو امداد میں کٹوتیوں پر خوشی مناتے ہیں کہ وہ ایک ایسی عورت کے ساتھ بیٹھیں جس نے اپنا بچہ اس لیے کھو دیا کیونکہ اسے دردِ زہ میں تین گھنٹے سائیکل چلانی پڑی تاکہ وہ ضروری دیکھ بھال حاصل کر سکے۔' جب 28 سالہ گھریلو خاتون امینہ بیمار ہوئیں تو وہ دیہی علاقے میں واقع مرکز تک پہنچنے کے لیے ڈیڑھ گھنٹہ پیدل چلیں۔ انہوں نے اے ایف پی کو بتایا، 'یہاں کوئی کلینک نہیں ہے، کوئی ڈاکٹر نہیں آتے، قریب میں کچھ نہیں، اور ہمارے پاس بجلی بھی نہیں ہے۔' مقامی غیر سرکاری تنظیم 'جیک' اور اقوام متحدہ کے اداروں کے تعاون سے چلنے والی یہ چھوٹی سی سہولت دباؤ کا شکار ہے۔ اس این جی او کو پہلے ہی بوجھ تلے دبی ہوئی ہے، اب امریکا کے مالی تعاون سے چلنے والے ان کلینکوں کے مریضوں کو بھی جگہ دینی پڑ رہی ہے جو بند ہو چکے ہیں، نیز ان افغانوں کو بھی جو اپریل کے اوائل سے پاکستان سے بے دخل کیے گئے ہیں۔ ٹام فلیچر نے کہا، 'کٹوتیوں کا فوری طور پر اثر نظر نہیں آیا۔

امریکی اخبار نے ڈونلڈ ٹرمپ کے دعوؤں کا پول کھول دیا

واشنگٹن۔(یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی 100 دن کی کارکردگی کو بے مثال قرار دیا لیکن امریکی اخبار کے مطابق حقائق اس کے برعکس ہیں۔ امریکی اخبار کی رپورٹ کے مطابق ٹرمپ حکومت میں اسٹاک مارکیٹیں 1974ء کے بعد نچلی ترین سطح پر آئیں۔ رپورٹ کے مطابق ٹرمپ انتظامیہ کے 100 دنوں میں ٹیرف کے جھٹکوں نے عالمی مالیاتی نظام پر زلزلہ طاری کیا۔ امریکی اخبار کا کہنا ہے کہ ایس اینڈ پی انڈیکس میں 7 فیصد کی 1974ء کے بعد سب سے بڑی کمی ہے۔ اخبار اپنی رپورٹ میں کہا کہ پبلک کمپنیوں کی مالیت سے ساڑھے 6 ٹریلین ڈالرز سے زیادہ کا صفایا کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق اسٹاک مارکیٹیں اب سنبھل چکی ہیں لیکن ٹیرف کے صدمے کی لہریں اب بھی موجود ہیں۔ واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے حکومت کے 100 دن مکمل ہونے پر ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہماری حکومت کے کامیاب ابتدائی 100 دن عقل کا انقلاب ہے، ملکی تاریخ کے سب سے کامیاب 100 دن مکمل ہونے کا جشن منانے پر خوش ہوں۔

اسرائیل شام پر فضائی حملے بند کرے: ترکیہ

انقرہ۔(یو این آئی) ترک وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ اسرائیل کو اپنے فضائی حملے بند کرنے چاہئیں جو شام کے اتحاد اور علاقائی سالمیت کی کوششوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ بدھ کے روز ایک بیان میں اونجو کیچیلی نے کہا کہ عالمی برادری، خاص طور پر علاقائی ممالک کی ذمہ داری ہے کہ وہ شام میں سلامتی اور استحکام کے قیام میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں پورا یقین ہے کہ جنوبی شام میں تشدد کی کارروائیوں کو شامی حکومت اور خطے میں مقامی عناصر کے درمیان بات چیت اور عام فہم کے ذریعے ختم کیا جائے گا اور ان واقعات کے ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔ انہوں نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ ترکیہ شامی معاشرے کے تمام اجزاء کے درمیان امن کی کوششوں کی حمایت جاری رکھے گا۔

اقوام متحدہ میں ترکیہ کے مندوب احمد یلدیز نے عالمی برادری پر زور دیا ہے کہ وہ غزہ اور خطے کے خلاف اسرائیل کے مسلسل حملوں کے خلاف فوری کارروائی کرے۔ یلدیز نے بدھ کے روز سلامتی کونسل کو بتایا کہ بین الاقوامی برادری کو اسرائیل کی

اشتعال انگیزیوں اور خلاف ورزیوں کے سامنے مزید خاموش نہیں رہنا چاہئے۔ انہوں نے اسرائیل فلسطین تنازعہ کو "کئی دہائیوں میں اپنے سب سے شدید مرحلے میں داخل ہونے، بے مثال انسانی نقصان کا باعث" قرار دیا۔ انتھک اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے نتیجے میں شہریوں کو تباہ کن نقصان پہنچا ہے: ہزاروں جانیں ضائع ہو گئیں، پورے محلے ملبے میں تبدیل ہو گئے، اور اہم انفراسٹرکچر تباہ ہو گیا، انہوں نے مزید کہا کہ تباہی میں ترک-فلسطینی دوستی اسپتال بھی شامل ہے جو ترکیہ نے تعمیر کیا تھا اور کینسر کے علاج کے لئے استعمال کیا گیا تھا۔ انہوں نے مقبوضہ مغربی کنارے، شام اور لبنان میں اسرائیلی اقدامات کی مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ سلامتی کونسل کی قرارداد 2234 کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے اسرائیل غیر قانونی بستیوں کی توسیع، آبادکاروں پر تشدد، جبری نقل مکانی اور یروشلم کی حیثیت کو کمزور کرنے کے اقدامات جاری رکھے ہوئے ہے۔ یلدیز نے کارروائی کے لیے چار نکاتی مطالبے کا خاکہ پیش کیا، جس کا آغاز غزہ میں فوری اور پائیدار جنگ بندی اور بلا روک ٹوک انسانی امداد تک رسائی سے ہوا۔ انہوں نے مصر کی تعمیر نو کے منصوبے کی حمایت پر زور دیا جسے عرب لیگ اور اسلامی تعاون تنظیم کی حمایت حاصل ہے اور فلسطین کے لئے اقوام متحدہ کی مکمل رکنیت سمیت دو ریاستی حل کے "تجدید عزم" پر زور دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم سلامتی کونسل سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ موجودہ قراردادوں کے نفاذ اور نئی قراردادوں کو منظور کرنے سمیت تمام دستیاب ذرائع استعمال کرے تاکہ ہمارے مطالبات کو حل کیا جا سکے۔

بنگلہ دیش میں اسلامی جماعتوں نے خواتین کے امور کے اصلاحاتی کمیشن کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا

ڈھاکہ۔(یو این آئی) بنگلہ دیش میں اسلامی جماعتوں کے اتحاد نے ملک میں خواتین کے حقوق پر تازہ تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خواتین کے امور کے اصلاحاتی کمیشن کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ بزنس اسٹینڈرڈ بی ڈی کی رپورٹ کے مطابق، اتحاد نے، جاتیا علماء مشائخ امہ کے بینر تلے متحد، کمیشن کی سفارشات کو بھی مسترد کر دیا ہے اور مذہبی، تعلیم یافتہ اور سماجی طور پر باشعور خواتین پر مشتمل ایک نئے کمیشن کا مطالبہ کیا ہے۔ مذہبی سخت گیر افراد نے یہ بات بدھ کو ڈھاکہ کے انسٹی ٹیوٹ آف ڈپلومہ انجینئرز میں منعقدہ خواتین اصلاحات کمیشن کا اسلاموفوبیا اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان سے ایک قومی سیمینار میں کہی۔ اس پروگرام کا اہتمام علما مشائخ ائمہ پریشد نے کیا تھا۔ مقررین نے کہا کہ کمیشن کی کئی سفارشات مغربی نظریات سے متاثر ہیں اور بنگلہ دیش کی سماجی حقیقتوں، ثقافت، اقدار اور ملک کی خواتین کی حقیقی ضروریات اور جدوجہد سے متصادم ہیں۔ بنگلہ دیش جماعت اسلامی کے رہنما شفیق الرحمان نے کہا کہ ہم اس کمیشن کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں کیونکہ یہ اللہ کی اقدار اور قوانین اور قوم کے نظریات اور عقائد کے خلاف ہے۔ کمیشن کو مسترد کرنے کا مطلب اس کی رپورٹ کو بھی مسترد کرنا ہے۔ ہم احتجاج نہیں چاہتے

لیکن اگر مجبور کیا گیا تو ہم سڑکوں پر آنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ کمیشن کے نقطہ نظر میں تضادات پر تنقید کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "ایک طرف وہ مساوی حقوق کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف ہر جگہ خواتین کے لیے کوٹے کا مطالبہ کرتے ہیں، اگر حقوق برابر ہیں تو کوٹے کی کیا ضرورت ہے؟ خواتین کو ریزرویشن کی بنیاد پر نہیں بلکہ میرٹ کی بنیاد پر عہدے ملنے چاہئیں۔" ڈھاکہ ٹریبیون نے رپورٹ کیا کہ خلافت مجلس کے جنرل سکریٹری مامون الحق نے کہا، جیسا کہ "اسلام خواتین کو واجبی حقوق دیتا ہے۔ مساوی حقوق نہیں، بلکہ صرف حقوق۔ مساوی حقوق خواتین کو مردوں کے مقابلے میں دھکیل دیں گے، جو ان کے لیے نقصان دہ ہوگا"۔

محکمہ کھادی دیہی صنعت مفت سیمی موٹرائز دونا بنانے کی مشین فراہم کرے گا

لکھنؤ: 01 مئی۔اتر پردیش کھادی اور گاؤں کی صنعت بورڈ کے ذریعہ چلائی جانے والی مفت ٹول کٹس کی تقسیم کی اسکیم کے تحت، مالی سال 2025-26 میں ڈونا پتی بنانے والے کاریگروں اور روایتی دستکاریوں کو جدید نیم موٹر والی ڈونا بنانے والی مشینوں کی مفت تقسیم کے لیے آن لائن درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے امیدوار 15 مئی 2025 تک ویب سائٹ www.nachaupinhavpad کے ذریعے اپنا اندراج کروا سکتے ہیں۔کھادی ولیج انڈسٹریز ڈپارٹمنٹ کے مطابق اس اسکیم کے تحت لکھنؤ ضلع میں ڈونا پتل کی تیاری اور فروخت سے منسلک کاریگروں، روایتی دستکاریوں اور اس صنعت میں دلچسپی رکھنے والے لوگوں کو جدید مشینیں تقسیم کی جائیں گی جس کا مقصد خود کو روزگار فراہم کرنا ہے۔ درخواست دینے کے لیے درخواست دہندہ کی عمر 18 سے 50 سال کے درمیان ہونی چاہیے۔ڈسٹرکٹ ولیج انڈسٹریز آفیسر اے کے۔ گوتم نے کہا کہ آن لائن درخواست کے ساتھ، درخواست دہندگان کو آدھار کارڈ، راشن کارڈ، تعلیمی سرٹیفکیٹ، رہائشی سرٹیفکیٹ اور گاؤں کے سربراہ کی طرف سے جاری کردہ سفارشی خط، مجاز اتھارٹی کے ذریعہ جاری کردہ ذات کا سرٹیفکیٹ اور موبائل نمبر جیسے دستاویزات منسلک کرنے ہوں گے۔

انتظامی خدمات کے افسران کو تربیت دی جارہی ہے

نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی قیادت میں تربیتی پروگرام جاری

لکھنؤ: 01 مئی۔نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور رہنمائی میں دین دیال اپادھیائے گرامیہ وکاس سنستھان بخشی کا تالاب، لکھنؤ میں مختلف سرکاری، نیم سرکاری محکموں/ اداروں کے افسران اور ملازمین اور محکمہ سے وابستہ افراد اور تخلیقی کاموں کو تربیت دے کر مزید موثر اور قابل بنانے کے لیے کام کیا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں، دین دیال اپادھیائے اسٹیٹ رورل ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ، بخشی کا تالاب، لکھنؤ کی طرف سے 30 اپریل سے 02 مئی، 2025 تک انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس اور پراونشل ایڈمنسٹریٹو سروس، اتر پردیش کے پروبیشنرز افسران کے لیے تین روزہ مطالعاتی دورے کا تربیتی پروگرام منعقد کیا جارہا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ، بی ڈی چوہدری۔ اس اسٹڈی/ وزٹ/ ٹریننگ پروگرام میں کل 45 پروبیشنر آفیسرز حصہ لے رہے ہیں، جن میں 5 انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس آفیسرز اور 40 اتر پردیش صوبائی ایڈمنسٹریٹو سروس آفیسرز شامل ہیں۔تربیتی پروگرام کے تحت گرام پنچایت، کھیتر پنچایت اور مختلف ضلعی سطح کے محکموں کے کام کاج کا مطالعہ کرنے کے لیے بارہ بنکی اور لکھنؤ اضلاع کے منتخب ترقیاتی بلاکوں میں ڈاکٹر ایس کے کی قیادت میں مطالعاتی دورے کیے جارہے ہیں۔ سنگھ، انسٹی ٹیوٹ کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر، اور انسٹی ٹیوٹ کے ہیڈکوارٹر میں اس کی صلاحیت سازی کے لیے، اہم محکموں کے سینئر افسران کے ذریعے متعلقہ موضوعات پر علم فراہم کیا جارہا ہے۔ بدھ کے روز ٹریننگ ٹور پروگرام کے افتتاحی سیشن میں، سوودھ ڈکشٹ، ڈپٹی ڈائریکٹر، ڈاکٹر نیرجا گپتا، ڈپٹی ڈائریکٹر، ڈاکٹر ایس کے کی موجودگی میں۔ سنگھ، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، سنجے کمار، اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور کمار دیپک، ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایڈوائزر، پارتھا چیت، جوائنٹ کمشنر، فوڈ اینڈ لاجسٹکس ڈپارٹمنٹ، اتر پردیش اور ایس ڈی آر ایف کے انسپکٹر اروند کی ٹیم نے بالترتیب کمیونٹی ڈسٹری بیوشن سسٹم اور سرچ اینڈ ریسکیو، سی پی آر اور آفت کے دوران فائر سیفٹی کے اقدامات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔تربیت کے دوران، ڈاکٹر نیرجا گپتا، ڈپٹی ڈائریکٹر، نے دیہی ترقی سے متعلق اسکیموں جیسے کہ منریگا اور نیشنل رورل لائیولی ہڈ مشن کے بارے میں خصوصی معلومات فراہم کیں۔ کمار دیپک، مشیر نے آفات اور ان کی اقسام اور اتر پردیش میں اکثر آنے والی مختلف قسم کی آفات کی حساسیت کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔اسٹڈی/ ٹور/ ٹریننگ پروگرام کی تنظیم اور انتظام کے پیش نظر انسٹی ٹیوٹ کے ڈاکٹر ایس کے۔ سنگھ، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، سنجے کمار، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، کمار دیپک، ایڈوائزر ڈیزاسٹر منیجمنٹ نے ایک قابل ذکر اور قابل ستائش تعاون کیا ہے، جب کہ تعاون کے لحاظ سے انسٹی ٹیوٹ کے Mohd.شاہ رخ، ٹریننگ اسسٹنٹ، سدیش کمار، ٹریننگ اسسٹنٹ اور محمد۔ کلیم، ایم ٹی ایس کا ایک متعلقہ کردار ہے۔

اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن اور آئی آئی ٹی روڑکی کے درمیان تکنیکی تعاون کے لیے مفاہمت نامے پر دستخط کیے گئے

لکھنؤ: 01 مئی۔اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، روڑکی کے درمیان آئی آئی ٹی روڑکی کیمپس، اتراکھنڈ میں تکنیکی تعاون اور اسکل اپ گریڈیشن کے لیے ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے گئے۔ اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن کی جانب سے ایڈیشنل مشن ڈائریکٹر پریا سنگھ اور آئی آئی ٹی روڑکی کے مجاز نمائندوں نے مفاہمت نامے پر دستخط کر کے باہمی تعاون کا آغاز کیا۔اس موقع پر مشن کے جوائنٹ ڈائریکٹر میانک گنگوار بھی موجود تھے۔اس معاہدے کے تحت ریاست کے نوجوانوں کو اعلیٰ سطح کی تکنیکی تربیت، اسٹارٹ اپ کو فروغ دینے، اختراعات اور تحقیق کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔نوجوانوں کو آئی آئی ٹی روڑکی کے ماہرین کی رہنمائی میں جدید ٹکنالوجی پر تربیت دی جائے گی جس سے ان کے روزگار میں اضافہ ہوگا۔ایڈیشنل مشن ڈائریکٹر پریا سنگھ نے کہا کہ ایم او یو کے تحت اسکل اپ گریڈیشن، ڈیجیٹل ٹکنالوجی، اسٹارٹ اپ ڈیولپمنٹ اور مشترکہ پروجیکٹوں کو لاگو کیا جائے گا۔ یہ شراکت ریاست کے نوجوانوں کو مشن کے ویژن-2025 کے مطابق قومی اور بین الاقوامی سطح پر مسابقتی بنائے گی۔

نیت کی درستی اور اخلاص ہی حج مبرور کی بنیاد ہے: کفیل احمد ندوی

عازمینِ حج کو حج کے پانچ دن اور مدینہ منورہ کے سفر کی مکمل رہنمائی فراہم کی گئی

لکھنؤ، یکم مئی:(پریس ریلیز) شعبۂ دعوت و ارشاد ندوۃ العلماء لکھنؤ کے زیر اہتمام مولانا علی میاں میموریل حج ہاؤس کی مسجد میں ایک خصوصی تربیتی نشست کا انعقاد کیا گیا، جس میں مولانا کفیل احمد ندوی (استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء) نے عازمینِ حج سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ”حج کے سفر سے پہلے سب سے ضروری بات نیت کی درستی ہے۔ ہمیں اچھی طرح سوچ لینا چاہیے کہ ہم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حج کے لیے جارہے ہیں۔ حج زندگی میں ایک بار فرض ہے، اس لیے اس کے ارکان، واجبات اور سنتوں کی مکمل پابندی کے ساتھ اسے ادا کرنا چاہیے۔“ انہوں نے مزید کہا: ”ایامِ حج میں ایک دوسرے کو کھانا کھلانا، پانی پلانا، سلام کرنا اور مدد فراہم کرنا نہایت اہم اعمال ہیں، جو حج کو مبرور اور مقبول بنانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک حج اور عمرہ تبھی قابلِ قبول ہوں گے جب وہ اخلاص، عاجزی، اور سنت کے مطابق ادا کیے جائیں۔“ اس موقع پر دعائیہ ہال میں مولانا آفتاب عالم ندوی خیرآبادی (مبلغ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ) نے تفصیلی خطاب میں حج کے پانچ ایام کی ترتیب، مدینہ منورہ کے سفر کی اہمیت، اور وہاں کے آداب پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے عازمین کو مکمل رہنمائی فراہم کرتے ہوئے روحانی تیاری، نظم وضبط، اور تحمل و بردباری کی ضرورت پر زور دیا۔ اس تربیتی نشست میں مولانا سید محمد غفران ندوی اور حاجی مولانا جمال احمد ندوی بھی شریک رہے، جنہوں نے حاضرین کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا اور حج کی قبولیت کی دعا فرمائی۔ یہ پروگرام نہ صرف عازمینِ حج کے لیے معلوماتی اور روحانی تربیت کا ذریعہ بنا بلکہ ان کے اندر ایک نئی سنجیدگی اور اخلاص کی فضا بھی قائم کر گیا۔

ملت اسلامیہ کے اتحاد کو سلام: مولانا خالد رشید

۱۵؍ منٹ کا عمل تاریخی اور مثالی ثابت ہوا

لکھنؤ، یکم مئی۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی اپیل پر ہندوستان کے طول وعرض میں عمومی طور پر اور اتر پردیش میں خاص طور پر ۳۰؍ اپریل کو رات میں ۹؍ بجے سے ۹:۱۵ تک مسلمانوں اور انصاف پسندوں نے اپنے گھروں دکانوں اور دیگر جگہوں کی لائٹیں بند کر کے وقف ترمیمی قانون ۲۰۲۵ء کے خلاف جو پرامن اور جمہوری طریقے سے خاموش احتجاج کیا وہ اپنے آپ میں ایک تاریخ بن گیا۔ مولانا خالد رشید فرنگی محلی شاہی امام لکھنؤ رکن مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے کہا کہ ملت اسلامیہ اپنے مثالی اتحاد سے یہ ثابت کردیا ہے کہ اس کے اندر اپنے قائدین کی سمع وطاعت کے جذبات آج بھی موجود ہیں۔ انہوں نے اپنے ۱۵؍ منٹ کے عمل کے ذریعے مثالی اتحاد پیش کیا۔ مولانا فرنگی محلی نے کہا کہ اسلامی شریعت کے تحفظ کے لیے شروع کی گئی مسلم قائدین کی اس عظیم الشان مہم کو کام یابی سے ہم کنار کرنے میں جن حضرات نے حصہ لیا ہم ان سب کے شکر گزار ہیں۔

ماؤنوازوں نے چھتیس گڑھ-جھارکھنڈ سرحد پر ایک منشی کو قتل کردیا

بلرام پور، یکم مئی (یواین آئی) چھتیس گڑھ-جھارکھنڈ سرحد پر جمعرات کو ترقیاتی کاموں کو روکنے کی کوشش میں ماؤنوازوں نے جمعرات کو ایک منشی کو قتل کردیا اور سڑک کی تعمیر میں مصروف گاڑیوں کو بھی آگ لگا دی۔ ذرائع کے مطابق ایک طرف چھتیس گڑھ تلنگانہ سرحد پر ایک طرف نکسلیوں کے خلاف سب سے بڑا آپریشن جاری ہے اور نکسلی امن مذاکرات کی کوششیں کر رہے ہیں تو دوسری طرف نکسلیوں نے چھتیس گڑھ اور جھارکھنڈ کی سرحد پر بلرام سے متصل مہواڈانڈ تھانہ علاقہ کے گاؤں اور سپاٹھ میں جاری سڑک کی تعمیر کے کام میں ڈیوٹی پر تعینات منشی کو بے رحمی سے قتل کردیا اور وہاں کھڑی جے سی بی گاڑی کو بھی آگ کے حوالے کردیا۔ واقعہ کے بعد بلرام پور پولیس بھی الرٹ موڈ پر آگئی ہے۔ اطلاع ملنے کے بعد پولیس نے مقدمہ درج کر کے متوفی منشی کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا اور معاملے کی تحقیقات شروع کردی۔

اعظم گڑھ میں والد کا لاٹھی سے پیٹ کر قتل

اعظم گڑھ: یکم مئی (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع اعظم گڑھ میں ماں کی تیرہویں کرنے کے حوالے سے ہوئی بحث سے مشتعل نوجوان نے اپنے والد کا ہی لاٹھی سے پیٹ کر قتل کردیا۔ ایس پی دیہات چراغ جین نے جمعرات کو بتایا کہ اہرولا تھانہ علاقے کے سارن گاؤں باشندہ لوٹنا راج بھر کی بیوی مایا کی آٹھ دن قبل موت ہوگئی تھی۔ گھر میں تیرہویں کی تیاری چل رہی تھی۔ تیرہویں کی تیاری میں خرچ کے سلسلے میں والد لوٹن کا اپنے بیٹے وجئے راج بھر سے آپس میں تنازع ہوگیا۔ ناراض بیٹے نے لاٹھی سے اپنے والد کے سر پر حملہ کردیا جس سے لوٹن (68) شدید طور سے زخمی ہوگئے اور ان کی موقع پر موت ہوگئی۔ اس معاملے میں متوفی کے دوسرے بیٹے سنجے راج بھر نے اپنے بھائی وجئے راج بھر کے خلاف مقدمہ درج کرایا ہے۔ مقدمہ درج ہونے کے بعد پولیس نے ملزم وجئے راج بھر کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے۔

الہدیٰ ماڈل اسکول کے طلبا نے کامیابی کی تاریخ رقم کی

لکھنؤ۔جہاں علم کا چراغ جلتا ہے، وہاں تاریکی خود بخود پیچھے ہٹ جاتی ہے۔ *الہدیٰ ماڈل اسکول* کے طلبہ و طالبات نے سال *2025 کی .I.S.C اور .I.C.S.E امتحانات* میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس حقیقت کو سچ کر دکھایا ہے۔اس سال اسکول کے *76 طلبہ* نے .I.S.C امتحان میں شرکت کی۔ ان ہونہار طلبہ میں *طیبہ صدیقی* نے اپنی غیر معمولی ذہانت اور انتھک محنت سے *93.75%* نمبرات حاصل کرتے ہوئے اسکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔ دیگر ممتاز طلبہ میں شامل ہیں: محمد زید قادری۔ *91% محمد ابراہیم 90% - *

ان طلبہ کی کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ لگن اور نظم وضبط کے ساتھ ہر بلندی کو چھوا جاسکتا ہے۔ 133*طلبہ* نے .I.C.S.E امتحان میں شرکت کی اور کئی طالبات نے اپنی قابلیت سے اسکول کا نام روشن کیا۔ اس امتحان میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کیے *-: تاسمیا بانو* نے، جنہوں نے *96.2%* نمبرات حاصل کر کے نئی بلندیوں کو چھوا۔ دیگر قابلِ فخر طلبہ میں شامل ہیں* - :رُشدہ ہاشمی دلشاد علی* - 95.4% - *توبیٰ فاطمہ* * - 93.4% - سبغت اللہ 93.2% - * * - سادیہ عرفان 90.8% - *ان طلبہ کی کامیابیاں صرف نمبرات نہیں بلکہ ان کے خواب، ریاضت اور عزمِ راسخ کا عکس ہیں۔ اسکول کا پورا خاندان - پرنسپل، اساتذہ اور انتظامیہ - ان قابل فخر طلبہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ یہ کامیابی اساتذہ کی رہنمائی، والدین کے تعاون اور طلبہ کی محنت کا نتیجہ ہے۔ *الہدیٰ ماڈل اسکول* ہمیشہ سے معیاری تعلیم، کردار سازی اور ہمہ جہت ترقی کے لیے وقف رہا ہے۔ یہ کامیابی ہمارے اسی عزم کی مضبوط توثیق ہے۔ ہم اپنے تمام طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں۔

زینب رضوی نے ہائی اسکول میں 95.25 فیصد نمبر حاصل کئے

لکھنؤ۔ بورڈ کے امتحانات لکھنؤ کے طلبہ کے لیے کسی آزمائش سے کم نہیں ہیں۔ ہر سال ہزاروں طلباء پوری لگن اور محنت کے ساتھ اس امتحان کا سامنا کرتے ہیں اور کچھ طلباء اپنی محنت اور نتائج سے ایک مثال قائم کرتے ہیں۔ ایسی ہی ایک مثال پرانے لکھنؤ کے شیش محل کی رہنے والی زینب رضوی نے قائم کی ہے جس نے ہائی اسکول کے امتحان میں 95.25 نمبر حاصل کر کے سٹی مونٹیسوری اسکول، مہانگر برانچ کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔ زینب نے اپنی کامیابی کا سہرا اسکول انتظامیہ کو دیا اور یہ بھی کہا کہ اس کے والدین اور بہنوں کا تعاون اس کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ انہوں نے کہا، میرے والدین نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کی اور میری کامیابی کے لیے دعا کی۔

جلالپور کے محلہ جعفرآباد میں پانچ روزہ مجالس کا انعقاد

امبیڈکرنگر (نامہ نگار) شہر عزا جلالپور کے محلہ جعفرآباد میں مومنین کی جانب سے گزشتہ برسوں کی طرح اس سال بھی پانچ روزہ مجالس کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ یہ مجالس 4 سے 8 مئی تک ہر شب 8 بجے بہشت وفا قبرستان کے قریب منعقد ہوں گی۔ محمد موسیٰ کے مطابق مجالس میں فلسفہ کربلا، شجاعت حضرت عباس علمدار، قربانی امام حسین قرآن کی روشنی میں، عظمت ذوالجناح، اور انتقام خون حسین بعد ظہور امام زمانہ جیسے پر بصیرت موضوعات پر گفتگو ہوگی۔ پروگرام کا آغاز مرثیہ خوانی سے ہوگا۔ جس کے بعد مولانا افتخار علی فراز واسطی (سینتھل بریلی) مجلس سے خطاب فرمائیں گے۔ نظامت کے فرائض جناب انصر جلال پوری ادا کریں گے۔ منتظمین نے تمام مومنین سے کثیر تعداد میں شرکت کی اپیل کی ہے۔

وارانسی میں سڑک تعمیر کے کاموں کے لیے 1874.20 لاکھ روپئے منظور کیے گئے

لکھنؤ: 01 مئی۔ ریاستی حکومت نے مالی سال 2025-26 میں فوری اقتصادی ترقی اسکیم کے تحت وارانسی ضلع میں سڑک کی تعمیر سے متعلق مختلف کاموں کے لیے کل 1874.20 لاکھ روپئے کی منظوری دی ہے۔ اس سلسلے میں جاری سرکاری حکم نامے کی ایک نقل ضلع مجسٹریٹ وارانسی کو بھیجی گئی ہے۔ سرکاری حکم نامے کے مطابق منظور شدہ رقم سے وارانسی ضلع کے وارڈوں میں سڑک کی تعمیر، نئی سڑک، سی سی روڈ، ڈرین اور ٹریک، انٹرلاکنگ اور نکاسی وغیرہ جیسے کام کیے جائیں گے۔ شیو پوری، ہمکل گنج، گنیش پور، راج گھاٹ، سرسولی، ڈیٹھوری، نئی بستی، کنڈو، لودھن، نیواڈا، نانتا پور، نانتا پور، نانتا پور، نانا پور سوواہی، اکٹھا، سارناتھ، چھیتو پور، رامری پور، ہنومان پھاٹک، کونیا، گھسیاری اور باگیشوری دیوی۔

سابق چیئرمین کے بیٹے کے انتقال پر تعزیتی پیغام

امروہہ۔ سابق چیئرمین حاجی اقرار احمد انصاری کے جواں سال بیٹے کے ناگہانی انتقال کے باعث غم کا اظہار کرنے کے لیے معززین شہر اور اطراف کے باشندگان کا چیئرمین اقرار انصاری کے گھر پہنچ کر تعزیت پیش کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سلسلے میں شہر امروہہ کی ادبی تنظیم کاروان خلوص سوسائٹی سے وابستہ اراکین نے چیئرمین حاجی اقرار احمد انصاری کی رہائش گاہ پہنچ کر مرحوم کے پسر کی مغفرت کے لیے دعا کرتے ہوئے تعزیتی قرارداد پیش کیا۔ تعزیتی خط میں کاروان خلوص نے کہا ہے کہ کاروان خلوص سے تعلق رکھنے والوں کے لیے یہ انتہائی افسوسناک خبر ہے کہ شہر امروہہ کے سابق چیئرمین حاجی اقرار احمد انصاری کے صاحبزادے شاہنواز انصاری عرف شانو میاں جوانی کی عمر میں اچانک اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ ناقابل بیان حقیقت میں یہ وہ غم ہے جسے حقیقت میں کبھی بھلایا نہیں جاسکتا لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ موت کی لذت ہر انسان کو چکھنی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو آزماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی غم کو برداشت کرنے کی طاقت دیتا ہے۔ پروفیسر ناشر نقوی نے کہا کہ ہم تمام کارکنان کاروان خلوص امروہہ حاجی اقرار کے گھر پہنچ کر ان کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور بارگاہ عالی میں دعا گو ہیں۔ کہ اللہ عزیز شاہنواز کی مغفرت فرمائے۔ جنرل سکریٹری ماہر قانون ایم اسلام عالمی نے کہا کہ حاجی اقرار احمد انصاری کاروان خلوص کے رکن ہے ہم تمام رکن ان کے غم میں شریک ہے۔ اس دوران سید محبوب حسین زیدی، پنڈت بھون شرما، وسیم حیدر نقوی، نواب مراد علی خاں، حکیم حامد علی، سید استعجاب حسین زیدی، ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی، خلیل مجتبیٰ، ارمان زیدی، ذیشان حیدر، ناز اختر، رضا حسین مہتاب زیدی، اکرام حسین، عالمگیر خسرو، ماسٹر حسنین نواز، حسین مہمد جان، نواب ارمان علی عابدی امروہوی، اختر العباس گلزار امروہوی، شجاع الحسن نقوی، مہمد علی افضال، شفاعت حسین نقوی، علی عباس خان، نگمان حسین وغیرہ و دیگر افراد موجود تھے۔

بستی: پستول صاف کرتے وقت چلی گولی، ایک کی موت

بستی: یکم مئی (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع بستی کے کوتوالی علاقے میں لائسنسی پستول کو صاف کرتے وقت چلی گولی سے ایک پٹرول پمپ مالک کی موت ہوگئی۔ پولیس ذرائع نے جمعرات کو بتایا کہ بڑے بن واقع سردار پٹیل پمپ کے مالک جگجیت سنگھ اپنی لائسنسی پستول صاف کر رہے تھے کہ اس سے گولی چل گئی اور گولی لگنے سے سنگھ کی موت ہوگئی۔

سیتاپور: بس نے طالبہ کو روندا، موت

سیتاپور: یکم مئی (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع سیتا پور کے محمود آباد علاقے میں جمعرات کی صبح اسکول بس کی زد میں آنے سے ایک طالب علم کی موت ہوگئی جس کے بعد ناراض اہل خانہ اور دیہی باشندوں نے سڑک پر جام لگایا اور بس کے شیشے توڑ دیئے۔ پولیس سرکل افسر وید پرکاش شریواستو نے بتایا کہ محمود آباد قصبہ باشندہ سدھری ورما کا بیٹا شوریہ (10) آج صبح اپنے اسکول پڑھنے جارہا تھا کہ محمود آباد لکھنؤ شاہراہ پر پٹیل نگر کے نزدیک ایک دیگر اسکول نے اسے روند دیا جس سے اس کی موت ہوگئی۔

تعلیم یافتہ بچوں سے قوم کے ساتھ ساتھ ملک کی ترقی ممکن: مفتی ابوالعرفان

محمدی مشن کے جانب سے ضرورت مندوں میں وظیفے تقسیم

لکھنؤ 1 مئی (پریس ریلیز) آل انڈیا محمدی مشن کی جانب سے مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی سرپرست آل انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی و سید اقبال ہاشمی قومی صدر محمدی مشن کی صدارت میں مشن کے کیمپ آفس تال کٹورا میں غریب، بیوہ، معذور، ضرورت مندوں کو ہر مہینے کی طرح اس مہینے بھی وظیفا تقسیم کیا گیا۔ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ خدمت خلق بہترین عبادت ہے۔ مخلوق خدا کی خدمت انسانی اخلاق کا اعلیٰ جوہر ہے۔ جو انسان بندگان خدا کی خدمت کرتا ہے، اللہ رب العزت کے نزدیک اس کا مقام و مرتبہ بلند ہو جاتا ہے۔ خدمت خلق کی مہم قابل تعریف ہے۔ موجودہ حالات میں عوام الناس مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان حالات میں غریب اور نادار افراد تک کھانے پینے کی اشیا پہنچانا بڑے اجر وثواب کا کام ہے۔ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی نے کہا کہ تمام حضرات اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دلائیں جہاں ضرورت ہوگی وہاں مشن کے ساتھ ساتھ ہم بھی مل کر مدد کریں گے یہ بے روزگاری تبھی ختم ہوگی جب ہمارے بچے تعلیم یافتہ ہو کر اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر سماج کو آگے بڑھائیں گے تبھی ہمارے قوم کے ساتھ ساتھ ملک کی بھی ترقی ہوگی یہی وقت کی ضرورت ہے اور ہماری اپیل بھی۔ سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ، بہت سے غریب و مزدور جن کا گھر یومیہ مزدوری سے چلتا تھا، ان کے ساتھ مسائل ہیں۔ ایسے بہت سے گھروں میں معذوری کے باعث فاقہ کی نوبت ہے۔ ایسے لوگوں کا خیال رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ سید اقبال ہاشمی صاحب نے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ صاحب ثروت افراد آگے آ کر پریشان حال لوگوں کی دل کھول کر مدد کریں۔ واضح رہے آل انڈیا محمدی مشن راجدھانی کے مختلف علاقوں میں کیمپ لگا کر ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو پوری کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ محمد فیضان عتیق فرنگی محلی ایڈوکیٹ یوتھ صدر آل انڈیا محمدی مشن نے سبھی انجمنوں سے اپیل کری ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں ہرے پیڑ لگانے کی مہم چلائیں جس سے کی ہریالی اور گرمی سے بھی آنے والے وقت میں راحت مل سکے یہ ثواب کا بھی کام ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر آفتاب ہاشمی صاحب ایکس ڈائریکٹر یونانی سروسز اتر پردیش، نبی احمد صاحب ڈائریکٹر سٹار المونیم انڈسٹریز، طارق احمد ہاشمی، اسف احمد ہاشمی، ایڈوکیٹ فیضان فرنگی محلی وغیرہ خاص طور سے موجود رہے۔

میں چیف منسٹر سے صحافیوں کے مسائل کے حل کی وکالت کروں گا: مایانکیشور شرن سنگھ

یوم مزدور پر پریس کلب میں اخبار نویسوں کا اجلاس

لکھنؤ: یکم مئی، یوم مزدور کے موقع پر یوپی ورکنگ جرنلسٹ یونین اور یوپی پریس کلب کے مشترکہ اجلاس میں مہمان خصوصی پارلیمانی امور اور طبی صحت کے وزیر مملکت مایانکیشور شرن سنگھ نے یقین دلایا کہ وہ صحافیوں کی پنشن اور دیگر مطالبات کے لیے ایک وکیل کی طرح وزیر اعلیٰ سے التجا کریں گے۔ اس موقع پر انہوں نے پریس کلب میں صحافیوں کے لیے واٹر کولر لگانے کا بھی اعلان کیا۔ یوپی ڈی ورکنگ جرنلسٹس یونین نے صحافیوں کو پنشن دینے کی زیر التوا تجاویز اور دیگر مطالبات کے سلسلے میں ریاستی حکومت کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ انڈین فیڈریشن آف ورکنگ جرنلسٹس کے قومی صدر کے وکرم راؤ نے زور دے کر کہا کہ صحافیوں کو دانشور کہنا مبالغہ آرائی ہے۔ وہ محنت کش طبقے کے لوگ ہیں۔ یوپی پریس کلب کے صدر رویندر سنگھ نے کہا کہ حکومت صحافیوں کے اہم مطالبے کو فوری طور پر پنشن کے طور پر نافذ کرے۔ مذکورہ تجاویز کے علاوہ یوپی ورکنگ جرنلسٹ یونین کے ریاستی صدر حسیب صدیقی نے جرنلسٹ پروٹیکشن ایکٹ، پی جی آئی میں تمام صحافیوں کو مفت طبی سہولت، صحافیوں کو ہراساں کرنے کے معاملات پر نظر رکھنے کے لیے سہ فریقی کمیٹی کی تشکیل اور سستی زمین کی فراہمی کا بھی مطالبہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے اشتہارات میں چھوٹے اور درمیانے اخبارات کے لیے مقررہ کوٹہ مقرر کرنے، نیوز بیسڈ ویب سائٹس کے لیے قوانین اور ان کے صحافیوں کی شناخت اور انتقال کے بعد جاں بحق ہونے والے صحافیوں کے اہل خانہ کی مالی امداد کے لیے قواعد وضوابط کا بھی مطالبہ کیا۔ آیوشمان اسکیم کی توسیع اور اس کے مناسب نفاذ کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ یونین نے ریاستی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ صحافیوں کو دی جانے والی ریلوے کرایوں میں دی جانے والی رعایت کو بحال کرنے کے لیے مرکزی حکومت سے سفارش کرے۔ اس کے علاوہ پریس کونسل کی جگہ میڈیا کونسل بنانے اور صحافیوں کی گاڑیوں کو ٹول پلازہ فیس میں چھوٹ دینے کی بھی درخواست کی گئی۔ پروگرام سے قبل، حملے میں مارے گئے ہم وطنوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے دو منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی، پہلگام میں پاکستان کے زیر اہتمام دہشت گردانہ حملے کی شدید مذمت کی گئی اور اس سلسلے میں حکومت ہند کی جانب سے سبق سکھانے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کی قرارداد میں حمایت کی گئی۔

ٹانڈہ میں پُرامن بتی گل احتجاج، وقف قانون 2025 ناقابلِ قبول: حاجی افتخار

ٹانڈہ/ امبیڈکرنگر (نامہ نگار) ٹانڈہ شہر میں بدھ کی رات 9:00 سے 9:15 بجے تک وقف قانون 2025 کے خلاف پُرامن بتی گل احتجاج کیا گیا۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی اپیل پر ہزاروں شہریوں نے گھروں، دکانوں، مساجد اور کارخانوں کی بتیں بند کر کے اپنے حقوق کے تحفظ کا پیغام دیا۔ احتجاج کے دوران شہر علامتی اندھیرے میں ڈوب گیا۔ اس دوران اتر پردیش بنکر سبھا کے صدر اور سابق چیئرمین نگر پالیکا حاجی افتخار احمد انصاری نے اس تحریک کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ وقف قانون 2025 ہماری مذہبی اور ثقافتی شناخت پر حملہ ہے۔ ہم اسے قبول نہیں کریں گے اور پُرامن احتجاج جاری رکھیں گے۔ انہوں نے حکومت سے قانون کو فوری واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ وقف قانون 2025 جو وقف املاک کے انتظام سے متعلق ہے۔ اس کو مسلم کمیونٹی اپنی شناخت کے لیے خطرہ سمجھتی ہے۔ جبکہ حکومتی ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ قانون وقف املاک کے بہتر انتظام کے لیے بنایا گیا ہے۔ رات 9:15 پر بتیاں دوبارہ روشن ہونے پر شہریوں کے عزم نے اس احتجاج کو تاریخی بنادیا۔

پوروتر ریلوے

ای-ٹنڈر نوٹس

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ڈویژنل انجینئر/ میکانیکل کارخانہ، واسطے چیف منیجر، میکانیکل کارخانہ، گورکھپور کے ذریعہ درج ذیل کام کیلئے آن لائن (ای-ٹینڈرنگ) کے توسط سے کھلا ٹینڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

نمبر شمار- 01: ای-ٹینڈر نوٹس نمبر اور کام کی تفصیلات- DEN-MWS-2025-03 جی۔کے۔پی۔ایس۔- ڈیولپمنٹ آف انفرااسٹرکچر فیسی لیٹی فار ریپیئر اینڈ مینٹی نینس آف ایکوپمنٹ آف میمو کوچیز اینڈ اَدر فیسی لیٹیز۔ تخمینی لاگت (روپیہ میں): ₹-1,83,69,269.95۔ ضمانت رقم (روپیہ میں): ₹-2,41,900/-۔ ٹینڈر جمع کرنے کی آخری تاریخ اور وقت: 03-06-2025، 11:00 بجے۔

● اس ای-ٹینڈر کی تفصیلی معلومات اور ٹینڈر میں حصہ لینے کیلئے انڈین ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر دیکھیں۔

ڈویژنل انجینئر/ میکانیکل کارخانہ، گورکھپور

CPRO/Mechanical-17

ٹرینوں کی چھتوں و پائیدان پر قطعی سفر نہ کریں۔

ہند پاک میڈیا: وہم کسی سے کم نہیں'

سہیل انجم

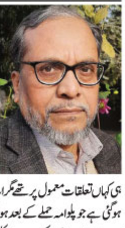

جب سے پہلگام حملے کی وحشت ناک خبریں اور ویڈیوز منظر عام پر آئی ہیں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ پہلے ہی کہاں تعلقات معمول پر تھے مگر اب تو وہی صورت حال پیدا ہوگئی ہے جو پلوامہ حملے کے بعد ہوئی تھی۔ اُس واردات کے بعد ہندوستان نے بالاکوٹ پر سرجیکل اسٹرائک کرکے دہشت گردوں کے ایک مرکز کو تباہ کر دیا تھا۔ لیکن ہندوستان کے ایک پائلٹ ابھینندن پکڑے گئے تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ متعدد ممالک نے دباؤ ڈال کران کی واپسی کروائی اور جنگ کے بادل چھٹ گئے تھے۔ لیکن اس بار کیا کچھ ہونے والا ہے کہا نہیں جا سکتا۔ ممکن ہے کہ ہندوستان کی جانب سے پھر سرجیکل اسٹرائک جیسی کارروائی ہو یا یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی چھوٹی موٹی جنگ ہی ہو جائے۔ ہندوستان نے فوری طور پر پاکستان کے خلاف متعدد اقدامات کا اعلان کیا اور پاکستان نے بھی جوابی اعلانات کیے ہیں۔ تاہم آگے کیا ہوگا، حتمی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے۔ جنگ ہو بھی سکتی ہے اور نہیں بھی۔ لیکن دونوں ملکوں کے میڈیا میں ضرور جنگ ہو رہی ہے۔ ہندوستان کا قومی میڈیا دہاڑ رہا ہے اور پاکستان کے نیوز چینل ترکی بہ ترکی جواب دے رہے ہیں۔ چینلوں پر بیٹھی تجزیہ کاروں کی اکثریت طبلِ جنگ بجا رہی ہے۔ یہ دیکھ کر جسم میں سنسنی دوڑ گئی کہ ایک چینل پر پاکستان کا ایک یوٹیوبر جس کا نام باسط علی ہے، اینکر کو بڑا سا چاقو دکھا کر کہہ رہا ہے کہ وہیں دہلی آکر تمھیں ذبح کروں گا۔ ادھر ہندوستان کے کچھ دفاعی تجزیہ کار بھی نیوز چینلوں پر اپنے شعلہ بار بیانات سے ماحول کو سنگین بنا رہے ہیں۔ اینکروں کو چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کو مدعو کرکے ماحول کو اور کشیدہ بنانے کی کوشش نہ کریں۔ البتہ اس دوران کچھ سنجیدہ آوازیں بھی سننے کو ملتی ہیں۔ لیکن وہ آوازیں نقار خانے میں طوطی کی آواز بن کر رہ جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان کے ایک سینئر صحافی نجم سیٹھی نے ایک پاکستانی نیوز چینل پر ہونے والی گفتگو میں بتایا کہ دریائے سندھ کا پانی بند کرنے میں ہندوستان کو کن کن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور اگر جنگ ہوئی تو پاکستان کو کن کن مسائل کا سامنا ہوگا۔ ان کے مطابق اس وقت ہندوستان امریکہ اور مغربی ملکوں کا محبوب بنا ہوا ہے لہٰذا جنگ کی صورت میں عالمی سطح پر ہندوستان کی پوزیشن مضبوط ہوگی اور پاکستان کی کمزور۔

قارئین چونکہ ہندوستانی میڈیا کی رپورٹنگ سے پوری طرح واقف ہیں اس لیے ہم اس کے بجائے پاکستانی میڈیا کے کچھ نمونے پیش کرتے ہیں۔ جس طرح یہاں کے ہندی اخبارات عوامی جذبات سے کھیل رہے ہیں اسی طرح وہاں کے اردو اخبارات بھی کھیل رہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے ان اخباروں کی یہ دلی خواہش ہے کہ جنگ ہو جائے۔ البتہ دونوں ملکوں کے انگریزی اخبارات کی زبان قدرے نرم اور قابو میں ہے۔ روزنامہ 'جنگ' پاکستان کا سب سے بڑا اردو اخبار ہے۔ اس میں یومیہ نصف درجن سے زائد کالم شائع ہوتے ہیں۔ اس وقت جو کالم چھپ رہے ہیں ان میں ہند مخالف اور جنگ حامی کالم بھی ہیں۔ ہم کچھ اقتباسات پیش کر رہے ہیں۔ مرحوم جنرل حمید گل کی صاحبزادی عظمیٰ گل ایک مصنف، انسانی حقوق کی کارکن اور تجزیہ کار ہیں۔ جنگ کے 27 اپریل کے شمارے میں 'تنگ آمد بجنگ آمد' کے زیر عنوان اپنے کالم میں انکشاف کرتی ہیں 'امریکی عسکری جہاز اسلحہ بھر بھر کر قطر سے ہندوستان پہنچ رہے ہیں۔ جبکہ ہندوستان (کی جانب سے) کشمیر کے اسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کرنے سے اندازہ ہو رہا ہے کہ پاکستان سے جنگ چھیڑ کر کشمیر میں غزہ کی طرز پر کشمیریوں کی نسل کشی کی جائے گی اور الزام پاکستان پر لگایا جائے گا'۔ ہمیں نہیں معلوم کہ انھیں اسلحے کی آمد اور کشمیری اسپتالوں میں ایمرجنسی کے نفاذ کی خبر کہاں سے ملی۔ سینئر صحافی، تجزیہ کار اور شاعر منصور آفاق نے 27 اپریل کے شمارے میں 'جنگ دستک دے رہی ہے' کے عنوان سے لکھا ہے 'بھارت اگر سمجھتا ہے کہ یہ جنگ صرف کشمیر کے اندر محدود رہے گی تو یہ اس کی سنگین خام خیالی ہے۔ اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ یہ روایتی جنگ ہوگی تو یہ بھی ایک فریب نظر ہے...... ہم نے کچھ خاص نوعیت کے ایسے ایٹمی ہتھیار تیار کیے ہیں جو ایک مخصوص دائرے میں مکمل تباہی پھیلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں'۔ عبد اللہ طارق سہیل 26 اپریل کے شمارے میں وزیر اعظم مودی کو ڈرا ہوا بتاتے ہیں اور لکھتے ہیں 'یہ معلوم کرکے کہ پاکستان کے پاس ممکنہ 'بھارتی جارحیت' کا مقابلہ کرنے کی کتنی صلاحیت ہے بلکہ پاکستان نے کیا کیا انتظام کر رکھا ہے، بھارت پریشان ہے بلکہ ڈرا ہوا ہے۔ اسے پتہ چل گیا ہے کہ میزائل اور ڈرون حملے کی صورت میں پاکستان کے پاس بہت اچھی فضائی شیلڈ ہے جو بھارت کے پاس نہیں ہے۔ اسے یہ بھی ڈر ہے کہ بات ٹارگیٹڈ حملوں سے بڑھ کر بڑی جنگ تک چلی گئی تو پھر کیا ہوگا۔ 'شائننگ انڈیا' 'ڈراؤننگ انڈیا' نہ بن جائے۔ محمد اکرم چودھری 'پرانی بھارتی فلم نیا پرنٹ، مکار کردار، جھوٹا بیانیہ' کے عنوان سے ہندوستانی میڈیا پر تنقید کرتے ہیں اور پاکستان کی فوجی برتری کی بات کرنے کے بعد امن کی اپیل بھی کرتے ہیں 'بین الاقوامی برادری دونوں ممالک کے درمیان امن اور بات چیت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ سفارتی کوششوں اور مذاکرات کی حوصلہ افزائی سے تناؤ کو کم کرنے اور مزید بڑھنے کو روکنے میں مدد مل سکتی ہے۔ ان خطرات کو کم کرنے کے لیے دونوں ممالک کے لیے تعمیری بات چیت میں مشغول ہونا اور بین الاقوامی برادری کے لیے کشیدگی میں کمی کی کوششوں کی حمایت کرنا ضروری ہے'۔ سینئر صحافی محمود شام نے بھی اپنے قلم کو نرم رکھا ہے۔ وہ پاکستان، روس، چین اور ایران کے درمیان اتحاد کے امکان کی بات کرتے ہیں۔ ان کے مطابق 'ہمیں سفارتی طور پر فعال ہونا ہوگا۔ ایرانی قیادت سے ملاقات ضروری ہے۔ اسی طرح چینی قیادت سے بھی مشاورت کی جائے۔ 'اسے صرف بھارت کی گیدڑ بھبکی نہ سمجھا جائے۔ یہ کسی عالمی سازش یا نیو گریٹ گیم کا حصہ ہو سکتا ہے۔ پاکستان کو اس کا مقابلہ سفارتی سطح پر کرنا ہوگا'۔ روزنامہ جنگ کے مانند نوائے وقت، دنیا اور دیگر اردو اخبارات میں بھی ہند مخالف کالم شائع ہو رہے ہیں۔

روزنامہ 'ڈان' پاکستان کا ایک کثیر الاشاعت انگریزی اخبار ہے۔ امریکہ، برطانیہ اور اقوام متحدہ میں پاکستان کی سابق سفیر ملیحہ لودھی نے 'ایک بار پھر دہانے پر' کے زیر عنوان 28 اپریل کے شمارے میں لکھا ہے کہ دونوں ملک ایک بار پھر خطرناک تصادم کے دہانے پر پہنچ گئے ہیں۔ ان کے مطابق ہندوستان نے پہلگام حملے میں بغیر کسی ثبوت کے پاکستان پر الزام عاید کیا ہے۔ وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ ہندوستانی خارجہ سکریٹری نے اپنے بیان میں دہشت گردانہ حملے کے حوالے سے صرف 'کراس بارڈر تعلق' کی بات کہی ہے۔ لیکن ہندوستانی میڈیا ایک منظم مہم کے تحت پاکستان پر انگشت نمائی کر رہا ہے۔ وہ آخر میں مشورہ دیتی ہیں کہ جوہری ہتھیاروں کی موجودگی میں چھیڑی جانے والی محدود جنگ کا تصور بے شمار خطرات سے بھرا ہوا ہے۔ اس سے بہر صورت گریز کیا جانا چاہیے۔ اخبار ڈان کے سابق ایڈیٹر عباس ناصر صورت حال کا باریکی سے جائزہ لینے کے بعد آخر میں کہتے ہیں 'ایک ایسے وقت میں جب پاکستانی فوجی اور سویلین قیادت نے اقتصادی بحالی اور استحکام کو اولین ترجیح دی ہے پہلگام قتل عام جیسا واقعہ اس کے ترجیحی مقاصد کے لیے سراسر نقصان دہ ہوگا۔ ایسے کسی بھی واقعے کا نتیجہ بھارت سے زیادہ پاکستان کو بھگتنا ہوگا'۔ وہ ثالثی کی بات کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سعودی عرب اور ایران کی ثالثی کی کوششیں پر امن حل کی امید پیدا کرتی ہیں جس کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔ اسی طرح سینئر دفاعی تجزیہ کار محمد عامر رانا 'امن لابی کی تلاش میں' کے عنوان سے مختلف پہلوؤں اور خطرات کا جائزہ لینے کے بعد کہتے ہیں کہ اس صورت حال کو ٹالنے کے لیے امن لابی کیا کر سکتی ہے۔ قیام امن کے لیے قلیل مدتی کے بجائے طویل مدتی حکمت عملی اپنانی ہوگی اور امن کو امید بنانا ہوگا پالیسی نہیں۔

☆☆☆

sanjumdelhi@gmail.com

جنگ سے کس کو فائدہ!!

ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز

پہلگام سانحہ کے بعد توقع کے مطابق ہندوستان اور پاکستان دونوں ہی جانب جنگ کا ماحول تیار کیا جا رہا ہے۔ اصل جنگ تو دونوں ممالک کے انسانیت دشمن میڈیا چینلس کے درمیان ہو رہی ہے۔ دونوں ہی ممالک کا میڈیا ضمیر فروش عناصر پر مشتمل ہے جو اپنی ٹی آر پی کے لئے انسانیت کو جنگ میں جھونکنا چاہتی ہے اور جس طرح سے ان کا زبان و بیان لب و لہجہ اور بیانل مباحث میں اشتعال انگیزی کے لئے اکسانے کا طریقہ کار رہا ہے اس سے امن کی راہیں تلاش کرنے والا بھی جنگ کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ پہلگام میں جو کچھ ہوا یقیناً وہ ناقابل معافی اور تلافی ہے۔ دہشت گردی کسی بھی طور پر ناقابل قبول ہے چاہے وہ سرحد پر سے ہو یا سرحد کے اندر کے عناصر کی جانب سے ہو۔ پاکستان دہشت گردی کے فروغ کے لئے بدنام رہا ہے۔ حالانکہ خود اس کے اپنے داخلی حالات اور معاملات سنگین ہیں۔ نااہل حکمران، عیاش فوجی سربراہان اور عہدیدار جو عوام کا خون چوس کر ارب پتی بن گئے ہیں جو میدان جنگ میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے اپنے ملک کے اندرونی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لئے انتہا پسندوں کی پشت پناہی کی ہے اس کا خمیازہ انہیں بھگتنا پڑا ہے۔ پاکستان کو عالمی برادری اچھی نظر سے نہیں دیکھتی، سکیوریٹی ہمیشہ سے اس ملک کا سب سے سنگین مسئلہ رہا جس کی وجہ سے سیاحت اور تجارت کے ساتھ ساتھ کئی ممالک کے ساتھ باہمی تعلقات بھی متاثر ہوئے ہیں۔ پہلگام سانحہ سے پہلے وہ خود بلوچستان کے باغیوں یا علاحدگی پسند تنظیم کے دہشت کا شکار ہو چکا ہے۔ پہلگام میں جو کچھ ہوا اس کی ساری دنیا نے مذمت کی ہے۔ اندرون ملک ہندوستانی سیاسی جماعت اور تنظیموں نے پاکستان کے خلاف فوجی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے اور حکومت نے فوج کے تینوں سربراہوں کو ہر قسم کی کارروائی کے لئے مکمل آزادی دی ہے۔ البتہ سوائے اسرائیل کے کسی بھی ملک نے نہ تو جنگ کا مشورہ اور نہ ہی پاکستان کے خلاف ساتھ دینے کا کوئی اشارہ دیا ہے۔ دوسری طرف ترکی اور چین نے جنگ کی صورت میں پاکستان کا ساتھ دینے کا اعلان کیا ہے بلکہ انہوں نے ہتھیاروں کے کھیپ بھی بھیج دئے ہیں ساتھ ہی چین نے ہندوستان اور پاکستان دونوں ہی کو صبر و تحمل کی صلاح دیتے ہوئے ثالثی رول کا پیش کش کیا ہے۔ ہندوستان بلاشبہ پاکستان کے مقابلے میں ہر اعتبار سے ایک بڑی طاقت ہے تاہم ایک نیوکلیر طاقت بننے کے بعد اسے پوری طرح سے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی خوش فہمی میں مبتلا رہا جا سکتا ہے۔

30/اپریل کو W1ON میں وردھا راجن نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس کے مطابق نوسٹراڈیمس کی پیشن گوئیوں کے مطابق 2025ء میں ہند۔پاک جنگ ممکن ہے۔ نوسٹراڈیمس 16ویں صدی کا ایک نجومی تھا جو پہلے یہودی تھا بعد میں اس نے عیسائیت قبول کرلی تھی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے اگلے 500 برس تک کے واقعات کی پیشن گوئیاں کی تھی جن میں سے بیشتر صحیح ثابت ہوئیں۔ اگرچہ کہ اس کے پیشن گوئی میں ہند۔پاک کا ذکر نہیں کیونکہ نوسٹراڈیمس کے دور میں پاکستان کا وجود نہیں تھا۔ اس نے دو ایشیائی ممالک کے درمیان جنگ کی پیشن گوئی کی تھی۔ 2019ء میں یونیورسٹی آف کولاریڈو اور RUTGERS یونیورسٹی کے اسکالرس نے ہند۔پاک کے درمیان امکانی جنگ پر ریسرچ کی تھی جو 2017ء کی اقوام متحدہ کے نیوکلیر کے ہتھیاروں کے استعمال پر پابندی کے معاہدہ کے پیش نظر تھی۔ اس ریسرچ کے مطابق اگر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان 2025ء میں جنگ ہو اور دونوں ممالک نیوکلیر ہتھیاروں کا استعمال کرے تو 50 ملین سے 150 ملین افراد ہلاک ہو سکتے ہیں۔ ہندوستان 100 نیوکلیر اسٹریٹیجک ہتھیاروں کا استعمال کرسکتا ہے اور پاکستان 150 نیوکلیر ہتھیاروں کا استعمال کرسکتا ہے جس سے 15 ہزار ٹن TRINITROTOLUENE(TNT) خارج ہوگا اور اس کا اثر اتنا ہی ہوگا جتنا 1945ء میں ہیروشیما (جاپان) پر گرائے گئے امریکی ایٹم بم کا ہوا تھا۔ اور اس سے 36 ملین ٹن کاربن خارج ہوگی جس سے ایک طویل عرصے تک متاثرہ علاقوں میں سرسبزی شادابی، زراعت اور پھل ترکاری کی فصلیں نہیں ہونگی۔ ایک عرصے تک اس کاربن کے اثر سے سورج کی روشنی میں 35٪ کمی محسوس ہوگی۔ جنگ میں کون جیتے گا کون ہارے گا؟ یہ سوال اہم نہیں ہے، نقصان تو دونوں ممالک کا ہوگا۔ پاکستان اگر کنگال ملک بن گیا ہے اور قرض کے دلدل میں گردن تک دھنسا ہوا ہے تو ہندوستان بھی بہت زیادہ خوشحال ملک نہیں ہے۔ بے روزگاری، غربت، بھوک مری سے یہ بھی متاثر ہے۔ اگرچہ کہ ترقی پذیر ممالک سے نکل کر ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہونے کی جدوجہد جاری ہے۔ اپنی کثیر آبادی کی وجہ سے یہ ایک اہم کنزیومر مارکٹ ہے جسے ساری دنیا قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے تاہم ہندوستان بھی 9.717 بلین ڈالرس کے بیرونی قرض کے دلدل میں اترا ہوا ہے۔ 2030ء تک یہ قرض 425 ٹریلین روپے تک ہوجائے گا۔ اگر جنگ کی صورت میں ہندوستان۔ پاکستان کو صفحہ ہستی سے مٹا بھی دے تو خود اسے بھی اپنے حالات کو معمول پر لانے کے لئے برسوں لگ جائیں گے۔ یہ اور بات ہے کہ یہ حکمران جماعت کو شاباشی اور اقتدار کے لئے ایک اور میعاد ملے گی۔ 1971ء کی جنگ میں ہندوستان نے پاکستانی فوج کو نہ صرف شکست دی تھی بلکہ دنیا کی تاریخ کا یہ منفرد واقعہ ہے کہ 90 ہزار سے زیادہ سپاہیوں نے ہتھیار ڈالے تھے، بلاشبہ پاکستان دو ٹکرے ہوئے، بنگلہ دیش بنا مگر اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ پاکستان کی تقسیم سے ایک اور مسلم ملک کا اضافہ ہوا اور جس بنگلہ دیش کی تشکیل میں ہم نے اہم رول ادا کیا تھا اسی بنگلہ دیش نے کئی بار ہمیں آنکھیں دکھائی ہیں اگر پاکستان کی ایک اور تقسیم ہوتی ہے اور بلوچستان آزاد ہوتا ہے تب بھی ایک اور نئی مسلم مملکت کا اضافہ ہوگا۔ بلوچیوں پر بھی بھروسہ نہیں کیا جاسکتا، جو قوم اپنے ملک کا نہ ہوسکی وہ کسی اور ملک کی کیا ہوسکتی ہے۔

اکنامک ٹائمس نے سوامی ناتھن ایر نے ہند۔پاک جنگ کی صورت میں ان اندیشوں کا اظہار کیا کہ جنگ میں ملوث ممالک پر بیرونی سرمایہ کاری کی رفتار مدھم ہوجاتی ہے۔ ترقیاتی سرگرمیاں مفلوج ہوکر رہ جاتی ہیں۔ اسٹاک مارکٹ زمین پر آکر رہ جاتی ہے، آئیل سپلائی کی چین متاثر ہوتی، سونے کی قیمت بھلے ہی آسمان کو چھونے لگی ہے یہ خوابوں سے باہر ہوجائے گی۔ ہندوستان کی جانب سے سندھ ندیوں سے پانی کی سربراہی روک دینے اور پاکستان کی فضائی حدود میں ہندوستانی طیاروں کے داخلے پر پابندی سے دونوں ممالک کو نقصان ہوا ہے۔ البتہ ہندوستانی ایر لائنس کمپنیوں کو کافی نقصانات کا اندیشہ ہے کیونکہ فضائی حدود پر پابندی کے نتیجے میں ایندھن کے استعمال میں اضافہ سفری اخراجات اور ٹائمنگ میں بھی کافی زیادہ فرق ممکن ہے۔ ہندوستان نے بھی اپنے فضائی حدود اور سمندروں میں پاکستانی جہازوں کی آمد و رفت پر پابندی عائد کی ہیں۔ جہاں تک انڈس واٹر ٹریٹی کی معطلی کا تعلق ہے اس پر عمل ہوجاتا ہے تو پاکستان کو پانی کی قلت کا سامنا رہے گا جس سے وہ کس طرح سے نمٹے گا آنے والا وقت بتائے گا۔ سنٹرل واٹر کمیشن کے سابق چیرمین مسٹر اے کے بجاج میں انڈین اکسپریس کو دئے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ پانی کی سربراہی کی معطلی کے فیصلے سے دست برداری کے لئے بات چیت کا طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ اس معاہدے پر عمل آوری کے لئے وقت درکار ہے۔ پاکستان کی سمت پانی کے بہاؤ کو روکنے کے لئے پہلے ہندوستان کو ڈیمز بنانے ہوں گے جس کی پاکستان نے ہمیشہ سے مخالفت کی ہے۔ اگر ہندوستان دستبرداری کے لئے آمادہ ہوجائے تو ہو پاکستان سے کئی مطالبات پوری کرواسکتا ہے جن میں TULBUL نیوی گیشن پراجکٹ شامل ہے جو ولار جھیل پر تعمیر ہوسکتا ہے۔ جس کے تیس سال پہلے سے منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ سندھ آبی معاہدے کے تحت ہندوستان کو 6.3 ملین ایکر فیٹ پانی کا ذخیرہ کرنے کا اختیار ہے۔ بہرحال! پانی کی سربراہی جنگوں کے دوران کی جاتی رہی ہے۔ کسی زمانے میں ترکی نے 1992 سے 1998 تک عراق کو پانی کی سربراہی معطل کردی تھی کیونکہ صدام حسین نے کویت پر حملہ کیا تھا اور اس کے خلاف عالمی پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ 1989ء عراق، شام کے درمیان پانی کی ساجھے داری کے لئے معاہدہ ہوا تھا۔

پانی سب سے بڑا ہتھیار ہے، اس کے بغیر کوئی شے باقی نہیں رہ سکتی۔ اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ: "ہم نے کائنات کی ہر چیز پانی سے بنایا ہے" جہاں پانی ہے وہاں خوشحالی ہے۔ پانی پر پابندی سب سے خطرناک سزا ہے۔ پاکستان کے خلاف حکومت ہند کا دوسرا اقدام یعنی تمام پاکستانی شہریوں کو ملک بدر کرنے کا اقدامات بھی ایک ایسی سزا ہے جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ برسوں سے جو پاکستانی خواتین ہندوستانیوں بالخصوص کشمیری جوانوں سے شادی کے بعد سرزمین ہند کی ہوکر رہ گئی تھی انہیں ملک بدر کیا جانا کشمیر کے سابق چیف منسٹر محبوبہ مفتی کے الفاظ بھی غیر انسانی ہیں۔ کم از انہیں ملک کے ساتھ تھوڑی سی رعایت کی جانی چاہئے۔ تاہم ہندوستان کا غصہ اس کے جذبات اپنی جگہ واجبی ہیں۔ پہلگام جیسے واقعات کو روکنے کے لئے سخت اقدامات بھی ضروری ہیں۔ دہشت گرد یہ کیوں نہیں سوچتے کہ ان کی خطاؤں کی سزا پوری قوم کو ملتی ہے۔

☆☆☆

9395381226

امریکہ اور چین کے درمیان پھنسا ہندوستان

پی چدمبرم

ہندوستان میں درآمدات اور برآمدات کا کیا حال ہے اور ہماری معیشت کس سمت میں رواں دواں ہے، یہ سب جانتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو سب کچھ جان کر ایسے ظاہر کرتے ہیں جیسے ہم کچھ نہیں جانتے اور شاید دوسرے لوگ بھی حالات سے واقف نہیں ہیں۔ بہرحال غیر واضح ناموں کے ساتھ عنوان کا انتخاب کرتے ہوئے راقم الحروف انگریزی محاوروں سے متعلق اپنے علم کو ظاہر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ میں بالکل محفوظ کھیل کھیل رہا ہوں۔ آپ کو بتادوں کے انگریزی کا ایک جانا پہچانا محاورہ ہے:Between the devil and deep sea یعنی ایسے مشکل حالات جس میں آپ کے دو امکان یا انتخاب رہ جاتے ہیں اور دونوں ناخوشگوار انتخاب ہوتے ہیں۔ اس محاورہ نے فوراً یہ سوال اُٹھایا ہوگا کہ شیطان کون ہے اور گہرا سمندر کونسا ہے؟ ٹیرف کی موجودہ جنگ 2 اپریل 2025ء کو شروع ہوئی اور اس جنگ میں ہمارے وطن عزیز ہندوستان کو دو ممالک امریکہ اور چین سے چیلنج کا سامنا ہے۔ ایک تو غیر واضح Scylla اور دوسرا غیر واضح CHARYBDIS ہے۔ (واضح رہے کہ یہ دونوں یونانی اساطری کہانیوں کے دو طاقتور راکشسیں ہیں جو ملاحوں کیلئے بہت بڑا خطرہ بنتے ہیں۔ Scylla کے 6 سروں والا سمندری راکشسیں ہے جبکہ CHARYBDIS ایک طاقتور بھنور کی شکل میں اپنا کام کرتا ہے، اس طرح یہ دونوں وہاں سے گذرنے والے ملاحوں کیلئے خطرناک ثابت ہوتے ہیں)۔ ایسے ہی موجودہ تناظر میں امریکہ اور چین ناخوشگوار متبادل ہیں۔

مسئلہ کا ایک رُخ: امریکہ اور چین کے ساتھ 2024-25ء میں ہندوستان کی تجارت کا جہاں تک سوال ہے، مالی سال 25-2024ء میں امریکی برآمدات 86.51 ارب ڈالرس اور چینی برآمدات 14.25 ارب ڈالرس رہی جبکہ دنیا بھر کیلئے برآمدات 437.42 ارب ڈالرس درج کی گئی۔ اب بات کرتے ہیں۔ درآمدات کی مذکورہ مدت میں امریکی درآمدات 45.3 ارب ڈالر ہیں، چینی درآمدات 113.45 ارب ڈالرس اور دنیا سے ہونے والی درآمدات 720.24 ارب ڈالرس رہی۔ اس طرح فاضل خسارہ امریکہ کے معاملے میں + 41.21 ارب ڈالرس، چین کے ساتھ تجارتی خسارہ 99.20، ارب ڈالرس اور دنیا بھر کے ملکوں کے ساتھ تجارت کے معاملے میں 282.82 ارب ڈالرس رہا۔ اس طرح ہندوستان کو دنیا کی دو سب سے بڑی معیشتوں سے نمٹنے کے دوران دو متضاد چیلنجوں کا سامنا ہے۔ امریکہ کے ساتھ ہمارے پاس تجارتی اکاؤنٹ میں اضافی رقم ہے۔ امریکہ کو ہماری بڑی برآمدات، جواہرات، زیورات، ادویات، انجینئرنگ کے ساز و سامان، الیکٹرانکس اور کچھ زرعی مصنوعات ہیں۔ مسابقتی قیمتوں پر معیاری ادویات کے ساتھ ساتھ دیگر اشیاء وہ سامان یا مصنوعات ہیں جو امریکہ دوسرے ملکوں سے درآمد کرسکتا ہے لیکن برآمد کی ہر شئے لاکھوں ہندوستانی مرد و خواتین کی روزی روٹی یعنی آمدنی کا ذریعہ ہے۔ تجارتی اکاؤنٹ میں اضافہ کو ٹرمپ کے محاصل یا ٹیرف عائد کرنے کے ادارے سے خطرہ ہے جبکہ ایک توقف ہے اور ادویہ سازی کو عارضی طور پر استثنیٰ حاصل ہے۔ ہندوستان پر محاصل یا ٹیرف کی تلوار لٹک رہی ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ امریکی مارکٹس میں ہندوستانی مصنوعات کو روکنے سے امریکہ کا کوئی فائدہ ہونے والا نہیں ہے اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ یہ اچھی طرح جانتے ہیں اور وہ درآمدات کی اجازت دینے ایک راہ تلاش کرلیں گے لیکن اس کی ایک قیمت ہوگی۔ امریکہ یہی چاہتا ہے کہ دوسرے ملک بشمول ہندوستان یہ قیمت ادا کرے۔ جہاں تک ڈونالڈ ٹرمپ کا سوال ہے، وہ ہندوستان پر زور دیں گے، اصرار کریں گے کہ امریکہ سے زیادہ سے زیادہ خریدی کریں (چاہے وہ مصنوعات ہوں یا سامانِ حربی)۔ اس طرح دونوں ملکوں کے درمیان تجارت میں جو عدم توازن پایا جاتا ہے، وہ ختم ہوجانے ار باہمی تجارت میں توازن پیدا ہو۔ میرا اندازہ ہے کہ ٹرمپ ہندوستان پر زیادہ سے زیادہ امریکی آلات حربی اور جنگی طیاروں کو خریدنے پر زور دیں گے اور ان دونوں کی قیمتیں بہت زیادہ ہیں۔ ہندوستان اپنی دیگر ضروریات جیسے آئرن، اسٹیل، نامیاتی کیمیائی اشیاء، پلاسٹکس، معدنیاتی فیولس اور خام تیل اور پٹرولیم کی دیگر مصنوعات دنیا کے دیگر ممالک سے درآمد (امپورٹ) کرسکتا ہے لیکن بڑی ہشیاری کے ساتھ امریکی مصنوعات کا انتخاب بھی کرسکتا ہے، لیکن یہاں سے بڑا سوال یہ ہے کہ ہندوستان حد سے زیادہ قیمتوں والے امریکی جنگی ساز و سامان کی خریدی پر کیسے رقم خرچ کرسکتا ہے، بالالفاظ دیگر برداشت کرسکتا ہے (صدر ٹرمپ نے مودی جی کے دورۂ امریکہ کے موقع پر صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ہندوستان کو امریکی جنگی طیارے خریدنے ہوں گے، جن کی قیمتیں اربوں ہندوستانی روپیوں میں ہیں) اب تو امریکہ، ہندوستان پر نیوکلیئر ری ایکٹرس خریدنے پر زور دے رہا ہے۔ ایک بات ضرور ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ٹیرف کے معاملے میں دوسرے ملکوں کی طرح ہندوستان کو بھی برا بھلا کہا ہے اور مودی جی نے بناء کسی احتجاج کے امریکی اشتعال انگیزی کو برداشت کیا اور ہوسکتا ہے کہ وہ ٹرمپ کے ساتھ معاملت کرنے پر مجبور ہوجائیں گے۔

اور دوسرا رُخ: چین کے ساتھ ہندوستان کا مسئلہ امریکہ سے درپیش مسئلہ سے بالکل متضاد بالکل برعکس ہے۔ چین کے ساتھ جہاں تک ہندوستان کے باہمی تجارتی خسارے کا سوال ہے، وہ بہت زیادہ ہے اور گزرتے وقت کے ساتھ اس میں مسلسل اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ چین کے ساتھ ہندوستان کا تجارتی خسارہ 100 ارب ڈالرس تک پہنچ گیا ہے۔ ہندوستان میں ہر طرح چینی مصنوعات کی فروخت جاری ہے۔ (ایسا لگتا ہے کہ ہندوستانی باشندوں کو چینی مصنوعات کی خریدی اور اس کے استعمال کی عادت سی ہوگئی ہے)۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ الیکٹریکل اور الیکٹرانک آلات، مشنری، نامیاتی کیمیائی اشیاء، پلاسٹکس، آئرن اور اسٹیل کیلئے ہندوستانی صنعت پوری طرح چین پر انحصار کئے ہوئے ہے اراس کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ چینی مصنوعات کی قیمتیں بہت کم ہوتی ہیں (بعض مرتبہ تو ان کی قیمت اس قدر کم ہوتی ہیں کہ انہیں Dump کردیا جاتا ہے)۔ چینی مصنوعات کی قیمتوں سے مسابقت کیلئے ہندوستان کے پاس بہت کم متبادل ہیں، ساتھ ہی ڈیلیوری ٹائم کے معاملے میں بھی۔ یہی حال ہے جب تک ہندوستان اپنی گھریلو مینوفیکچرنگ شعبہ کو اَپ گریڈ نہیں کرتا، اس میں توسیع نہیں کرتا، تب تک یہ مسئلہ باقی رہے گا۔ جی ڈی پی میں ہماری مینوفیکچرنگ سیکٹر کا حصہ 13.14% ہے۔ اسی طرح ہندوستان، چین پر منحصر رہے گا۔ آپ کو یہ بتانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ چین کو جو ہندوستانی برآمدات ہیں وہ زیادہ تر کنزیومر گڈس، معدنیات، پٹرولیم پر مبنی فیولس، Marine Food، کاٹن یارن اور چند زرعی مصنوعات ہیں، بظاہر کچھ اقدار پر مبنی اشیاء بھی ہیں جنہیں ہندوستان، چین کو برآمد کرسکتا ہے۔ یہ ایسی اشیاء ہیں جن کی پیداوار اپنے ملک میں چینی حکومت نہیں کرسکتی اور نہ ہی ہندوستان کو چھوڑ کر دوسرے ملکوں سے منگوا سکتی ہے۔ آج تجارتی شعبہ میں خاص کر چین کے ساتھ ہندوستان کا جو تجارتی خسارہ 100 ارب ڈالرس تک پہنچا ہے، اس کیلئے دراصل مودی حکومت ذمہ دار ہے، کیونکہ مودی حکومت نے ہندوستان کے مینوفیکچرنگ شعبہ کو بالکل نظر انداز کردیا ہے، چین تو ہندوستان سے زیادہ مصنوعات امپورٹ کرنے کیلئے تیار ہے۔

سابق مرکزی وزیر داخلہ

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

اودھ نامہ

پندرہ منٹ کا بلیک آؤٹ

وقف ترمیمی قانون کے خلاف ملک گیر بتی گل احتجاج، 15 منٹ لائٹیں بند کر کے مخالفت کا اظہار کیا گیا۔ حکومت ہند کی طرف سے لائے گئے وقف ترمیمی قانون کے خلاف آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی اپیل پر ملک بھر میں رات نو بجے سے سوا نو بجے تک بتی بند کر کے احتجاج کیا گیا، پرسنل لا بورڈ کی طرف سے اس عجیب و غریب اپیل پر متعدد شہروں میں عوام نے لبیک کہتے ہوئے اس بتی گل پروگرام میں بھرپور شرکت کر اپنے علما اور قائدین پر بھروسہ جتایا اور انھیں یہ احساس دلایا کہ آپ کی طرف سے کئے گئے اعلان پر ہم نے لبیک کہا ہے اس لئے آپ کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس بھرپور احتجاج نے یہ احساس بھی دلایا کہ بھلے ہی ہم چھوٹ چھوٹ ایشوز پر آپسی اختلاف رکھتے ہوں اور لاکھ کوششوں کے باوجود بھی اتفق رائے نہ ہوتے ہوں لیکن جب بات شریعت اور اس کے قانون کی آ جائے تو ہم سارے اختلافات بھلا کر متحد ہو جاتے ہیں۔ ایسا صرف اس مرتبہ ہی نہیں ہوا ہے بلکہ ہماری ماضی کی تاریخ گواہ ہے کہ جب جب کوئی بڑا مسئلہ سامنے آیا ہے تو تمام مسلمانوں نے فرقہ، مسلک اور نظریات سے اوپر اٹھ کر اپنے اتحاد کا مظارہ کیا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ ملک بھر میں وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی اپیل پر گزشتہ شب (30 اپریل) کو رات نو بجے سے سوا نو بجے تک 15 منٹ کا علامتی احتجاج کیا گیا، جس کے تحت لوگوں نے اپنے گھروں، دکانوں اور دفاتر کی لائٹیں پندرہ منٹ تک بند رکھیں۔ اس پر امن احتجاج کو بتی گل تحریک کا نام دیا گیا، جس کا مقصد حکومت کو یہ پیغام دینا تھا کہ مجوزہ قانون عوامی مفاد اور آئینی اقدار کے خلاف ہے۔ احتجاج میں دہلی، لکھنؤ، حیدرآباد، کولکاتا، پٹنہ، احمد آباد، ممبئی، بھوپال، بنگلور و اور دیگر کئی شہروں کے لوگوں نے شرکت کی۔ کئی مساجد، مدارس اور سماجی تنظیموں نے بھی اس علامتی احتجاج کی حمایت کی۔ حیدرآباد میں آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اور رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے بھی اس احتجاج میں حصہ لیتے ہوئے اپنے گھر کی لائٹیں بند کیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس احتجاج میں شامل ہوکر وزیر اعظم نریندر مودی کو یہ پیغام دیں کہ یہ قانون بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک یہ بل واپس نہیں لیا جاتا، مختلف شہروں میں مختلف طریقوں سے احتجاج جاری رہے گا۔

احتجاج کے بعد آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اسے عوامی سطح پر کامیاب قرار دیا اور کہا کہ یہ احتجاج صرف آغاز ہے۔ بورڈ کی جانب سے آئندہ کے لیے ایک احتجاجی شیڈول بھی جاری کیا گیا ہے، جس کے مطابق یکم جون کو حیدرآباد میں ایک بڑا دھرنا مظاہرہ منعقد کیا جائے گا، جبکہ مئی کے وسط میں انسانی زنجیر، گول میز کانفرنس اور خواتین کے اجتماعات بھی منعقد کیے جائیں گے۔ اس احتجاج کی خاص بات یہ رہی کہ کسی قسم کی بدنظمی یا قانون شکنی کی اطلاع کہیں سے بھی نہیں ملی۔ یہ احتجاج مکمل طور پر پرامن، علامتی اور منظم انداز میں کیا گیا، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عوامی بیداری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یاد رہے کہ حالیہ دنوں میں پارلیمنٹ سے منظور ہونے والے وقف ترمیمی قانون کو لے کر ملک بھر میں تشویش پائی جا رہی ہے۔ قانون کے مخالفین کا کہنا ہے کہ یہ قانون وقف جائیدادوں پر حکومتی مداخلت کو قانونی جواز فراہم کرتا ہے، جو آئین کے تحت دیے گئے مذہبی اور بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے عندیہ دیا ہے کہ اگر مرکزی حکومت اس قانون پر نظر ثانی نہ کرے تو وہ عدالتی چارہ جوئی سے بھی گریز نہیں کرے گا۔ اور اب یہ مسئلہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ گزشتہ دو روزہ سماعت کے دوران سپریم ورٹ کی بنچ نے حکومت سے کچھ ایسے سوالات کئے تھے جن کے جواب سالیسیٹر جنرل نہیں دے پائے تھے اور ایک ہفتہ کا وقت طلب کیا تھا جسے عدالت عظمیٰ نے منظور کر لیا تھا۔ حالانکہ دو روز قبل حکومت کی طرف سے تفصیلی جواب داخل کر دیا گیا ہے جس میں حکومت اپنے موقف پر نہ صرف قائم ہے بلکہ اس نے عدالت سے درخواست کی ہے کہ سماعت مکمل ہونے تک کوئی عبوری حکم نہ صادر کرے۔ جب تک مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے اس کے ممکنہ فیصلہ کے تعلق سے کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ لیکن ابتدائی سماعت کے بعد حکومتی نمائندے متفکر نظر آنے لگے ہیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ اب سپریم کورٹ کے طریقہ کار اور دائرہ اختیار پر بھی تنقید یں کی جانے لگی ہیں۔ ایک طرف تو مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے اور دوسری طف احتجاجی جلسے اور مظاہرے بھی جاری ہیں۔ ان احتجاجی مظاہوں کا حکومت وقت پر کوئی اثر پڑے گا اس کی کوئی امید بھی نہیں کی جاسکتی۔ مگر بتی گل دتحریک نے یہ واضح کیا ہے کہ وقف قانون کے معاملے پر ملک کا مسلمان فکر مند ہے۔

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

نیدرلینڈز میں کنگس ڈے

محمد حسن

راجشاہی یونیورسٹی کے شعبہ بنگلہ کے سینئر پروفیسر ڈاکٹر صمدی کے طالب علم جو بنگلہ دیش سے نیدرلینڈز ایک کانفرنس میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے تھے۔ ان کی واپسی 27 اپریل کو تھی اور مجھے ان سے ملاقات کرنے اسخیپول انٹرنیشنل ایئر پورٹ صبح کے نو بجے پہنچنے تھے۔ گھر سے نکلتے ہی محسوس ہوا کہ موسم کا موڈ خراب ہے، ہوائیں چل رہی تھیں اور بارش اپنے عروج پر تھی۔ میں بس میں سوار ائیر پورٹ کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ میں ڈچ عوام کی ہجوم پر نظر پڑی جو نارنجی کپڑوں میں ملبوس راستوں کے دونوں اطراف رنگ برنگ اسٹال پر خرید و فروخت میں مصروف تھے۔ تبھی مجھے یاد آیا کہ آج کنگس ڈے ہے۔ تو کیوں نہ نیدرلینڈز کے کنگس ڈے کے حوالے سے چند اہم معلومات آپ کے ساتھ شیئر کروں۔

دوسری جنگِ عظیم کی ہیبت ناک واقعات اور تباہ کن بربادی کا مشاہدہ کرنے کے بعد دنیا کے بیشتر ملکوں نے اس بات کو محسوس کیا کہ ایک مضبوط اور پائیدار تنظیم قیام عمل میں لایا جائے تا کہ دنیا کو دوبارہ تباہی و بربادی سے بچایا جاسکے نیز ایک جمہوری، مساوی، انسانی حقوق اور انصاف پر مبنی سماج قائم کیا جاسکے۔ اس ضمن میں 1948 میں انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ کی منظوری کے ذریعہ تمام ملکوں کے لئے اس عمل کو رائج کیا گیا کہ وہ اپنے اپنے ملکوں کو انصاف، مساوات، جمہوریت اور انسانی حقوق کی ترجیحات کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن کریں۔

یورپ میں نیدرلینڈز جسے ہالینڈ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے میں 1848 تک بادشاہی نظام رائج تھا اور بادشاہی فرمان کو آئینی حیثیت حاصل تھی۔ اسی وجہ سے اس ملک کو کنگڈم آف دی نیدرلینڈز کہا جاتا ہے۔ 1848 کے بعد یہاں پارلیمانی جمہوریتی نظام رائج کیا گیا۔ لیکن عوام کی ایما پر ملک کے بادشاہ کے خاندان کو بلند ترین مقام نیز ملک کے نام کو کنگڈم آف دی نیدرلینڈز کی حیثیت سے دستور میں شامل کیا گیا۔ بادشاہ کے عہدہ کو دستوری بادشاہت کا نام دیا گیا۔ آج بھی لوگ اپنے بادشاہ سے ویسے ہی محبت وعقیدت رکھتے ہیں جیسا کہ قدیمی زمانے کی روایت ہے۔

نیدرلینڈز ایک زمانے تک فرانس اور اسپین کے قبضہ میں رہا۔ اس دوران انلوگوں کے ظلم و جبر اور زیادتیوں سے تنگ آ کر ڈچ عوام نے 1579 میں اسپین کے خلاف بغاوت کی جس کی قیادت ولیم فان آرنج ناساؤ نے کی۔ 1581 میں نیدرلینڈز کو فتح حاصل ہوئی۔ اس فتح سے ڈچ قوم اتنی خوش ہوئی کہ ولیم فان آرنج ناساؤ کو بابائے قوم کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا اور انہیں ملک کا بادشاہ قرار دیا گیا۔ چونکہ ان کے نام میں لفظ آرنج شامل ہے اس لئے نارنجی رنگ کو ملک کا قومی رنگ منتخب کیا گیا۔ شاہی خاندان کو ہاؤس آف آرنج جیسے القاب سے نوازا گیا۔ اس کے بعد ہر سال تاج پوشی والے دن کو جوش و جذبہ اور بہت ہی اہتمام کے ساتھ ایک تہوار کی طرح منایا جاتا آرہا ہے۔

موجودہ بادشاہ کی والدہ ملکہ بیٹریکس جو کہ 2013 تک شاہی تخت سے وابستہ رہیں۔ ان کی تاج پوشی 30 اپریل 1980 میں ہوئی۔ اس لئے 2013 تک 30 اپریل کو کنس ڈے کی حیثیت سے منایا جانے لگا۔ اپنے 75 سالہ عمر میں ملکہ بیٹریکس نے فیصلہ کیا کہ وہ شاہی ذمہ داری سے سبکدوش ہوکر اپنے بڑے بیٹے ولیم الیگزینڈر جن کی پیدائش 27 اپریل کو ہوئی تھی کو اپنا عہدہ تفویض کردیں۔ دریں اثنا 2014 میں بادشاہ ولیم الیگزینڈر کی تاج پوشی کے بعد نیدرلینڈز میں بادشاہ کی سالگرہ کے موقع پر 27 اپریل کو کنگس ڈے کی حیثیت سے منانے کا فیصلہ کیا گیا۔

ڈچ قوم اپنے بادشاہ کی یوم ولادت کو شایان شان انداز میں مناتے ہیں۔ 26 اپریل کو ملک کے تمام اسکولوں میں بچے بادشاہ کی سالگرہ کو منانے کی غرض سے نارنجی رنگ میں ملبوس ملک کا قومی پرچم ہاتھ میں تھامے اسکول انتظامیہ کی جانب سے ترتیب دیئے گئے مختلف پروگرام میں شرکت کرتے ہیں اور خوب انجوائے کرتے ہیں۔ 26 اپریل کی شام کنگس نائٹ کے نام سے منسوب ہے۔ ڈچ سمیت تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے تئیں پروگرام ترتیب دیتے ہیں۔ ریستوران، پارک، بار اور اپنے اپنے گھروں میں پارٹی کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس دوران بیشتر گھروں میں ڈچ قومی پرچم میں اضافی نارنجی پٹی شامل کر کے لہرائے جاتے ہیں۔ 27 اپریل کو نیدرلینڈز میں عام تعطیل ہے۔ اس موقع پر پورے ملک کو نارنجی رنگ سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ ڈچ مرد وزن، بچے اور بوڑھے اپنے بادشاہ سے بے پناہ عقیدت کے پیش نظر نارنجی ملبوسات کا استعمال کرتے ہیں۔ کھانے میں ٹومپوس، جو کہ ایک خاص قسم کا ڈچ کیک ہے کا اہتمام ہوتا ہے۔ تحفہ کے طور پر لوگ خاص ٹومپوس کیک کا تبادلہ کرتے ہیں۔ کنگس ڈے کے حوالے سے نیدرلینڈز میں ایک منفرد ثقافتی منظر کا مظاہرہ کیا جاتا ہے جس کی اپنی ایک الگ روایت ہے۔ لوگ خاص کر خواتین اور بچے اپنے گھروں میں رکھے پرانی یا غیر استعمال شدہ چیزوں کو لے کر شاہ راہوں اور شہر کے اہم راستوں کے دونوں اطراف ان چیزوں کا برائے نام قیمت پر خرید و فروخت کرتے ہیں۔ لیکن اس سال خراب موسم نیز صبح سے بارش کی وجہ سے اس ثقافتی عمل میں رخنہ پڑا پھر بھی ملک گیر پیمانے پر اس طرح کے فلی مارکٹ کا مشاہدہ کیا گیا۔

ملک کے دارالحکومت ایمسٹرڈیم جسے جھیلوں کا شہر کہا جاتا ہے میں عوام نارنجی رنگوں سے آراستہ چھوٹی بڑی کشتیوں میں سوار پورے دن انجوائے کرتے نظر آئے۔ اس دن کا مشاہدہ کرنے کے لئے یورپ سمیت یورپ کے گرد ونواہ کے ملکوں سے لوگ یہاں کے چھوٹے بڑے شہروں کا دورہ کرتے ہیں اور ڈچ سماج کے اس اہم ثقافتی تہوار کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

اس دن کے موقع پر بادشاہ ولیم الیگزینڈر ایک شہر کا انتخاب کرتے ہیں جہاں وہ شہر کے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے براہِ راست ملاقات کرتے ہیں۔ وہاں کی انتظامیہ مع عوام گرم جوشی کے ساتھ اپنے بادشاہ کا استقبال کرتے ہیں، انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ بادشاہ عوام کے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے تصویر کشی میں حصہ لیتے ہیں۔ جس سے بادشاہ اور عوام کے درمیان تعلقات کا ایک بہترین مثال دیکھائی دیتا ہے۔ اس دوران ان کی اہلیہ ملکہ میکسیمہ، تین صاحبزادیاں پرنسس آف آرنج آمالیہ، پرنسس الیکسیہ اور پرنسس آریانہ بھی بادشاہ کے ہمراہ ہوتی ہیں۔ اس سال بادشاہ نے ملک کے شمال مشرقی شہر ایمن کا انتخاب کیا۔ انہوں نے باقاعدہ اس شہر کا دورہ کیا، کچھ وقت گذارے اور وہاں کے لوگوں کے ساتھ ملاقات کی۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اقوام متحدہ نے 20 مارچ کو خوشی کا بین الاقوامی دن قرار دیا ہے۔ اس سال اس دن کے موقع پر اقوام متحدہ نے ورلڈ ہیپینس رپورٹ 2024 شائع کی۔ نیدرلینڈز جو کہ یورپ میں معاشی طور پر مستحکم ملکوں میں سے ایک ہے۔ معاشی، سماجی، ثقافتی اور سیاسی صورتحال کا تجزیہ کرتے ہوئے اس رپورٹ میں خوشحال ممالک میں نیدرلینڈز کا شمار چھٹے نمبر پر ہوا جو کہ بادشاہ ولیم الیگزینڈر کی سیاسی بصیرت اور رہنمائی کا آئینہ دار ہے۔ نیدرلینڈز دنیا میں تیزی کے ساتھ معاشی ترقی کرنے والا ملکوں میں سے ایک ہے۔ یہ بات مثبت طور پر مانا جا رہا ہے کہ ملک مزید ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

ایمسٹرڈیم، دی نیدرلینڈز
hasanhr@gmail.com

☆☆☆☆☆☆

گمشدہ خوابوں کی ایک رپورٹ: کچھ الگ طرح کے افسانے

تعارف وتبصرہ: شکیل رشید

اشعر نجمی خواب دیکھتے رہتے ہیں، اچھے اور بُرے، یاد رہ جانے والے اور یاد نہ رہ جانے والے، ہر طرح کے خواب۔ بُرے خوابوں سے وہ ڈرتے نہیں ہیں، اچھے خوابوں کو وہ گلے لگاتے ہیں اور جو خواب یاد نہیں رہتے، وہ اُن کا پیچھا کرتے ہیں۔ اپنے پہلے افسانوی مجموعے 'گمشدہ خوابوں کی ایک رپورٹ' کا پہلا افسانہ، جو اسی عنوان سے ہے، پڑھ کر قاری بھی افسانہ نگار کی ہی طرح خواب دیکھنے پر مائل ہوجاتا ہے۔ 'گمشدہ افسانوں کی ایک رپورٹ' ایک ایسا افسانہ ہے جو لکھا گیا تو، کشمیر، آرٹیکل 370، مسلسل کرفیو، پتھر بازی اور انتہا پسندی کی ہر ایک شکل کے پس منظر میں ہے، لیکن یہ کہانی اپنے موضوع، اپنے بیانیہ اور اپنے مکالموں کی بنیاد پر ایک 'پین انڈیا' کہانی بن جاتی ہے۔ ہم سب کی کہانی۔ ہم سب سے مراد صرف مسلمان ہی نہیں ہیں۔ میرے لیے کسی ناول یا افسانے کا آغاز بڑا معنیٰ رکھتا ہے، جاندار ابتدائیہ مجھ سے ایک بوجھل کہانی بھی پڑھوا لیتا ہے۔ یہ افسانہ ایک ایسے جملے سے شروع ہوتا ہے جو اس افسانے کے مطالعے پر مائل کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اور خوش گوار حیرت اُس وقت ہوتی ہے جب افسانے کا متن اپنے تمام تر فلسفے کے باوجود، بوجھل پن کی بجائے روانی سے قاری کو اپنے ساتھ لیے لیے چلتا ہے۔ ملاحظہ کریں وہ جملہ: "کشمیریوں کو اب خواب نہیں آتے۔" کیا مطلب ہے اس جملے کا؟ اس سوال کا جواب وہی جانتے ہیں جن کی آنکھیں خواب دیکھتے دیکھتے بے خواب ہوجاتی ہیں۔ اِس کہانی کے چار بنیادی کردار ہیں اشرف اور اس کا چھوٹا بھائی ہاشم، ایک پولیس اہلکار ابھیرام اور رام چندر جسے لوگ جادوگر بھی کہتے ہیں، جو سارے جموں وکشمیر میں، اپنے پیچھے ایک بڑی بھیڑ لیے، لوگوں کو تلقین کرتا پھر رہا ہے کہ 'سپنے دیکھیں!' اِن میں سے پہلے تین کردار سپنے کھو بیٹھے ہیں۔ اشرف ایک پتھر باز ہے، اُس نے اپنا پہلا پتھر سی آر پی ایف کی ایک بکتر بند گاڑی پر پھینکا تھا، اور ہیرو بن گیا تھا، لیکن اُس دن کے بعد سے اُس نے اپنے سپنے کھو دیے تھے، اُس کی نیندیں خوابوں سے خالی ہو گئی تھیں۔ چھوٹے بھائی ہاشم کی آنکھیں بھی سپنے سے خالی ہو چکی تھیں، وہ بس اشرف سے یہی کہتا تھا کہ: "اشرف بھائی! ہمیں پڑھ کر کیا کرنا ہے، جنگ ہوگی لڑیں گے، مر جائیں گے یا ماریں گے۔ جس علاقے میں بات کرنے پر پابندی ہو وہاں پتھروں سے ہی کام چلانا پڑے گا۔ آپ ہی نے کہا تھا نہ بھائی؟"

اشرف اور ہاشم دو ایسے کردار ہیں جو کشمیری نوجوانوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ نوجوان جنھوں نے امن کے، خوش حالی کے اور تعلیم حاصل کر کے ترقی کرنے کے خواب دیکھنا چھوڑ دیے ہیں، اُن کی زندگی اب پتھر سے وابستہ ہوگئی ہے، یا پتھر پھینکنا ہی اُن کی زندگی کا مقصد بن گیا ہے۔ اشعر نجمی نے ان دو کرداروں کے حوالے سے کشمیر کے اُس پہلو کو، جس سے ہم میں سے بہت سارے بے خبر ہیں اُجاگر کیا ہے؛ گھروں میں لکڑی کے ڈنڈے رکھنا، یہ فوجیوں کو گھروں کے اندر گھسنے سے روکنے کی ناکام کوشش ہے، بچے جو اسکولوں سے بھاگ کر مجاہد بننے کا کھیل کھیلتے ہوئے زومبی میں تبدیل ہو رہے ہیں، مختلف موقعوں کے لیے آوازوں کے مختلف فریکوئنسی لیول بن گیے ہیں تا کہ آوازوں کے عدم توازن کے سبب فوجیوں کی بندوقیں گولیاں نہ اگلیں۔ ابھیرام کی شکل میں ایک ایسا کردار ہمارے سامنے آتا ہے جو سارے کشمیریوں کو 'حرامی' کہتا ہے، جس کی زندگی کا مقصد پورے کشمیر کو 'حرامیوں کے لیے ایک کھلی جیل بنانا ہے۔' یہ ایک سفاک کردار ہے، نفرت سے بھرا ہوا، وحشی اور انتہائی بے رحم۔ ایک چودہ سالہ بچے کو گولی مارنے کے بعد ابھیرام سپنے دیکھنے سے بھاگتا ہے کیونکہ اُس کے سپنے میں اُس کا بیٹا انکت، ماتھے پر بندوق کی گولی سے بہتے خون کے ساتھ آ کھڑا ہوتا ہے، اور سوال کرتا ہے کہ "پاپا آپ نے مجھے کیوں مار دیا؟" یہ سارے کردار، کشمیر اور جو کچھ وہاں ہو رہا ہے یا آرٹیکل 370 کے خاتمے کے بعد جو وہاں ہوا ہے، سب ہماری آنکھوں کے سامنے لا دیتے ہیں۔ اشعر نجمی کسی کو دوش نہیں دیتے، وہ بس یہ بتاتے ہیں کہ کشمیریوں نے خواب دیکھنے چھوڑ دیے ہیں اور اگر کوئی اُنھیں پھر سے خواب دیکھنے پر آمادہ کرے تو امن، بھائی چارہ اور گنگا جمنی تہذیب کا احیا ناممکن نہیں ہے۔ یہ کام جادوگر کرتا ہے، رام چندر۔ وہ سپنے بانٹتا ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ: "اگر شانتی اور امن چاہیے تو اُنھیں پھر سے کھلا آسمان دے دیں، اُنھیں اڑنے دیں۔ اُن کے اندر آزاد ہونے کا احساس بحال کریں۔" جو کہتا ہے کہ: "اُن کے سپنوں کو راستہ دیجیے۔ یہ دنیا پھر سے شروع ہونے والی ہے۔ سپنے امید ہیں جو موت سے دو دو ہاتھ کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ یاد رکھیے امید کو کوئی چیز نہیں مار سکتی، فوج بھی نہیں۔ اس لیے موت سے بھی شکتی شالی ہوتی ہے امید، جو سپنے کی صورت میں اس کی چوکیداری کرتی ہے۔ جانتے ہیں اُن کی بے بسی کی اصل وجہ کیا ہے؟ اُن کی کمزوری کا سبب کیا ہے؟ اُنھوں نے خواب دیکھنے چھوڑ دیے ہیں، اُنھیں نیند تو آتی ہے پر خواب نہیں آتے، میں اُنھیں اُن کے گمشدہ خواب لوٹانے آیا ہوں جو آپ کے ہتھیاروں سے زیادہ اثردار ہیں، جو گاندھی اور نیلسن منڈیلا کے پاس بھی تھے۔"

یہ کہانی سیاسی نہیں ہے، یہ کشمیر کے ابتر حالات پر ہے، لیکن یہ کہانی ابتر حالات کی بنیاد میں سیاست کی کارفرمائی کو بھی اجاگر کرتی ہے، ہاشم کی زبان سے نکلنے والا یہ جملہ کہ: "جہاں بات کرنے پر بھی پابندی ہو"، ابتر حالات کی جڑ کو سامنے لاتا ہے۔ یہ کہانی سیکیورٹی فورسز کی ذہنی کیفیات کو بھی سامنے لاتی ہے اور نوجوانوں کی نفسیات کو بھی۔ یہ کہانی کشمیر کے مسائل کو بھی پیش کرتی ہے اور ممکنہ حل کو بھی؛ کہ امن کا خواب سب ہی دیکھیں۔ رام چندر کا کردار کس شخصیت کی بنیاد پر گڑھا گیا ہے، مجھے نہیں پتا۔ ممکن ہے یہ اشعر نجمی خود ہوں، کہ وہ امن کے، شانتی اور بھائی چارے کے خواب دیکھتے ہیں۔ خیر یہ اہم نہیں ہے کہ کس شخصیت کی بنیاد پر یہ کردار گڑھا گیا ہے، اہم ایسے کردار کا آج کی دنیا میں ہونا ہے، پُر شاید کوئی ایسا کردار ہمارے سامنے ہے نہیں، شاید یہ کردار افسانہ نگار کا خواب ہو، اگر ایسا بھی ہے تو سب خواب دیکھیں کہ کوئی امن کی تلقین اور تبلیغ کے لیے آئے، شاید کسی کا خواب سچ ہو جائے۔ آج تو سارے ملک کو ایسے کردار کی کہیں زیادہ ضرورت ہے۔

پہلی کہانی پر گفتگو قدرے طویل ہوگئی ہے، لیکن میرے لیے طویل بات ضروری تھی تا کہ اشعر نجمی کے افسانوں کی ندرت کا قاری کچھ اندازہ کرلیں۔ مجموعے کا دوسرا افسانہ 'تھوڑا سا مضبوط' ایک ایسے شخص کی کہانی ہے جو دوسروں سے 'الگ' ہے۔ افسانے میں کہیں اس کے 'گے' ہونے کی بات نہیں کی گئی ہے، لیکن کردار کچھ اس انداز میں سامنے آتا ہے کہ اس کے 'گے' ہونے پر یا 'گے ہمدرد' ہونے پر یقین ہوجاتا ہے۔ یہ کردار اچانک خاموشی کو تج کر اپنی آواز کو دریافت کرتا ہے، گویا 'مزاحمت' اس افسانے کا بنیادی تھیم ہے۔ اسے اس انداز سے تحریر کیا گیا ہے کہ ایک خواب سی کیفیت سامنے آجاتی ہے۔ تیسرا افسانہ 'جہنم میں مٹر گشتی' مجموعے کا سب سے طویل افسانہ ہے، اس افسانے کے کردار ایک خواب کی کیفیت سے گزرتے ہیں، اور سچ کبھی جھوٹ اور جھوٹ کبھی سچ لگنے لگتا ہے۔ 'تقریباً آخر' اور 'مصور نسخہ' اس مجموعے کی شاید سب سے مشکل کہانیاں ہیں، لیکن قاری ان کہانیوں کی تہہ تک اگر نہ بھی پہنچے تب بھی انھیں پڑھنے سے بیزار نہیں ہوتا۔ مشکل کہانیاں پڑھنے کا ایک الگ مزہ ہوتا ہے، جو ان دونوں کہانیوں کے مطالعے سے لیا جاسکتا ہے۔ 'ایک چوہے کی یادداشت' کو اگر ہم سائنس فکشن کہیں تو غلط نہیں ہوگا، لیکن اسے ایک سماجی کہانی کے طور پر بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اس کہانی میں 'بھروسے' کو زہر سے زیادہ مہلک قرار دیا گیا ہے، لیکن افسانہ نگار کسی پر دباؤ نہیں ڈالتا کہ سب اس کی اس بات کو مانیں۔ 'آخری سیشن' کو کس زمرے میں رکھا جائے، یہ میں طے نہیں کر پا رہا ہوں۔ یہ کہانی موت کو زندگی اور زندگی کو موت ماننے کی کہانی ہے۔ اس افسانے میں بھی 'جہنم میں مٹر گشتی' کی طرح ایک 'بھرم' اور 'خواب' کی سی کیفیات نظر آتی ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اشعر نجمی کے ان ساتوں افسانوں میں مذکورہ کیفیات کسی نہ کسی شکل میں مل جاتی ہیں۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ شاہکار کہانیاں ہیں، لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ تھیم، بُنت، ہئیت اور اپنے بیانیے ومکالموں کی تازگی کے سبب اِن افسانوں میں ایک ندرت آگئی ہے، ایسی ندرت جو ان افسانوں کو ملک کے افسانہ نگاروں کی بھیڑ میں ایک منفرد مقام دینے کے لیے کافی ہے۔ اس مجموعے کا انتساب لاجواب افسانوں کے خالق سیّد محمد اشرف کے نام ہے۔ کتاب 'نایاب بکس، نئی دہلی' نے خوبصورت انداز میں شائع کی ہے۔ کتاب 208 صفحات پر مشتمل ہے، قیمت 375 روپے ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے لیے موبائل نمبر 9372247833 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

سفر زندگی

تسنیم مزمل شیخ

"خالہ! کیا ہوا، ارے بولو نا خالہ کیا ہوا، آج صبح کھانے کے ٹیبل پر بھی خاموش تھے آپ بہت، کیوں اداس ہیں؟ خالہ! بہو نے کچھ بولا کیا آپ کی؟"

زینب نے سوالوں کی بارش کردی خالہ کو اداس دیکھ کر۔ خالہ کے لب پر ہلکی سی مسکان آئی اور کہا کہ:

"ایسی کوئی بات نہیں۔"

بہترین 3 اسٹار ہوٹل کی لوبی میں مخملی صوفوں پر یہ چاروں بیٹھے تھے۔ زینب اپنی کرسی سے اٹھ کر خالہ کے بازو آبیٹھی اور ان کا ہاتھ پکڑ کر پوچھنے لگی:

"بولو نا خالہ کیوں اداس ہیں؟ کیا میں آپ کی بیٹی جیسی نہیں ہوں؟" خالہ نے بڑے شفقت سے زینب کا گال تھپتھپایا اور کہا:

"بالکل ہو۔"

"پھر بولو نا خالہ ہوا کیا؟ فجر کی نماز کے بعد حرم سے واپسی پر بھی آپ خاموش تھی۔ یہ شہر سکون کا ہے خالہ، اداس ہونے کا نہیں۔ یہ ہمارے نبی کا شہر ہے مدینہ منورہ۔ دل کا حال نبی کو سناؤ، آپ کو اچھا لگے گا۔"

خالہ کی آنکھوں میں ہلکے سے آنسو چھلکنے لگے۔ کہا:

"بیٹا وہی کر کے آئی ہوں علی الصبح۔" پھر ایک لمبی سانس لے کر خالہ نے کہا:

"آج اللہ نے الحمدللہ بہت دن بعد سکون دیا ہے اور یہ پاک جگہوں کی زیارت نصیب کی ہے اور الحمدللہ نصف حج کا شرف حاصل ہوا ہے۔"

گلناز خالہ اور شیرین خالہ نے بے ساختہ "الحمدللہ" کہا۔ پھر دھیرے دھیرے خالہ نے ان کی بات بتانی شروع کی:

"زندگی کی دھوپ میں اکیلے دو بچوں کے ساتھ سفر یاد آگیا۔ بیٹا! جس میں اکیلے پن کے کافی چھالے پڑے پیروں میں تو کبھی اپنوں کے رویوں کے کانٹے چبھے۔"

"کیا ہوا خالہ!"

"بیٹا! تمہارے خالو شادی کے سات سال بعد ہی اللہ کو پیارے ہو گئے اور ندا اور مصطفی کو میں نے تب سے ماں اور باپ بن کے پالا۔ تمہارے خالو کا انتقال ہوتے ہی ہماری ساس نے مجھے گھر سے نکال دیا تھا۔ میرا میکہ بھی نہیں تھا۔ امی ابو میرے بچپن میں فوت ہو گئے تھے اور میری خالہ کی اتنی استطاعت نہیں تھی کہ ان کے پاس واپس جاتی سہارے کے لئے۔"

"پھر کیا کئے خالہ آپ نے۔" زینب نے بڑی تشویش سے پوچھا۔ خالہ نے ایک لمبی سانس لے کر کہا:

"میں شولا پور سے پونہ چلی گئی تھی جب مصطفی چھ سال اور ندا چار سال کی تھی۔ پونہ میں میرے ماموں رہتے تھے۔ ان کی معاشی حالت بہت اچھی تھی۔ سوچا کہ وہ مجھے سہارا دے دیں گے لیکن انھوں نے ایک کمرہ کرایہ پر دلوایا اور مہینے دو مہینے کا کرایہ اور کرانہ بھر کے چلے گئے۔ میں صرف بارہویں جماعت تک پڑھی ہوئی ہوں، اتنی کم تعلیم پر نوکری ملنا مشکل تھی۔ اس لیے سوچا کہ کچھ کام کرلوں۔ لیکن لوگوں کے گھر کا کام کرنا میری غیرت گوارا نہیں کرتی تھی۔ پھر بچوں کو دیکھا، دعا کی اور ایک خیال آیا کہ اگر میں کام پر جاؤں گی بھی تو بچوں کو کون دیکھے گا۔ یکا یک میرے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا کہ یہ تکلیف تو سب کام کرنے والی عورتوں کو ہوتی ہوگی۔ پھر سوچا کہ میں یہ کر سکتی ہوں، اپنے بچوں کے پاس بھی رہوں گی۔ پھر میں نے ایک بچوں کا "day care centre" کھول دیا، پہلے دو بچے آئے، پھر بڑھتے بڑھتے پونہ کا نمبرون ڈے کیئر سینٹر بن گیا۔ جس سے میں نے ایک دو کمروں کا مکان لیا، اپنے بچوں کو تعلیم دی اور ان کو اپنے پیروں پر کھڑا کیا اور الحمدللہ! اللہ نے دونوں کو بہت اچھی زندگی کے ساتھی دیئے۔ اب ماشاءاللہ مصطفی سافٹ انجینئر ہے ایک یو ایس کمپنی میں اور بیٹی ندا ڈاکٹر ہے۔ اس کا اپنا کلینک ہے۔ پونہ میں کونڈا میں ماشاءاللہ دونوں کو ایک ایک بیٹا ہے۔ خوش ہیں۔ مصطفی مجھے یہاں لے کر آیا ہے عمرہ کرنے۔ الحمدللہ خوش ہوں بہت اور اللہ کا شکر بھی کرتی ہوں۔ اللہ نے آزمائشیں دی تو اس میں سے نکالا بھی۔ لیکن آج اچانک ایسا لگا کہ زندگی دو پل کی ہے اور وہ سارے اچھے اور برے پل اور زندگی کی مشقت یاد آگئی تو آنکھیں نم ہوگئی۔ کبھی سوچا نہیں تھا کہ اتنی خوش قسمت ہوں کہ یہاں پہنچوں گی حضورؐ کے دربار میں، الحمدللہ" کہہ کر خالہ کی آنکھیں بھیگ گئی۔

زینب اپنی جگہ سے اٹھ کر خالہ کے گلے میں ہاتھ ڈال کر ان کو تسلی دینے لگی۔

"خالہ! اللہ نے آپ کو بہت بڑے انعام سے نوازا ہے۔ دیکھئے نا اپنے عمرے کے گروپ میں ماشاءاللہ ۴۵ لوگ ہیں جس میں ۲۵ عورتیں ہیں۔ الحمدللہ اور ماشاءاللہ بہت بہادر عورتیں ہیں جو جانتی ہیں کہ حالات سے کیسے لڑنا ہے اور اپنی زندگی کیسے کامیاب کرنا ہے۔" اچانک گلناز خالہ بھی رو پڑی اور کہنے لگی:

"بیٹا! یہ تو کہانی گھر گھر کی ہے۔ میں نے بھی بچپن میں اپنے ماں باپ کھو دیئے تھے۔ دادی نے بہت مشکلوں سے بڑا کیا اور الحمدللہ شادی ہوئی، میرے ۵ بچے ہوئے۔ بچے بڑے ہوئے۔ کاروبار کے سلسلے میں تمہارے خالو اکثر دوسرے شہروں میں جاتے تھے۔ ایک بار ممبئی گئے اور وہاں ایک لڑکی پسند آگئی، انھوں نے اُس لڑکی سے شادی کرلی اور مجھے ایک خط لکھا۔

میں اپنے دونوں بیٹوں اور بہوؤں کے ساتھ رہتی تھی، بیٹوں کی شادی ہو چکی تھی۔ خط جب ملا تو میں نے خط پڑھا اور اپنے پاکٹ میں رکھ لیا اور اپنے بڑے بیٹے سے کہا وہ میرے ابا اور تمہارے نانا نے جو پلاٹ مجھے دیئے ہیں اُس پر ایک ٹین کا گھر بنا دو۔ بیٹے کی اتنی زیادہ آمدنی نہیں تھی، پھر بھی وہ روز دونوں مل کر گھر کا تھوڑا سامان لے آتے اور دھیرے دھیرے وہاں ایک کمرہ اور ضرورت خانہ بنا دیئے۔ دیکھتے دیکھتے چار مہینے گذر گئے اور میں نے اپنا سامان لیا اور وہاں چلی گئی۔ دونوں بیٹوں نے بہت روکا۔ لیکن میں رکی نہیں۔ پھر دوسرے دن میرا بڑا بیٹا گھر آ کر رونے لگا:

"اماں کیوں یہاں آگئے، ہم سے کیا غلطی ہوگئی، اماں ہماری بیبیوں سے کوئی غلطی ہوئی کیا؟"

میں نے "نہ" میں سر ہلایا اور ٹین کے چھت میں سے ایک کاغذ نکالا اور ان کے ہاتھ میں تھما دیا۔ وہ کھول کے جب پڑھنے لگا تو مجھے دیکھتا ہی رہ گیا۔

"اس خط میں کیا تھا خالہ۔" اچانک زینب نے سوال کیا۔

خالہ نے کہا: "بیٹا! اُس خط میں میرے شوہر کا بھیجا ہوا طلاق نامہ تھا۔ اور ساتھ ہی کہے تھے کہ عدت کے دن ختم ہوتے ہی میرا گھر چھوڑ کر چلی جانا۔"

"خالہ پھر آپ کا گھر کیسے چلتا ہے؟"

"بیٹا! لوگ مدد کرتے ہیں۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ میرا کوئی نہیں ہے اور میرے ساتھ اس عمر میں ایسا ہوا تو گاؤں کے سبھی لوگ مدد کرتے ہیں۔ کوئی کرانہ دے جاتا ہے، کوئی کپڑا اور کوئی ضرورت کی چیزیں گھر پر لا کر دیتے ہیں۔"

"خالہ! پھر آپ نے یہاں آنا کے لئے کیسے manage کیا۔ مطلب یہاں آپ کو کس نے بھیجا ہے۔" زینب نے بڑی حیرت سے پوچھا۔

گلناز خالہ مسکرائی اور کہنے لگی: "میرے اللہ نے۔ ہمارے محلے میں مسجد تعمیر ہو رہی تھی جس میں بہت زیادہ پیسہ جمع ہوگیا، بچا ہوا پیسہ لوگوں نے میرے عمرے کے لئے بھر دیا اور مجھے یہاں بھیجا۔ ان کو میں زیادہ مستحق لگی۔"

"اماں! آپ کے بیٹے نہیں آتے اور بیٹیاں۔"

"آتے ہیں، کبھی ملتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔"

"آپ ان سے پیسے یا کوئی بات کا مطالبہ نہیں کرتی؟"

زینب نے پوچھا:

"نہیں۔ وہ دیتے بھی ہیں تو میں نہیں لیتی، کیونکہ خط میں لکھا تھا میرے بچوں سے قطع تعلق کر لینا۔"

"آپ کے بچوں کو غصہ نہیں آیا؟ یہ عمر میں خالو نے ایسا کئے۔"

"آیا۔ میرے بیٹوں نے برا بھلا کہا لیکن میں نے منع کر دیا۔ انھوں نے کہا کہ وہ بات کریں گے، میں نے کہا یہ ان کی زندگی ہے اور وہ باپ ہیں تمہارے، عزت کرو۔ میرا معاملہ ہے مجھے معلوم ہے کیا کرنا ہے، تم اپنی زندگی میں خوش رہو۔"

"خالہ! اللہ آپ کے لئے آسانیاں کرے۔"

"ہاں بیٹا! میں نے اپنی بیٹیوں سے کہا، وہ بھی بہت رو رہی تھیں آنے کے وقت، تو میں نے کہا کہ بیٹا میرا اللہ نگہبان ہے، فکر نہیں کرو اور تم دیکھنا میرے جنازے کو اٹھانے اللہ فرشتے بھیجیں گے۔"

"ارے خالہ آپ کچھ بھی بولتے ہو، اللہ اچھا رکھے آپ کو۔"

جھٹ زینب بول پڑی اور حسینہ خالہ بھی بولے:

"بہن صبر رکھو اللہ ہے۔" اور سبھی خاموش ہوگئے۔

زینب نے کہا: "چلئے نا خالہ ہم حرم چلتے ہیں، عصر کا وقت بھی ہو گیا ہے۔" اور سبھی حرم کے لئے نکل گئے۔ عصر کی نماز ختم ہوئی لیکن گلناز خالہ نے سجدے سے سر ہی نہیں اٹھایا۔ پہلے سبھی کو لگا دعا کر رہی ہیں، جب پندرہ منٹ ہو گئے تو حسینہ خالہ نے دھکا دیا، دیکھا تو گلناز خالہ کی روح پرواز کر چکی تھی اور چہرہ نور سے چمک رہا تھا، ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ۔ زینب نے دیکھا تو "خالہ خالہ" کہہ کر زور سے آواز دی اور رونے لگی۔ لوگ جمع ہوگئے۔ پھر مسجد نبوی کا ایمرجنسی اسٹاف آیا اور انھوں نے خالہ کو لے گئے، ان کے ساتھ گروپ ذمہ دار بھی گئے اور خالہ عشاء میں جنت البقیع پہنچ گئی۔ رات میں جب زینب سونے کی کوشش کرنے لگی تو سب کے سفرِ زندگی کا ایک پکچر جیسا گھومنے لگا اور گلناز خالہ کی وہ بات یاد آگئی:

"بیٹا! زندگی کا سفر ہے سمجھو تو آسان، بس توکل اللہ ہونا چاہئے تو سفرِ زندگی سہل ہے۔"

زینب سوچنے لگی ان کا توکل ہی تھا جو انھیں ان کی منزل تک پہنچا دیا بنا کسی سہارے کے۔ وہ سوچنے لگی کتنی بہادر خواتین ہیں جو بنا کسی شکوے کے خودداری سے زندگی گذار گئی اور ہم چھوٹی سی بات کے لئے اللہ سے شکایت کرتے ہیں۔ وہ سبھی کا سفرِ زندگی سوچتے سوچتے کب سوگئی پتہ نہیں چلا۔

موبائل: 7972012935
(اورنگ آباد)

ڈاکٹر حسنین ساحر کی شاعری اُن کی شخصیت کا پرتو

شازیہ شاہین

اس زر اندوز معاشرے میں حقیقی جذبات و احساسات کی ترجمانی کرنے والے انسان کہیں کھو گئے ہیں۔ ہمارے نوجوان سائنسی ترقی کے دور میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی دوڑ میں ہیں، کسی کو کسی کے احساسات کا خیال تک نہیں۔ ایسے دور میں ڈاکٹر حسنین ساحر جیسے شاعر کا وجود نہ صرف ادب سے شغف رکھنے والوں بلکہ نوجوانوں کے احساسات و خیالات کا حقیقی ترجمان ہے۔ اُن کی شاعری چاہے نظم ہو یا غزل؛ ان کی شخصیت کو عیاں کرتی ہے۔ چونکہ شاعری کسی بھی شاعر کے ظاہر و باطن کا پرتو ہوتی ہے، وہ جو محسوس کرتا ہے، جو سوچ بچار رکھتا ہے اُسے شاعری کی صورت بیان کر دیتا ہے۔ بقول ڈاکٹر حسنین ساحر:

کاش کوئی ساحر کا ہوتا
ساحر تو سب کا اپنا ہے

ڈاکٹر حسنین ساحر حقیقت میں ہر رشتے کے ساتھ انصاف کرنے والی شخصیت ہیں۔ انھیں غرور و تکبر چھو کر بھی نہیں گزرا۔ کسی کو ادنیٰ نہیں سمجھتے اور جب وقت بے وقت ان کو پکارا جائے، کبھی اَن سنی نہیں کرتے۔ ایسے میں وہ یہ شکوہ بھی کرتے ہیں کہ وہ سب کے ہیں نگران کا کوئی نہیں ہے۔ ان کی شخصیت کی خوبی ہے کہ وہ دوسروں کے بارے میں اچھا گمان رکھتے ہیں اور اپنی شاعری میں بھی اپنے مخاطب کے لیے خوش گمانی ہی سے کام لیتے ہیں۔ شعر ملاحظہ ہو:

اُس کی مجبوری رہی ہوگی، وہ ایسا تو نہ تھا
مدتوں یہ سوچ کر میں دل کو بہلاتا رہا

ڈاکٹر حسنین ساحر کی شخصیت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ آج کے انسان سے بہت مختلف ہیں۔ سادگی سے بھرپور زندہ دل تو ہیں مگر مکر وفریب سے کوسوں دور ہیں۔ نہ شہرت کے متمنی نہ تعریف کی خواہاں:

لاکھ چاہا میں بھی دنیا کی طرح سوچوں مگر
دل مرا مجھ کو وفاؤں پر ہی اُکساتا رہا
لوگ مجھ سے فائدوں پر فائدے لیتے رہے
سادگی میں سادگی کی میں سزا پاتا رہا

وہ انسانیت کے لیے احترام و ہمدردی رکھنے والے انسان ہیں اور عشق و محبت کو انسان کے لیے ضروری گردانتے ہیں۔ ان کے بقول:

پیار اک حقیقت ہے، پیار اک طریقت ہے
اور اس طریقت کی آرزو ضروری ہے

ان کی شخصیت میں اپنا خاندانی جلال، رعب و دبدبہ موجود ہے۔ ان کی شاعری میں حقیقت پسندی کا عنصر نمایاں ہے اور مبالغہ دور تک نہیں. وہ عام شاعروں کی طرح اپنے محبوب کے لیے خود کو گراتے نہیں بلکہ صاف الفاظ میں اپنا فیصلہ سنا دیتے ہیں:

آمریت کا جنوں ہے میرے پرکھوں کی عطا
ہمسفر کیسے چلوں میں تری تائید کے ساتھ

وہ شاعری میں بھی جھوٹ و مبالغہ کا سہارا نہیں لیتے۔ اُن کی نظموں اور غزلوں کو پڑھنے سے ان کی شخصیت کے اوصافِ حمیدہ صاف طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ اُن کی شاعری کا بہترین وصف حقیقت پسندی ہے۔

عام طور پر شعرا اپنی بات کو پُر تاثیر بنانے کے لیے مبالغہ سے کام لیتے ہیں مگر ساحر صاحب کی شخصیت میں صداقت اس قدر اہم ہے کہ وہ اپنی شاعری میں بھی اس کا خاص خیال رکھتے ہیں اور بے جا مبالغہ آرائی سے اجتناب برتتے ہیں:

ترے اپنے مسائل ہیں مرے اپنے مسائل ہیں
تجھے منزل نہیں ملتی، مجھے رستہ نہیں ملتا

......☆......

اسلام میں ملازمین اور مزدوروں کے حقوق

ڈاکٹر سراج الدین ندوی

آج یکم مئی ہے۔اس تاریخ کو"عالمی یوم مزدور" (International Labour Day) کے طور پر منایا جاتا ہے۔کہتے ہیں کہ 1886 میں اس دن امریکہ کے شہر شکاگو میں مزدوروں نے سرمایہ داروں،کارخانہ داروں اور فیکٹری مالکوں کے استحصال کے خلاف ہڑتال اور مظاہرے کیے،جواباً پولس نے گولیاں چلائیں اور کئی مزدور ہلاک ہوگئے۔ان ہلاکتوں کے بعد یہ تحریک زور پکڑ گئی اور بالآخر اپنے مطالبات منوانے میں کامیاب ہوئی۔مزدوروں کے حقوق متعین ہوئے اور ان کے کام کا دورانیہ 8 گھنٹے طے کیا گیا۔اسی لیے اس دن کو"عالمی یوم مزدور" کے طور پر منایا جاتا ہے اور محنت کشوں کی حقوق کی بات کی جاتی ہے۔مگر دین اسلام نے ڈیڑھ ہزار سال پہلے مزدوروں،محنت کشوں اور کمزوروں کے حقوق بیان فرمائے اور نبی اکرم ﷺ نے عملاً ان کو نافذ کیا۔عام طور پر مسلمانوں کا جدید تعلیم یافتہ طبقہ اسلام کی ان تعلیمات سے ناآشنا ہے اور بدقسمتی سے ہمارا مذہبی طبقہ ان موضوعات پر کم ہی اظہار خیال کرتا ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کی انسانیت پر مبنی تعلیمات کو دنیا کے سامنے عام کیا جائے اور عملاً مسلم سوسائٹی ان کو نافذ کرے۔

اس ضمن میں ایک حدیث سب سے مشہور ہے۔یہ حدیث مزدوروں کے حقوق کی جامع ہے۔اگر اسی ایک حدیث پر عمل کرلیا جائے تو مزدوروں کے بہت سے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔اس حدیث کو ہر کارخانہ،فیکٹری یا ایسے اداروں میں نمایاں مقام پر آویزاں کیا جانا چاہئے جہاں مزدور کام کرتے ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا:" مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری اسے دے دو۔"(ابن ماجہ)

یعنی اگر آپ نے کسی کو ملازم رکھا ہے یا کوئی مزدور آپ کے یہاں کام کررہا ہے تو اس کی تنخواہ یا مزدوری دینے میں کسی ٹال مٹول یا تاخیر سے کام نہ لیجئے۔جو شخص خون پسینہ ایک کرکے اپنے جسم کو آپ کے لیے گھلا رہا ہے اس کا حق ادا کرنے میں کوتاہی کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔کام پورا ہونے پر یا وقت مکمل ہوجانے پر فوراً معاوضہ کی ادائیگی کردیجئے۔کسی ملازم یا مزدور سے کام لینا اور وقت پر اسے اجرت نہ دینا یا کم اجرت دینا یا کوئی بہانہ بنا کر اس کی نوکری یا مزدوری سے پیسہ کاٹ لینا یا اسے اجرت دیے بغیر اسے نوکری سے ہٹا دینا بدترین قسم کا گناہ ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:"قیامت کے دن میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا اور جس کا میں دشمن ہوں گا اس پر میں قیامت کے دن غالب آؤں گا:(۱)وہ شخص جس نے میرا نام لے کر عہد کیا اور پھر اس کو توڑ ڈالا۔(۲)وہ شخص جس نے کسی آزاد شخص کو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت کھائی۔(۳)وہ شخص جس نے کسی کو مزدوری پر رکھا، اس سے پورا کام لیا مگر اس کی مزدوری نہ دی۔"

ملازموں اور نوکروں کے ساتھ حسنِ سلوک کیجئے۔ان کے جذبات کا خیال رکھئے۔شائستہ لب ولہجہ میں ان کے ساتھ گفتگو کیجئے۔کبھی بھی کرخت لب ولہجہ اور ناروا سلوک نہ کیجئے۔حضرت انسؓ ایک طویل عرصے تک آنحضور ﷺ کے خادم رہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفر وحضر میں آپؐ کی خدمت کی (اور اس تمام مدت میں) اگر میں نے کوئی کام کیا تو آپؐ نے اس کے بارے میں کبھی یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تو نے ایسے کیوں کیا اور اگر میں نے کوئی کام نہ کیا تو آپؐ نے اس کے بارے میں کبھی یہ نہ فرمایا کہ یہ کام تو نے ایسے کیوں نہیں کیا۔(بخاری)

اگر نوکر یا مزدور سے کوئی غلطی ہوجائے یا وہ آپ کی بات کو نہ سمجھ سکے اور آپ کے حکم کو نہ بجالائے تو اس کو معاف کردیجئے۔وہ بھی آپ کی طرح انسان ہے۔اس سے بھی غلطی ہوسکتی ہے۔حتی الامکان اس کی غلطی کو نظرانداز کیجئے۔عفوودرگزر سے کام لیجئے اور اسے سزا دینے سے اجتناب کیجئے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ میں خادم کو کتنی بار معاف کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا:"ہر روز ستر مرتبہ۔"(ترمذی)

رافع بن مکیثؓ بیان کرتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔" غلاموں (مزدوروں) کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا (باعث) برکت ہے اور بدخلقی (باعث) نحوست ہے۔"(ابوداؤد)

یہ بات یاد رکھئے کہ اب غلام نہیں ہوتے ہیں۔اسلام کا ایک بڑا احسان یہ بھی ہے کہ اس نے بڑی حکمت اور تدریج کے ساتھ مسلم معاشرہ سے غلامی کا خاتمہ کردیا تھا۔اس لیے احادیث میں جہاں بھی ان کے حقوق وفرائض کا تذکرہ آئے اسے آج کل کے مزدوروں،ماتحتوں، ملازموں اور نوکروں پر منطبق کرنا چاہیے۔

نوکروں اور ملازموں سے ان کی طاقت اور صلاحیت کے مطابق کام لیجئے۔ان کی استعداد سے زیادہ کام لینا ان پر بہت بڑی زیادتی ہے۔ان سے اگر کھانے پینے اور کپڑے کی شرائط بھی طے ہوئی ہیں تو انہیں وہی کھلایئے جو آپ خود کھاتے ہیں۔ویسا ہی انہیں پہنایئے جیسا آپ پہنتے ہیں۔

حضرت معرورؓ بن سوید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک جوڑا پہنے ہوئے تھے اور آپ کا غلام بھی ویسا ہی جوڑا پہنے ہوئے تھا۔میں نے آپؓ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک شخص کو (جو غلام تھا) گالی دی اور اسے ماں سے عار دلائی۔وہ شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور ﷺ کو یہ بات بتائی۔اس پر حضور ﷺ نے فرمایا:(اے ابوذر) تو ایسا شخص ہے جس میں (ابھی) جاہلیت (کا اثر باقی) ہے۔یہ غلام تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے مملوک ہیں۔اللہ نے انہیں تمہارے لیے زیردست کردیا ہے پس جس شخص کا بھائی اس کے زیردست ہو اسے چاہیے کہ جو خود کھائے وہی اسے کھلائے اور جو خود پہنے وہی اسے پہنائے اور تم لوگ انہیں ایسے کاموں پر مجبور نہ کرو جو اُن پر شاق ہوں اور اگر تمہیں انہیں کسی ایسے کام پر مجبور کرنا ہی پڑے تو پھر اس کام میں خود ان کی مدد کرو۔(مسلم)

اگر آپ نے کسی خادم یا خادمہ سے کھانا بنوایا ہے تو اسے بھی اپنے ساتھ کھلایئے اس میں کوئی عار تک محسوس نہ کیجئے بلکہ اسے اپنے لیے باعث خیر وبرکت سمجھئے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:"کہ جب تم میں سے کوئی خادم (اس کے لیے کھانا تیار کرکے لائے اور اس طرح) اُسے اپنا کھانا (خود) تیار کرنے اور (تیار کرتے ہوئے) گرمی اور دھوئیں کی تکلیف اٹھانے سے بچالے تو اُس (مالک) کو چاہیے کہ خادم کا ہاتھ پکڑ کر اُسے اپنے ساتھ (کھانے پر) بٹھالے۔پھر اگر اسے انکار ہو (یا خادم تواضع کے باعث مالک کے ساتھ کھانا کھانے سے انکار کردے) تو (مالک) کو چاہیے کہ ایک لقمہ ہی لے کر اُسے کھلا دے۔"(ترمذی)

نوکروں اور ملازموں کو عزت دیجئے۔انہیں ہرگز اپنے سے حقیر نہ سمجھئے۔سماجی اور معاشی طور پر انہیں اونچا اٹھانے کی کوشش کیجئے۔ایسے مواقع فراہم کیجئے کہ نوکر اور ملازم بھی خوشحال بن سکیں اور وہ سماج میں باوقار زندگی گزار سکیں۔اسلام نے غلاموں کو عزت ورفعت بخش کر یہ تعلیم دی ہے کہ نوکروں،ملازموں،زیردستوں اور پسماندہ افراد اور قوموں کو وقعت عطا کرکے انہیں سماج میں لایا جائے۔

نوکروں،ملازموں،مزدوروں کے ساتھ سخت رویہ نہ اپنایئے۔سخت اور ترش باتوں سے پرہیز کیجئے۔انہیں مارنے،سزا دینے اور ان پر سختی کرنے سے اجتناب کیجئے۔

حضرت ابومسعود انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی کہ اے ابومسعود! جان لے کہ جتنی قدرت تجھے اس غلام پر حاصل ہے خدا کو اس سے زیادہ قدرت تجھ پر حاصل ہے۔میں نے مڑکر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے۔میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ اللہ تعالیٰ کے لیے آزاد ہے۔اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو ایسا نہ کرتا تو (جہنم) کی آگ تجھے جلا دیتی یا آپؐ نے یوں فرمایا کہ (جہنم کی) آگ تجھے چھولیتی۔(مسلم)

حضرت ابوبکر صدیق ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ"اپنے غلاموں اور کنیزوں سے برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔"(مشکوٰۃ)

کوئی ملازم یا مزدور اگر کسی وجہ سے اپنی تنخواہ یا اجرت نہ لے جاسکے تو اس کو حفاظت سے رکھئے۔ممکن ہو تو اس رقم کو اپنے کاروبار میں لگا کر اس میں اضافہ کی شکل پیدا کیجئے اور جب کبھی مزدور یا ملازم اپنا حق لینے آئے تو اسے خوشی خوشی دے دیجئے۔اس سلسلہ میں احادیث میں ایک بڑا سبق آموز واقعہ ہمیں ملتا ہے۔یہ ان تین لوگوں کا قصہ ہے جنھوں نے ایک غار میں پناہ لی تھی،بدقسمتی سے غار کا دہانہ ایک بھاری چٹان سے بند ہوگیا تھا۔پھر ان تینوں نے اپنے نیک عمل کا حوالہ دیتے ہوئے اللہ سے دعا کی تھی اور غار کا منھ کھل گیا تھا۔۔ان تین میں سے ایک کی دعا کے الفاظ اس طرح تھے۔

"اے خدا! ایک بار میں نے کچھ مزدوروں کو اجرت پر رکھا۔جب کام ختم ہوگیا تو میں نے ان کی مزدوری ان کے حوالے کردی۔البتہ ایک مزدور مزدوری لیے بغیر چلا گیا۔میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگا دیا۔کاروبار بہت فائدہ بخش ثابت ہوا اور یہ معمولی سی مزدوری بڑھتے بڑھتے بہت بڑے سرمائے میں تبدیل ہوگئی۔ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور اس نے اپنی مزدوری طلب کی۔میں نے اس سے کہا:"تم جو یہ بکریاں،گائیں اور غلام دیکھ رہے ہو،سب تمہاری مزدوری ہے۔جاؤ یہ سب کچھ لے جاؤ"۔اس کو یقین نہ آیا۔اس نے سمجھا کہ میں مذاق کررہا ہوں۔چنانچہ وہ بولا:"آپ مجھ سے مذاق نہ کریں۔مجھے آپ صرف میری مزدوری دے دیں۔میں اس وقت سخت ضرورت مند ہوں"۔میں نے اس سے کہا کہ میں تم سے مذاق نہیں کررہا ہوں چنانچہ اس نے وہ سب مال ومتاع لے لیا اور کچھ نہیں چھوڑا۔اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اس مصیبت سے ہم کو نجات دے۔"چنانچہ وہ چٹان مزید کھسکی اور غار کا منھ کھل گیا۔یہ تینوں مسافر باہر نکل آئے اور چلتے بنے۔(متفق علیہ)

آپ بھی مزدوروں کے ساتھ حسن سلوک کیجیے،ان کی مزدوری پوری دیجیے اور وقت پر ادا کیجیے۔یقین کیجیے اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہوجائے گا اور آپ کو دنیا میں بھی انعامات سے نوازے گا اور آخرت میں بھی جنت عطا فرمائے گا۔

چیرمین ملت اکیڈمی۔بجنور
9897334419

مزدور

محمد عباس دھالیوال

ہاں میں مزدور ہوں......
جس نے ہمیشہ خواہشات کا گلا گھونٹ،
ارمانوں کا قتل کر اپنی ضرورتوں کو بمشکل پورا کیا۔
جس نے غربت کا درد سہتے ہوئے،
اپنی روح تک کو چھلنی کیا۔
جس کی محنت صدقہ چمنیوں سے نکلتے والے
دھوئیں نے صنعتی گھرانوں کو خوشحال کیا۔
لیکن پھر بھی اہلِ دولت نے میرا استحصال کیا۔
ہاں میں مزدور ہوں......
جس نے چین کی دیوار سے لے کر لال قلعے تک اُسارے!
جس نے خود کی محبت کا گلا گھونٹ۔
شاہ جہاں ممتاز کی محبت کو لاثانی کیا۔
ہاں میں مزدور ہوں......
میرے بہت سے رنگ اور روپ ہیں
لیکن کہتے ہیں جسے تقدیر!
وہ لگتا ہے سب کی ایک ہے۔
ہاں، میں مزدور ہوں...
میں زیر تعمیر عمارات، فیکٹریوں،
اور کھیت و کھلیانوں میں موجود ہوں!
میں اکثر سرکاری و پرائیویٹ دفاتر میں..
حاکموں کی صلواتیں سننے کو مجبور ہوں۔
ہاں، میں مزدور ہوں!
قدرتی آفات ہوں کہ فرقہ وارانہ فسادات کوئی۔
پلیگ ہو کہ دوسری وبا کوئی...
میں ہر جا پہلی صفوں میں
اپنی قربانی دینے کو مجبور ہوں!
ہاں میں مزدور ہوں..!
اکثر سننے میں آیا ہے کہ
انسان بہت ترقی کر گیا ہے۔
چاند پہ تسخیر پا مریخ جانب بڑھ گیا ہے۔
لیکن میرے لیے اب بھی،
روزی روٹی کے مسائل بڑے ہیں۔
کہتے ہیں کہ آئین میں مزدوروں کو بہت حقوق ملے ہیں۔
لیکن حقیقت میں وہ ہماری پہنچ سے پرے ہیں...
اور جن کے حصول کے راستے میں... ڈھیروں گڈھے اور
اندھیرے گھنے ہیں......!
اندھیرے گھنے ہیں..!!
اندھیرے گھنے ہیں......!!

ضلع ملیر کوٹلہ، پنجاب۔

اسلامی قوانین اور انسانی فطرت کے تقاضے

مولانا سید علی ہاشم عابدی

اسلام دین فطرت ہے، اسلام کے تمام قوانین انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں، انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے کہ جس میں اسلام نے اپنا نظریہ نہ بیان کیا ہو۔ اسلام نے انسانی زندگی کے لحظہ لحظہ کے لئے قانون معین کئے ہیں کہ ایک انسان کیسے سوئے اور کیسے بیدار ہو، اس کا ظاہر کیسا ہو اور اس کا باطن کیسا ہو، سفر میں کیسا ہو اور حضر میں کیسا ہو؟

اسی طرح اسلام نے مزدوروں اور ملازموں کے بھی حقوق بیان کئے ہیں اور اہل بیت علیہم السلام نے اس سلسلے میں بھی اپنی سیرت کے نقوش چھوڑے ہیں کہ جن پر چلتے ہوئے نہ مالک مزدور پر ظلم کر سکتا ہے اور نہ ہی مزدور مالک سے خیانت کر سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل نکات قابل غور ہیں۔

1. مزدور سے کام لینے میں عدالت کی رعایت۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکلوتی یادگار بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی کنیز جناب فضہ تھیں۔ ظاہر ہے گھر کے تمام کام کرنا کنیز کی ذمہ داری ہے اور اس کو ہدایت اور حکم دینا مالکہ کا حق ہے۔ لیکن اس کے برخلاف شہزادی کونین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے جناب فضہ سے فرمایا کہ ایک دن گھر کے کام تم کرو گی اور دوسرے دن گھر کے کام میں کروں گی۔

مزدور کا کیا حق ہے؟ مالک کو چاہیے کہ تمام مزدوروں اور ملازموں کو ایک نظر سے دیکھے اور ہر ایک کو اس کی صلاحیت کے مطابق ذمہ داری دے اسی طرح ہر ایک کی کوتاہی میں ان کے حالات کو بھی پیش نظر رکھے۔ مشہور واقعہ ہے کہ دوسرے دور خلافت میں ایک زانیہ خاتون کو رجم کرنے، سنگسار کرنے کے لئے لے جایا جا رہا تھا، راستہ میں امیر المومنین علیہ السلام کہ نظر پڑی تو پوچھا اسے کہاں لے جا رہے ہو تو حکومت کے کارندوں نے بتایا کہ اس کے گناہ کی سزا دینے اور سنگسار کرنے کے لئے لے جا رہے ہیں، امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اس کو سنگسار نہ کیا جائے کیونکہ یہ حاملہ خاتون ہے اور حاملہ خاتون کو اس وقت تک سزا نہیں دی جا سکتی جب تک کہ اس کے یہاں ولادت نہ ہو جائے۔

غور طلب بات ہے کہ جب ایک گنہگار کے لئے اسلام کا یہ نظریہ ہو تو جو گنہگار نہ ہوں ان کے لیے اسلام نے کیا بہتر نظریہ رکھا ہوگا۔

2. کام کے انجام پر نظر۔

کسی کے بھی کام پر تعریف یا تنقید کرنے سے پہلے یہ ضرور غور کر لینا چاہیے کہ یہ کام مکمل ہوا یا نہیں۔ عالم تشیع کے عظیم عالم فقیہ مجتہد مرجع عالی قدر آیۃ اللہ العظمٰی بروجردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک میگزین پیش کی گئی اور درخواست کی گئی کہ آپ اس سلسلے میں کچھ تحریر فرما دیں۔ آپ نے تحریر سے منع کر دیا تو عرض کیا گیا کہ آپ نے فلاں فلاں کتاب پر تو تقریظ لکھی ہے اور لکھنے والے کی ستائش بھی کی ہے۔ آپ نے فرمایا چونکہ وہ کتاب مکمل ہو گئی تھی اور میں نے پوری کتاب پڑھی تو اس پر تقریظ بھی لکھ دی، لیکن یہ میگزین ہے، میگزین کا یہ شمارہ تو اچھا ہے لیکن آئندہ شماروں میں کیا چھپے گا اس کا مجھے علم نہیں لہذا جس چیز کا مجھے علم نہیں تو اس سلسلے میں کوئی تحریر پیش کرنا یا کہنا مناسب نہیں ہے۔

لہذا کام کے سلسلے میں بھی اپنا نظریہ بیان کرنے سے پہلے انجام کار پر ضرور غور کر لینا چاہیے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم غلط کو صحیح یا صحیح کو غلط کہہ دیں۔

3. صلاحیتوں میں فرق اجتماعی زندگی کا لازمہ ہے۔

قرآن کریم نے تمام انبیاء علیہم السلام کو برابر نہیں کہا ہے بلکہ بعض پر بعض کی فضیلت بیان کی ہے۔ انسانی ہاتھ کی پانچوں انگلیاں بھی برابر نہیں ہوتیں۔ لہذا جس مزدور یا ملازم کو کوئی ذمہ داری سونپی جائے تو اس کی بھی صلاحیت کو دیکھ کر وہ ذمہ داری سونپی جائے۔ ایک ڈاکٹر کچہری میں کھڑے ہو کر مقدمہ نہیں لڑ سکتا اور نہ ہی ایک انجینیئر علاج کر سکتا ہے۔ لہذا صلاحیتوں کو پرکھ کر ملازم یا مزدور سے کام لینا چاہیے۔

ایک ڈاکٹر اپنے کسی مریض سے کہتا ہے کہ آپ گوشت نہ کھائیں لیکن دال چاول کھائیں، دوسرے مریض سے کہتا ہے کہ آپ دال چاول نہ کھائیں کیونکہ اناج کھانا آپ کے لیے مناسب نہیں ہے، کسی مریض سے کہتا ہے کہ آپ کھانا ہی نہ کھائیں۔ ڈاکٹر کو کسی مریض سے دشمنی نہیں ہے بلکہ جس کی جو حالت ہے اس کے مطابق حکم دیتا ہے۔

4. صلاحیتوں اور ذمہ داریوں کے مطابق تنخواہ دینا۔

جس کی جیسی صلاحیت ہو اور جس کا جیسا کام ہو اور جو جیسی کوشش کرے اس کی اسی صلاحیت، کام اور کوشش کے مطابق مزدوری اور تنخواہ دینی چاہیے لیبر اور کاریگر کی مزدوری برابر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ مزدور کی مناسب مزدوری طے ہو اور اس کی غلطی پر نرمی سے پیش آیا جائے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مزدور کو کام کے لئے بھیجا اس نے کام انجام دیا یا نہیں دیا لیکن وہ واپس نہیں آیا تو امام علیہ السلام اس کی جستجو میں نکلے تو دیکھا کہ وہ سو رہا ہے تو آپ اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور ایک کپڑے کو ایسے ہلانے لگے کہ اس کے چہرے پر ہوا لگے۔ جب وہ بیدار ہوا تو آپ نے انتہائی مہربانی اور محبت سے فرمایا کہ تم یارات میں سو اور دن میں کام کرو یا دن کے کسی حصے میں سو اور کام کرو۔ امام عالی مقام نے نہ اس پر غیض وغضب فرمایا اور نہ ہی اس سے کوئی سخت گفتگو کی بلکہ انتہائی نرمی سے اس کو اس کی غلطی کا احساس دلایا۔

اسی طرح روایت میں ہے کہ ایک دن امام علی رضا علیہ السلام نے دیکھا کہ آپ کے غلاموں کے ساتھ ایک سیاہ فام کام کر رہا ہے تو آپ نے اپنے غلاموں سے سوال کیا کہ یہ کون ہے تو انہوں نے بتایا کہ یہ ہمارے ساتھ کام کرتا ہے امام علیہ السلام نے پوچھا کہ تم نے اس کی مزدوری طے کی ہے تو انہوں نے بتایا کہ یہ بہت ہی غریب انسان ہے، ہم اس کو اپنے ساتھ کام پر لگا لیتے ہیں اور شام کو تھوڑا بہت دے دیتے ہیں تو امام رؤوف ناراض ہو گئے اور فرمایا بغیر مزدوری طے کئے ہوئے اگر تم تین برابر بھی مزدوری دو تو مزدور کو اعتراض کا حق ہے کہ تم نے کم دیا ہے لہذا پہلے مزدوری طے کرو اس کے بعد اس سے کام لو۔

5. مزدوری اور ملازمت میں مشکلات

امیر المومنین امام علی علیہ السلام کی حدیث کی روشنی میں مالک یعنی جو کام کرا رہا ہے اس کے اندر مندرجہ ذیل باتیں نہ پائی جائیں

بخیل نہ ہو یعنی جو کام لے رہا ہے وہ کنجوس نہ ہو، دوسرے جاہل نہ ہو۔ یہاں جاہل سے مراد وہ نہیں ہے جو پڑھا لکھا نہ ہو بلکہ وہ مراد ہے جس کے پاس شعور وبصیرت نہ ہو۔ کیونکہ ممکن ہے ایک انسان کے پاس ڈگریاں تو ہوں لیکن شعور نہ ہو اور یہی فقدان شعور کے سبب وہ نہ تو صحیح کام کرا سکتا ہے اور نہ ہی صحیح افراد اس کے ساتھ کام کر سکتے ہیں۔

تیسرے کام کرانے والا رشوت لینے والا نہ ہو، چوتھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء الہی علیہم السلام کی سنتوں کو نظر انداز کرنے والا نہ ہو۔ بلکہ ہر لحظہ خاص طور سے کام کے وقت سنتیں اس کے پیش نظر رہیں۔ پانچویں جفا کرنے والا نہ ہو یعنی مالک مزدور پر ظلم نہ کرے اس پر جفا نہ کرے۔

(دعائم الاسلام، جلد 2، صفحہ 531)

اس حدیث کے مطابق کام لینے والے کے لئے معیوب ہے کہ وہ کنجوس، جاہل، جفا کار اور رشوت لینے والا ہو۔

اسی طرح جس سے کام لیا جا رہا ہے اسے تجربہ ہو، مالک و مزدور میں حیا پائی جائے، نیک اور صالح ہوں (نہج البلاغہ، خط 53)

مزدور یا مالک میں سے کوئی دھوکہ دینے والا نہ ہو جیسا کہ روایت میں ہے کہ جو دوسرے کو دھوکہ دیتا ہے اسے بھی دھوکہ ملتا ہے۔ (کافی، جلد 5، صفحہ 160)

یعنی نہ مالک مزدور کو دھوکہ دے اور نہ ہی مزدور مالک کو دھوکہ دے۔

6. لقمہ حلال حاصل کریں۔

روایت میں ہے کہ مال حرام نسلوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ مزدور کو نہیں چاہیے کہ وہ مالک کے ساتھ دھوکہ کرے اور اس سے اضافی پیسہ لے کیونکہ وہ پیسہ لینا جائز نہیں ہوگا، اسی طرح ملازم اگر ڈیوٹی نہ کرے یا کم کرے تو اس کا تنخواہ لینا جائز نہیں ہوگا۔

امیر المومنین امام علی علیہ السلام کی حدیث کی روشنی میں مالک یا مزدور لالچی نہ ہوں۔ کیونکہ اگر یہ لالچی ہوں گے تو یہ اپنی لالچ میں حلال کے ساتھ ساتھ حرام بھی اکٹھا کریں گے، ممکن ہے اس سے ان کے جسموں کو تو سکون ملے لیکن ان کی روح بے چین اور بیمار پڑ جائے گی۔

خدا ہمیں سیرت اہل بیت علیہم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

جہد مسلسل کا استعارہ: ظہیر احمد شاہ

از قلم محمد فیض اقبال شاہ
9806670205

ممبئی کے گوونڈی جیسے کم تعلیمی علاقے میں جب توقع سے ایک بہت بڑا تعلیمی فیسٹیول بہ نام گوونڈی ایجوفیسٹ منعقد کیا گیا تو اس کے کارفرماؤں میں سے جہاں چند سرگرم تعلیمی، ثقافتی وادبی انجمنیں سامنے آئیں، وہیں دوسری طرف چند ایسے اشخاص کا تعارف بھی ہوا جن کی گراں قدر علمی، تدریسی اور سماجی خدمات اور قوم و ملت کے تئیں ان کے تعمیری جذبات قابل رشک وستائش ہیں اور جو اپنی فعالیت کے باعث جہد مسلسل کا استعارہ ثابت ہوتے ہیں انھی میں قوم وملت کے سچے خیر خواہ، قابل معلم، مخلص رفیق، انسان دوست اور زندگی کے میدان کے سرکردہ سپاہی جناب ظہیر احمد شاہ کی شخصیت ناگزیر ہے

موصوف ظہیر احمد شاہ نے اپنی قاموسی شخصیت کے سبب اپنے عزیز واقارب کے دلوں میں وہ عظمت ومرتبہ پایا ہے کہ جس کی کوئی نظیر نہیں، بہت کم عمر میں انھوں نے وہ سب کچھ حاصل کیا ہے جس کا حصول ایک عرصہ زندگی کرنے کے بعد نصیب ہوتا ہے غرض یہ کہ انھوں نے کم وقت میں بہت کچھ پالیا ہے مگر اس مقام تک آنے کے لیے انھوں نے جس طرح جس انداز سے زندگی کے نشیب وفراز کو دیکھا، جن حالات سے وہ سینہ سپر ہوئے اور جن مراحل کو انھوں مصمم ارادوں سے طے کیا وہ ہمارے لیے درس حیات کے کئی دروا کرتے ہیں

موصوف کا پورا نام ظہیر احمد شاہ نظیر احمد شاہ ہے آپ مہاراشٹر کے ایک چھوٹے شہر چکھلی (بلڈانہ) میں ایک غریب گھرانے میں میں پیدا ہوئے جہاں والد نظیر احمد شاہ اپنے بھرے پورے خانوادے کی کفالت میں کشف معاش کے لیے زندگی سے جھوجھ رہے تھے ظہیر نے شعور کی آنکھ کھولی تو اپنے والد کو سخت محنت کرتے پایا لہذا اسکول ہی کے زمانے سے انھوں نے اپنے والد کا سہارا بننا چاہا جسے ان کے والد نے اس شرط پر رضا مندی دی کہ انھیں اپنی پڑھائی کا سلسلہ کسی طور منقطع نہیں کرنا ہوگا لہذا تعلیم کے سفر کو جاری رکھتے ہوئے ظہیر نے اپنے والد کے ساتھ قدم بہ قدم اپنے خاندان کی کفالت میں بھرپور اعانت کی۔

ظہیر احمد شاہ نے ابتدائی تعلیم میونسپل اردو اسکول نمبر 1 چکھلی میں، پھر اپر پرائمری سے جونیئر کالج تک کی کل تعلیم میونسپل اردو اسکول چکھلی بلڈانہ میں حاصل کی بعد ازاں ڈی ایڈ کے لیے اشاعت العلوم اکل کوا میں داخل ہوئے اور نمایاں نمبرات سے کامیابی حاصل کی دوران تعلیم ظہیر احمد شاہ نے اپنے خاندانی تجارت (پرانے کپڑوں کی دوبارہ فروخت) کو نظرانداز کیا نہ اسے پس پشت ڈالا انھوں نے کامیاب طالب علم کے ساتھ ہی ایک سعادت مند فرزند کے فرائض بھی بلا عار وتر دو انجام دیے واضح رہے ظہیر احمد شاہ بطور مدرس برسر روزگار رہتے ہوئے بھی اپنی خاندانی تجارت کو ترجیح دیتے رہے ہیں یہ دراصل ان کا انکسار ہے جو اپنے آبا واجداد سے انھیں ورثے میں ملا ہے اور جو نہ صرف ہمارے مسلم سماج ومعاشرے میں ان کے قد کو بلند کرتا ہے بلکہ ایک مثال بھی قائم کرتا ہے

ڈی ایڈ کامیاب کرلینے کے بعد 2008 میں ظہیر احمد شاہ کا انتخاب ممبئی کے محکمہ تعلیم میں بطور مدرس ہوا یہاں وہ سچی لگن، دلچسپی، سخت محنت، جانفشانی اور پوری ایمانداری ودیانت داری سے اپنے پیشے سے انصاف کرتے رہے ہیں تدریسی پیشے میں وہ بڑے ماہر اور قابل اساتذہ میں شمار کیے جاتے ہیں نیز اسکول کی دیگر ذمہ داریوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اسکول کے بیشتر کام انھی کے ذمے ہوتے ہیں علاوہ ازیں اپنے منصبی ذمہ داریوں کے ساتھ ہی دیگر سماجی فلاحی کاموں میں بھی مصروف رہتے ہیں مہینوں تک انھوں فی سبیل اللہ ایسے جوانوں، نوجوانوں اور بزرگوں کو بنیادی تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا کہ جو دن بھر محنت مزدوری کرتے ہیں، رکشہ چلاتے ہیں، ہوٹلوں اور دکانوں میں کام کرتے اور چاہتے ہیں کہ عمر کے اس حصے میں ہم کسی طرح، کسی مقدار میں علم حاصل کرلیں تاکہ یہ علم متعدد جگہوں اور معاملوں میں ہمارے کام آئے نیز ظہیر سر کے ذریعے حاصل شدہ یہ تھوڑا بہت علم ہماری اولاد کی پرورش وتربیت میں کارگر ثابت ہو سکے ظہیر شاہ اسی طرح کے کئی دیگر سماجی کاموں میں بھی پیش پیش رہتے ہیں معمار فاؤنڈیشن میں شمولیت پر موصوف کے پیش نظر یہی جذبہ رہا

معمار فاؤنڈیشن ممبئی، ممبئی کا ایک مشہور تعلیمی، ادبی، ثقافتی اور سماجی ادارہ ہے اس ادارے کے بنیاد گزاروں میں موصوف ظہیر احمد شاہ بھی شامل ہیں، جنھوں نے اپنی لازوال خدمات سے فاؤنڈیشن کے تمام اراکین کا دل جیتا ہے آپ نہ صرف یہاں خازن جیسے اہم عہدے پر فائز ہیں بلکہ ادارے کی زیادہ تر ذمہ داریاں اپنے کاندھوں پر لے لیتے ہیں اور انھیں پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کسی سرکردہ سپاہی کی طرح جوش وخروش کے ساتھ سامنے واقع ہوتے ہیں دوسری طرف بڑے ذمہ دار اور باصلاحیت ہونے کے ناطے بھی ادارے کے بیشتر اہم تکنیکی اور انتظامی امور انھی کے سپرد کیے جاتے ہیں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظہیر احمد شاہ معمار فاؤنڈیشن کی ریڑھ کی ہڈی ہیں

چند برس قبل ایم ایل اے رئیس شیخ کی قیادت میں جب معمار فاؤنڈیشن نے ممبئی کے گوونڈی جیسے علاقے میں ایک ایجوفیسٹ بنام گوونڈی ایجوفیسٹ کے انعقاد میں حصہ لیا تو اس میں ظہیر نے اپنا بیسٹ، اپنی بہترین عملی خدمات پیش کیں راتوں کی نیند اڑا دینے والی ان پہاڑ جیسی ذمہ داریوں نے سبھی کو پریشان کر رکھا تھا، یہ فنکشن کسی نوشتہ دیوار کی طرح سبھی پر مسلط تھا تاہم ظہیر نے اس بار کو بہت ہی احسن طریقے ڈھویا، بغیر صلہ وستائش اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی میں منہمک رہے اور اس پورے فیسٹیول میں نمایاں خدمات انجام دینے والوں میں اپنی پہچان بنائی

سانولی رنگت، پست قد اور بہت سادے سے کپڑے زیب تن کیے، سیدھی سچی باتیں کرتے ایک عام سے دکھائی دینے والے ظہیر احمد شاہ کے متعلق جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ آپ متنوع صفات کے مالک ہیں، ان صفات میں خلوص، ایثار اور امداد باہمی کا وصف وجذبہ سب سے اہم ہے معمار فاؤنڈیشن کے ماتحت معمار بلاسودی انجمن چلائی جاتی ہے جس میں بغیر سود بر ضرورت مند اراکین کو قرض دیا جاتا ہے اس شعبہ کے آپ سب سے اہم رکن ہیں بلاسودی انجمن کے تقریباً تمام اہم کام آپ ہی سنبھال رہے ہیں گویا یہ کہ اس انجمن کے ذریعے وہ بہت سے ضرورت مند اراکین کی مدد کررہے ہیں

ظہیر احمد شاہ کو اپنی بے مثال ولامتناہی تعلیمی اور سماجی خدمات کے لیے کئی بار مختلف اعزازات اور ایوارڈز سے سرفراز کیا گیا کئی اداروں نے ان کی خدمات کا اعتراف کیا تب بھی ان کے خلوص، ان کے ایثار اور جذبے کا اصل اجر تو رب العالمین کے پاس ہے دعا ہے ظہیر شاہ زندگی کے میدان میں اسی طرح سرگرم وفعال رہے اور کامیاب و کامران ہوتے رہے، تاکہ زندگی کے میدان میں نئے آنے والوں کو اپنی راہیں متعین کرنے میں معاونت ہوتی رہے آمین ثم آمین یارب العالمین

☆☆☆☆

ذات پر مبنی مردم شماری

مرکز وقت طے کرے اور بجٹ دے، ہم تعاون کریں گے

کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتیں کافی عرصے سے ذات پر مبنی مردم شماری کی مانگ کر رہی تھیں اور اس کے لیے ملک گیر تحریکیں بھی چلائی گئیں: ملکارجن کھڑگے

نئی دہلی: کانگریس کے صدر اور راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اگلی مردم شماری میں ذات پر مبنی گنتی کو شفاف طریقے سے شامل کرے، اس کے لیے مناسب بجٹ مختص کرے اور ایک واضح وقت کا تعین بھی کرے تاکہ کام میں تاخیر نہ ہو۔ صحافیوں سے جمعرات کے روز بات کرتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتیں کافی عرصے سے ذات پر مبنی مردم شماری کی مانگ کر رہی تھیں اور اس کے لیے ملک گیر تحریکیں بھی چلائی گئیں۔ انہوں نے کہا، "دو سال پہلے میں نے حکومت کو ایک خط لکھا تھا جس میں مطالبہ کیا تھا کہ مردم شماری کے ساتھ ذاتوں کی بھی گنتی کی جائے لیکن اس وقت حکومت نے اس پر آمادگی ظاہر نہیں کی۔ اب جب حکومت نے یہ فیصلہ کرلیا ہے تو یہ خوش آئند قدم ہے۔ ہم اس عمل میں مکمل تعاون کریں گے۔ تاہم کھڑگے نے حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ اس معاملے کو سیاسی رنگ نہ دے اور نہ ہی سابق وزیر اعظم جواہر لال نہرو کے خلاف غیر ضروری تبصرے کرے۔ انہوں نے کہا،" بی جے پی کو چاہیے کہ وہ ذات پر مبنی مردم شماری کے فیصلے کو سیاسی مقصد کے طور پر استعمال نہ کرے اور نہ ہی کانگریس کی نیت پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) اور جن سنگھ جیسی جماعتیں پیدائش سے ہی ریزرویشن کی مخالف رہی ہیں اور اب وہ کانگریس پر الزام لگا رہی ہیں کہ وہ ذات پر مبنی مردم شماری کی حامی نہیں تھی، جو سراسر غلط ہے۔ کھڑگے نے کہا، اگر ہم اس کے خلاف ہوتے تو کیا میں دو سال پہلے خط لکھتا؟ کیا ہم اس مطالبے کے حق میں تحریکیں چلاتے؟ بی جے پی محض عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور یہ ظاہر کرنا چاہتی ہے کہ صرف وہی عوام کی بھلائی چاہتے ہیں۔" انہوں نے واضح کیا کہ ذات پر مبنی مردم شماری کے لیے ابھی تک حکومت کی جانب سے کوئی مناسب فنڈ مختص نہیں کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق، "بغیر بجٹ کے اس طرح کے سروے کو انجام دینا ممکن نہیں۔ اس لیے حکومت کو فوری طور پر اس کے لیے بجٹ جاری کرنا چاہیے۔"

اس کے ساتھ ہی کھڑگے نے مطالبہ کیا کہ حکومت ایک واضح وقت کا اعلان کرے تاکہ مردم شماری کے عمل میں غیر ضروری تاخیر نہ ہو۔ ان کا کہنا تھا کہ "دو تین مہینوں کے اندر اندر یا جو بھی مدت حکومت طے کرے، اس میں یہ سروے مکمل ہونا چاہیے۔" آخر میں جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ فیصلہ آئندہ بہار اسمبلی انتخابات کے پیش نظر کیا گیا ہے تو انہوں نے کہا، "میں سیاست میں نہیں جانا چاہتا۔ جو بھی اچھا قدم ہو ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ قوم اور عوام سب سے اہم ہیں۔ چونکہ عوام ذات پر مبنی مردم شماری چاہتے تھے، ہم نے ان کی آواز بن کر اس کا مطالبہ کیا، تحریک چلائی، اور اب ہمیں خوشی ہے کہ ہم کامیاب ہوئے۔"

ہیڈلائن کے ماہر مودی آخری تاریخ بتانی ہوگی: کانگریس

نئی دہلی، یکم مئی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی کے ذات پات کی مردم شماری کرانے کے اعلان پر کانگریس نے کہا ہے کہ اس معاملے پر اب تک خاموشی اختیار کرنے والے وزیر اعظم نے اچانک یہ اعلان کر کے سب کو حیران کر دیا ہے، لیکن مسٹر مودی جو ہیڈلائن کے ماہر ہیں، انہیں اس کی آخری تاریخ بھی بتانا ہو گی۔ کانگریس کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے جمعرات کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں نامہ نگاروں کو بتایا کہ پارٹی لیڈر راہل گاندھی نے کل کانگریس کے سماجی انصاف اور سماجی بااختیار بنانے کے ایجنڈے سے سب کو واقف کرایا تھا۔ انہوں نے حکومت کے اس فیصلے کی حمایت کی لیکن یہ بھی کہا کہ مسٹر مودی نے ذات پات کی مردم شماری کی سرخی تو دی ہے لیکن اس میں کوئی آخری تاریخ نہیں دی ہے۔ شہ سرخیاں حاصل کرنے میں مسٹر مودی کی مہارت کو دیکھ کر مسٹر گاندھی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ذات پات کی مردم شماری کے لئے ایک مکمل روڈ میپ پیش کرے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے حکومت سے تین مطالبات ہیں جن میں ذات پات کی مردم شماری کرانا، ریزرویشن کی 50 فیصد کی حد کو ختم کرنا اور آرٹیکل 15(5) کو لاگو کرنا شامل ہیں۔ ہم چھ سال سے مردم شماری کا انتظار کر رہے تھے اور اس سے پہلے لفظ ذات کا کوئی ذکر نہیں تھا لیکن کل اچانک ذات پات کی مردم شماری کی بات کی گئی۔ مردم شماری کے لیے صرف 575 کروڑ روپے کا بجٹ دیا گیا ہے، اس سے پہلے دسمبر 2019 میں مسٹر مودی نے خود ملک کو بتایا تھا کہ مردم شماری کرانے پر 254,8 کروڑ روپے خرچ ہوں گے، سوال یہ ہے کہ حکومت صرف 575 کروڑ روپے میں مردم شماری کرائے گی۔ مسٹر رمیش نے کہا کہ "24 دسمبر 2019 کو، وزیر اعظم نریندر مودی نے کابینہ کی میٹنگ کی صدارت کی اور بعد میں اس پر پریس ریلیز پی آئی بی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کی گئی، جس میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت والی مرکزی کابینہ نے 254,8 کروڑ روپے کی لاگت سے ہندوستان کی مردم شماری 2021 کے انعقاد کی تجویز کو منظوری دی ہے۔

ہندوستان میں مقیم پاکستانیوں کو حکومت ہند نے دی راحت

ملک چھوڑنے کی مدت کار اگلے حکم تک بڑھائی گئی

نئی دہلی۔ ہندوستان میں مقیم پاکستانی شہریوں کو آج حکومت ہند نے راحت بھری خبر سنائی ہے۔ مرکزی حکومت نے ایسے لوگوں کو آئندہ حکم تک واگھہ -اٹاری بارڈر کے راستے لوٹنے کی اجازت دے دی ہے۔ وزارت داخلہ کے اس تازہ حکم کے ذریعہ گزشتہ ہدایت میں ترمیم کی گئی ہے۔ اُس میں 30 اپریل تک کی مدت کار طے کی گئی تھی۔ نئے حکم میں کہا گیا ہے کہ "حکم کا تجزیہ کیا گیا اور جزوی ترمیم کے ساتھ اب یہ حکم دیا جاتا ہے کہ پاکستانی شہریوں کو مناسب منظوری کے ساتھ آئندہ حکم تک اٹاری واقع انٹگریٹیڈ جانچ چوکی سے ہندوستان سے پاکستان جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔" قابل ذکر ہے کہ مرکزی حکومت کے گزشتہ حکم کے بعد سے 6 دنوں کے اندر 55 سفارت کاروں اور ان کے معاون اہلکاروں سمیت 786 پاکستانی شہری اٹاری-واگھہ بارڈر پار کر کے ہندوستان چھوڑ چکے ہیں۔ پاکستان سے 1465 ہندوستانی ملک واپس آئے ہیں۔ ملک چھوڑنے سے متعلق ہدایت ہدایت پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے بعد آیا تھا، جس میں 25 سیاحوں اور ایک کشمیری مقامی شخص کو دہشت گردوں نے گولی ماردی تھی۔

بہرحال، حکومت نے قلیل مدتی اور سارک ویزا رکھنے والوں کو 27 اپریل تک ہندوستان چھوڑنے کی ہدایت دی تھی۔ اسی طرح میڈیکل ویزا رکھنے والوں کے لیے ملک چھوڑنے کی مدت کار 29 اپریل تھی۔ گزشتہ ہفتہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے سبھی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کو فون کر کے یہ یقینی بنانے کے لیے کہا تھا کہ کوئی بھی پاکستانی مقررہ مدت کار سے آگے ہندوستان میں نہ رہ جائے۔ اس ہدایت کے بعد مختلف ریاستوں سے بڑی تعداد میں پاکستانی شہری ملک واپس لوٹے، پھر بھی تکنیکی مسائل کے سبب کئی پاکستانی ہندوستان میں ہی پھنسے رہ گئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو حکومت ہند کے تازہ حکم سے راحت ملی ہے، اور اب وہ مناسب طریقے سے وطن واپس لوٹ پائیں گے۔

نتیش نے ذات پر مبنی مردم شماری کا راستہ دکھایا، اب ملک نے اسے اپنایا: جے ڈی یو

پٹنہ، یکم مئی (یو این آئی) جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) نے آج کہا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی دور اندیش قیادت میں ذات کی مردم شماری جیسا تاریخی قدم بہار سے شروع ہوا اور آج قومی سطح پر اسی سوچ اور قرارداد کو اپنایا جا رہا ہے۔ جمعرات کو جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے ریاستی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس کو پارٹی کے ریاستی صدر امیش کشواہا اور بہار حکومت کے وزیر وجے کمار چودھری نے خطاب کیا۔ اس دوران مسٹر کشواہا نے صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے قومی سطح پر ذات کی مردم شماری کے فیصلے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کا شکریہ ادا کیا اور بہار سے اس کی بنیاد رکھنے کے لیے مسٹر کمار کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام بہاریوں کے لئے یہ فخر کی بات ہے کہ مسٹر کمار کی دور اندیش قیادت میں بہار سے ذات کی مردم شماری جیسا تاریخی قدم شروع ہوا۔ آج قومی سطح پر بھی یہی سوچ اور قرارداد منظور کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر کمار کے دکھائے گئے راستے کو اب ملک نے اپنا لیا ہے۔ اس موقع پر وزیر مسٹر چودھری نے کہا کہ اپوزیشن ذات کی مردم شماری کے معاملے پر زبردستی کریڈٹ لینے کی کوشش کر رہی ہے، جبکہ سچائی یہ ہے کہ بہار میں اس کی پہل اور اس کی پوری قیادت مسٹر کمار نے کی تھی۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ اپوزیشن کا کردار محض حمایت تک محدود رہا ہے، جب کہ اس تاریخی فیصلے کی شروعات اور عمل آوری دونوں ہی نتیش حکومت نے کی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کسی پہل کی حمایت کرنے اور شروع کرنے میں گہرا فرق ہے۔ اس موقع پر قانون ساز کونسل میں حکمراں پارٹی کے ڈپٹی لیڈر کم پارٹی خزانچی للن کمار صراف، قانون ساز کونسل میں حکمراں پارٹی کے چیف وہپ سنجے کمار سنگھ عرف گاندھی جی، پارٹی کے قومی ترجمان راجیو رنجن پرساد اور سیل کے کنوینر پروفیسر نوین آریہ چندرونشی بھی موجود تھے۔

پہلگام حملہ: تحقیقات کی درخواست سپریم کورٹ سے خارج

عدالت نے کہا- 'یہ وقت مناسب نہیں'

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے پہلگام دہشت گرد حملے کے حوالے سے دائر کی گئی درخواست پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا۔ عدالت نے درخواست گزار کو سخت تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت اس قسم کی درخواستیں دائر کرنا مناسب نہیں ہے۔ درخواست میں پہلگام حملے کی تحقیقات کے لیے ریٹائرڈ ججز کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنانے کی درخواست کی گئی تھی۔ سپریم کورٹ کی بنچ میں جسٹس سوری کانت اور جسٹس این کوٹی یور سنگھ شامل تھے، جنہوں نے کہا کہ اس وقت ملک میں ایک مشکل وقت چل رہا ہے اور اس قسم کی درخواستوں سے سکیورٹی فورسز کا حوصلہ متاثر ہو سکتا ہے۔ سماعت کے دوران عدالت نے درخواست گزار کو کہا کہ اس وقت دفاعی امور میں ماہر نہیں ہو سکتے، لہٰذا عدالتیں اس قسم کی تحقیقات کے لیے مناسب فورم نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ ان کا کام صرف مقدمات کا فیصلہ کرنا ہے اور وہ دفاعی امور کے ماہر نہیں ہیں۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ یہ وہ وقت نہیں ہے جب ایسی درخواستیں دائر کی جائیں۔

درخواست گزار نے عدالت سے درخواست کی تھی کہ پہلگام حملے کی تحقیقات کے لیے ایک عدالتی کمیشن تشکیل دیا جائے، جس کی سربراہی ریٹائرڈ ججز کریں۔ اس کے علاوہ، درخواست میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ وزارت داخلہ، نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے)، اور سی آر پی ایف کو ہدایت دی جائے کہ وہ جموں و کشمیر کے سیاحتی علاقوں میں شہریوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے ایک ایکشن پلان تیار کریں۔ عدالت نے درخواست گزار کی درخواست پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ایسی درخواستیں اس وقت دائر کرنا مناسب نہیں ہیں، جب ملک اور اس کی فوجی فورسز مشکل حالات کا سامنا کر رہی ہیں۔ ججوں نے یہ بھی کہا کہ ملک کے شہریوں کے لیے یہ ایک انتہائی نازک وقت ہے اور اس وقت اس قسم کی درخواستوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔ جب درخواست گزار نے اپنی درخواست واپس لینے کی خواہش ظاہر کی، تو سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت سے درخواست کی کہ اس کو ہائی کورٹ جانے سے بھی روکا جائے۔ عدالت نے درخواست گزار کو ہدایت کی کہ وہ اس طرح کی درخواستیں دائر کرنے سے گریز کریں کیونکہ یہ حالات کے مطابق نہیں ہیں۔

'بھلے ہی حکومت مودی کی ہے، لیکن سسٹم راہل گاندھی کا ہے'

ذات پر مبنی مردم شماری سے متعلق فیصلے کا کریڈٹ راہل گاندھی کو جاتا ہے، سنجے راؤت کا ردعمل

ممبئی۔ مرکزی حکومت نے 30 اپریل کو ملک میں ذات پر مبنی مردم شماری کرانے کو منظوری دے دی۔ اس معاملے میں برسر اقتدار طبقہ کے لیڈران وزیر اعظم نریندر مودی کی تعریفوں کے پُل باندھتے ہوئے نظر آ رہے ہیں، جبکہ اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈران اس فیصلے کو راہل گاندھی کی کوششوں کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔ شیوسینا یو بی ٹی رکن پارلیمنٹ سنجے راؤت نے بھی اپنے بیان میں کہا ہے کہ ذات پر مبنی مردم شماری سے متعلق فیصلے کا کریڈٹ راہل گاندھی کو جاتا ہے۔ سنجے راؤت کا کہنا ہے کہ "راہل گاندھی گزشتہ 10 سالوں سے ذات پر مبنی مردم شماری کی بات کر رہے ہیں۔ بھلے ہی یہ فیصلہ مرکزی کابینہ نے لیا ہو، لیکن اس کا پورا سہرا راہل گاندھی کو جاتا ہے۔ بھلے ہی حکومت مودی کی ہے، لیکن سسٹم راہل گاندھی کا ہے، اور یہ ایسے ہی چلتا رہے گا۔ آخر کار حکومت کو جھکنا ہی پڑا۔" سنجے راؤت نے مزید کہا کہ "ذات پر مبنی مردم شماری کا فیصلہ دراصل حکومت کے ذریعہ پہلگام حملے سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کی کوشش ہے۔ پہلگام حملہ کے بعد پورے ملک میں جس طرح کا ماحول بنا ہے، لوگ مودی جی سے سوال پوچھنے لگے ہیں۔ اسی سے دھیان ہٹانے کے لیے جلد بازی میں ذات پر مبنی مردم شماری کا فیصلہ لیا گیا۔" قابل ذکر ہے کہ ذات پر مبنی مردم شماری میں قومی مردم شماری کے دوران لوگوں کی ذات سے متعلق شناخت کو منظم طریقے سے درج کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ذات اور فرقہ سماجی، معاشی و سیاسی زندگی کو متاثر کرتی ہے، اس لیے الگ الگ ذات والے گروپوں کی تقسیم اور ان کی سماجی و معاشی حالت کے بارے میں تجزیہ کر مناسب جانکاری نکالی جا سکتی ہے۔ یہ جانکاری مثبت کارروائی اور سماجی انصاف سے متعلق پالیسیوں کا خاکہ تیار کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

غریبوں اور مزدوروں کو گرمی اور ہیٹ ویو سے بچانے کے لیے انسانی حقوق کمیشن کی 11 ریاستوں کو ہدایات

نئی دہلی۔ ملک کے شمالی، وسطی اور مغربی حصوں میں گرمی کی لہر کو دیکھتے ہوئے قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) نے 11 ریاستوں سے کہا ہے کہ وہ خاص طور پر اقتصادی طور پر کمزور طبقوں، بیرونی کارکنوں، بزرگ شہریوں، بچوں اور بے گھر لوگوں کی حفاظت کے لیے فوری طور پر احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ کمیشن نے جمعرات کو پنجاب، ہریانہ، اتر پردیش، بہار، جھارکھنڈ، مغربی بنگال، اڈیشہ، آندھرا پردیش، تلنگانہ، مہاراشٹر اور راجستھان کے چیف سکریٹریوں کو لکھے گئے خط میں غریب لوگوں کے لیے سایہ کے انتظامات، امدادی سامان کی فراہمی، کام کے اوقات میں تبدیلی اور گرمی سے متعلق بیماریوں کے علاج کے معیاری طریق کار کے بارے میں بھی معلومات طلب کی ہیں۔ کمیشن کا خیال ہے کہ معاشرے کے یہ کمزور طبقات پناہ گاہ اور وسائل کی کمی کی وجہ سے گرمی اور گرمی کی لہروں کا زیادہ شکار ہیں۔ کمیشن نے آج ایک ریلیز میں کہا کہ سال 2018 سے 2022 کے درمیان گرمی اور ہیٹ ویوز کی وجہ سے سرکاری طور پر 3,798 اموات کی اطلاع ملی ہے۔ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے ان اعداد و شمار کو اجاگر کرتے ہوئے کمیشن نے اس موسم گرما کے دوران مربوط اور جامع اقدامات کی فوری ضرورت پر زور دیا ہے۔ ریاستوں کو لکھے اپنے خط میں کمیشن نے گرمی کی لہروں کے اثرات کو کم کرنے کے لیے نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی اے) کے رہنما خطوط کا اعادہ کیا ہے۔ ان میں گرمی سے متعلقہ بیماریوں کے علاج اور علاج کے پروٹوکول کے لیے معیاری طریق کار کا قیام اور نفاذ شامل ہے۔ غیر رسمی بستیوں اور ورکر کالونیوں میں رہنے والے خاندانوں کو مناسب وینٹیلیشن، پنکھے، پینے کا پانی اور بنیادی طبی سامان، پنکھے، ٹھنڈا چھت سازی کا سامان اور او آر ایس پاؤچز کے ساتھ عوامی مقامات جیسے اسکول، آنگن واڑی مراکز اور کمیونٹی ہالز کو فعال کریں، کام کے اوقات میں ترمیم کریں، سایہ دار آرام کی جگہیں فراہم کریں، ہائیڈریشن سپورٹ کے استعمال کی حوصلہ افزائی کریں۔ کمیشن نے ان ریاستوں کو گرمی کی لہر سے متاثر لوگوں کی جان بچانے کے لیے کی گئی کارروائی کے بارے میں بھی رپورٹ پیش کرنے کو کہا ہے۔

آر ایم ایل نے ہیٹ اسٹروک یونٹ قائم کیا

نئی دہلی۔ (یو این آئی) قومی دارالحکومت کے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اسپتال (آر ایم ایل) میں جمعرات سے ہیٹ اسٹروک یونٹ قائم کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اجے کمار شکلا، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اسپتال اور اٹل بہاری واجپائی انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ یہ ملک میں اپنی نوعیت کا پہلا یونٹ ہے، جہاں مریض کے جسم کو ٹھنڈک فراہم کرنے کے لیے پانی میں ڈبکی کرانے کا انتظام کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ شدید ہیٹ اسٹروک کی صورت میں اسے استعمال کیا جائے گا۔ اس یونٹ میں 250 لیٹر تک کی گنجائش کے دو ٹینک بنائے گئے ہیں اور اتنی ہی صلاحیت کا برف بنانے والا فریج بھی نصب کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آئی سی یو میں دو بیڈ لگائے گئے ہیں۔

پاکستان کا روکا گیا پانی دہلی کو دیا جائے: سوربھ بھاردواج

نئی دہلی: دہلی میں حزب اختلاف کی مرکزی جماعت عام آدمی پارٹی (عآپ) اقتدار پر قابض بی جے پی کو عوامی مسائل پر لگاتار تنقید کا نشانہ بنا رہی ہے۔ اسی ضمن میں عآپ لیڈر سوربھ بھاردواج نے دریائے سندھ کے پانی کے تنازعہ سے لے کر دہلی میں بنیادی سہولیات کی بدحالی تک، بی جے پی کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ خیال رہے کہ عآپ ہر روز بی جے پی حکومت پر الزامات عائد کرتی ہے اور جواب طلب کرتی ہے۔ سوربھ بھاردواج نے جمعرات کے روز بی جے پی حکومت سے مطالبہ کیا کہ دریائے سندھ کا وہ پانی جو پاکستان جانے سے روک دیا گیا ہے وہ دہلی کے باشندگان کو فراہم کیا جائے۔ سوربھ بھاردواج کا کہنا تھا کہ حکومت دریائے سندھ کے پانی پر عوام کو گمراہ کر رہی ہے اور دہلی کے عوام کو ان کا حق نہیں دیا جا رہا۔ انہوں نے کہا، "بی جے پی یہ دعویٰ کر رہی تھی کہ مرکزی حکومت نے دریائے سندھ کا تمام پانی روک لیا ہے اور پاکستان میں بیت الخلا تک کے لیے پانی نہیں بچا! اگر ایسا ہے تو وہ پانی کہاں گیا؟ کیا یہ سب جھوٹ تھا؟ اگر پاکستان کے حصے کا پانی اب تک ہندوستان میں ہے تو اسے دہلی اور ہریانہ کو فراہم کیوں نہیں کیا جا رہا؟" سوربھ بھاردواج نے سوال اٹھایا کہ جب پاکستان کے ساتھ سندھ طاس معاہدہ رد کر دیا گیا ہے اور پانی روک لیا گیا ہے تو مرکزی حکومت اس پانی کو پنجاب سے چھین کر کیوں دہلی کو دینے کی بجائے ہریانہ کے توسط سے سیاست کر رہی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی حکومت غنڈہ گردی کر رہی ہے اور پانی کی سیاست سے عام کو گمراہ کر رہی ہے۔ انہوں طنے دہلی میں پیش آ رہے مسائل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا، "آج دہلی میں سیور اوور فلو ہو رہے ہیں، گندا پانی فراہم کیا جا رہا ہے، بجلی کی کٹوتی ہو رہی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا یہ سب ہم نے کیا ہے؟ اب تو دہلی میں آپ کی 'چار انجن سرکار' ہے، مرکز، ایل جی، ایم سی ڈی اور دہلی پولیس تمام آپ کے ہاتھ میں ہیں، پھر بھی اگر آپ سرکار نہیں چلا پا رہے تو استعفیٰ دے دیں۔ ہر بات پر عام آدمی پارٹی کو ذمہ دار قرار دینا بند کریں۔" انہوں نے بی جے پی پر الزام عائد کیا کہ وہ عام کے بنیادی مسائل سے توجہ ہٹا کر سیاست کر رہی ہے۔ اگر مرکزی حکومت کے پاس دریائے سندھ کا پانی ہے تو اسے چھوٹے پر چار میں استعمال کرنے کی بجائے دہلی کے عوام کو دیا جانا چاہیے۔

پہلگام حملہ: 'میں مسلمانوں یا کشمیریوں کے خلاف برا سلوک نہیں چاہتی'، مقتول فوجی کی بیوی ہمانشی امن کی خواہشمند

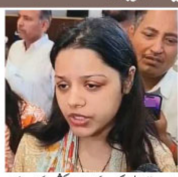

نئی دہلی۔ پہلگام میں ہوئے خوفناک دہشت گردانہ حملہ میں جن 26 سیاحوں کا بہیمانہ قتل کیا گیا، ان میں ہندوستانی بحریہ کے لیفٹیننٹ ونئے نروال بھی شامل ہیں۔ آج ہریانہ کے کرنال میں لیفٹیننٹ ونئے کی شریک حیات نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے موجودہ حالات پر اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے امن و خیر سگالی بنائے رکھنے کی پُرزور اپیل کی۔ انھوں نے واضح لفظوں میں کہا کہ "ہم نہیں چاہتے کہ لوگ مسلمانوں یا کشمیریوں کے خلاف برا سلوک کریں۔" بقول ہمانشی "بے شک ہم انصاف چاہتے ہیں، لیکن ساتھ ہی ہمیں امن اور صرف امن چاہیے۔" قابل ذکر ہے کہ جموں و کشمیر کے پہلگام شہر کے قریب 'منی سوئٹزرلینڈ' نام سے مشہور سیاحتی مقام پر 22 اپریل کی دوپہر ہوئے دہشت گردانہ حملے میں 26 لوگوں کی موت ہو گئی تھی، جن میں بیشتر سیاح ہیں۔ ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز افسر کا کہنا ہے کہ 26 مہلوکین میں 2 غیر ملکی اور 2 مقامی باشندہ بھی شامل ہیں۔ جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اس دہشت گردانہ حملے کو 'حالیہ سالوں میں عام لوگوں پر ہوئے کسی بھی حملے سے بہت بڑا' حملہ بتایا ہے۔ افسران کا کہنا ہے کہ یہ حملہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب امریکی نائب صدر جے ڈی وینس ہندوستان کے دورے پر تھے۔ اسی وقت جموں و کشمیر میں سیاحت اور ٹریکنگ کا موسم زور پکڑتا ہے۔ پہلگام شہر سے تقریباً 6 کلومیٹر دور بیسرن صنوبر کے درختوں کے گھنے جنگلوں اور پہاڑوں سے گھرا ایک بڑا گھاس کا میدان ہے۔ یہ ملک و بیرون ملک کے سیاحوں کے درمیان بہت پسندیدہ مقام بھی ہے۔ یہاں ہوئے حملے کے بارے میں افسران اور عینی شاہدین نے بتایا کہ مسلح دہشت گرد 'منی سوئٹزرلینڈ' میں داخل ہوئے اور ہوٹلوں کے آس پاس گھومتے رہے۔ پھر انھوں نے خرچ کی سواری کر رہے اور پکنک منا رہے سیاحوں پر گولی باری شروع کر دی۔ پاکستان میں موجود ممنوعہ دہشت گرد تنظیم لشکر طیبہ (ایل ای ٹی) سے منسلک تنظیم 'دی ریزسٹنس فرنٹ' (ٹی آر ایف) نے اس حملے کی ذمہ داری لی تھی۔

ذات پر مبنی مردم شماری شفاف، مکمل اور سیاسی مفاد پرستی سے پاک ہو: پروفیسر سلیم انجینئر

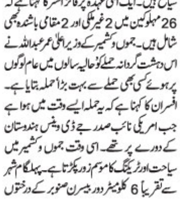

نئی دہلی۔ جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر پروفیسر سلیم انجینئر نے ملک میں ہونے والی قومی مردم شماری میں ذات کے اندراج کو شامل کرنے کے مرکزی کابینہ کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ آج یہاں میڈیا کو جاری ایک بیان میں نائب امیر نے کہا کہ ہم مرکزی کابینہ کے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں جس میں آئندہ قومی مردم شماری میں ذات کی بنیاد پر اعداد و شمار کو شامل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں ذات پات کا نظام آج بھی ایک مضبوط سماجی ڈھانچے کی حیثیت رکھتا ہے جو تعلیم، روزگار اور سیاسی نمائندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ذات پر مبنی مردم شماری ایک سماجی، قانونی، انتظامی اور اخلاقی ضرورت ہے تاکہ پسماندہ طبقات، دلتوں اور آدیواسیوں کو درپیش تاریخی ناانصافیوں کا ازالہ کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ مردم شماری درست اعداد و شمار فراہم کرے گی تاکہ مختلف طبقات کے لیے عدل پر مبنی بہتر فلاحی پالیسیز بنائی جا سکیں اور محروم طبقات کی سماجی و معاشی ترقی کو ممکن بنایا جا سکے۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ صرف وہی چیز بہتر طور پر نظم و نسق میں آ سکتی ہے جسے ناپنے کا کوئی پیمانہ موجود ہو۔ لہٰذا ذات پر مبنی ڈیٹا، پالیسی سازی اور ہمہ گیر ترقی کے لیے لازمی ہے۔ ذات پر مبنی مردم شماری نجی شعبے کے بڑھتے ہوئے کردار اور سرکاری ملازمتوں میں کمی کے پس منظر میں محروم طبقات کے لیے ریزرویشن پالیسیوں کو مضبوط بنانے میں مدد کرے گی۔ پروفیسر سلیم انجینئر نے کہا کہ ماضی میں پارلیمنٹ میں دیے گئے سرکاری بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت شیڈیول کاسٹ (ایس سی) اور شیڈیول ٹرائب (ایس ٹی) سے آگے ذات کی گنتی کے خلاف تھی۔ لیکن اب ایسا لگتا ہے کہ آخر کار اس نے اس کی افادیت اور ضرورت کو تسلیم کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2011 کی سماجی، اقتصادی اور ذات پر مبنی مردم شماری کی ناکامی، جو ناقص منصوبہ بندی اور بے عملی کا شکار تھی، اس بات پر متوجہ کرتی ہے کہ مردم شماری کے لیے ایک مؤثر اور مضبوط فریم ورک کی اشد ضرورت ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس عمل کو شفاف، مکمل اور سیاسی مفاد پرستی سے پاک ہونا چاہیے تاکہ پسماندہ طبقات کو صحیح معنوں میں بااختیار بنایا جا سکے اور آئین کے آرٹیکل 14، 15 اور 16 کے تحت دیے گئے حقوق کا تحفظ کیا جا سکے۔ جماعت اسلامی کے نائب امیر نے مزید کہا کہ حکومت کو اس پورے عمل کے لیے ایک واضح اور مقررہ ٹائم لائن جاری کرنی چاہیے۔ مردم شماری کے لیے مناسب بجٹ مختص کیا جانا چاہیے۔ اس مردم شماری کا اصل مقصد سماجی انصاف ہونا چاہیے نہ کہ سیاسی فائدوں کا حصول۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بات سے اتفاق نہیں کرتے کہ ذات پر مبنی مردم شماری سماجی تفریق کو بڑھاوا دیتی ہے۔ ہندوستان کی مردم شماری میں مذہب اور زبان کی بنیاد پر شمار کا کام پہلے سے کیا جا رہا ہے اور 1951 سے ایس سی/ایس ٹی کی گنتی بھی ہو رہی ہے۔ اس سے کبھی کوئی سماجی ٹکراؤ پیدا نہیں ہوا۔ بہار اور تلنگانہ جیسی ریاستوں میں ذات پر مبنی مردم شماری کی کامیاب مثالیں موجود ہیں۔ ذات پر مبنی مردم شماری، ملک میں سماجی انصاف کی جدوجہد کا ایک اہم مرحلہ ہے اور ہم تمام کو مل کر سب کے لیے عدل و انصاف کی جدوجہد کو آگے بڑھانا چاہیے۔

پاکستان نہ جانے والوں میں منموہن سنگھ اور سونیا گاندھی کا نام شامل

واجپئی، اڈوانی اور مودی نے کیا تھا دورہ، انڈیا اسلامک کلچرل سنٹر میں خصوصی تقریب سے سچن پائلٹ کا بیان

نئی دہلی۔ "منموہن سنگھ اپنی زندگی میں بہت کچھ حاصل کیا، لیکن ان کے اندر زبردست انکساری دیکھنے کو ملتی تھی۔ جو عزت وہ اپنے رفقائے کار کو دیکھتے تھے، وہ مثالی تھی۔ سبھی ان کے ساتھ کام کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔ ان کی توجہ پسماندہ اور محروم طبقات پر ہمیشہ رہتی تھی۔ انھوں نے پسماندہ طبقات کے حق میں کئی اقدام اٹھائے اور اس کا خاطر خواہ نتیجہ بھی دیکھنے کو ملا۔" یہ بیان کانگریس رکن اسمبلی سچن پائلٹ نے آنجہانی ڈاکٹر منموہن سنگھ کی خدمات کا اعتراف کرنے کے مقصد سے منعقد ایک تقریب میں دیا۔ ساتھ ہی انھوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ پاکستان نہ جانے والوں میں ڈاکٹر منموہن سنگھ اور سونیا گاندھی کا نام شامل ہے، جبکہ واجپئی، اڈوانی اور مودی نے وہاں کا دورہ کیا تھا۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی پائیدار میراث کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے یہ تقریب انڈیا اسلامک کلچرل سنٹر (آئی آئی سی سی)، نئی دہلی میں یکم مئی کو منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں سچن پائلٹ کے علاوہ شاہد صدیقی، راجیو شکلا، پنکج پچوری اور سلمان خورشید جیسی شخصیات شامل ہوئیں۔ اس تقریب میں سابق وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کی ممتاز خدمات کو یاد کیا گیا اور اس کی اہمیت و افادیت پر روشنی بھی ڈالی گئی۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مشہور و معروف صحافی پنکج پچوری نے کہا کہ "ڈاکٹر منموہن سنگھ کے بارے میں بات کرنا سورج کو روشنی دکھانے کے مترادف ہے۔ ممبئی میں دہشت گردی سے متعلق ڈاکٹر منموہن سنگھ نے جو باتیں کہی ہیں، اس پر سنجیدگی سے غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔" انھوں نے پاکستانی وزیر اعظم نواز شریف کے ذریعہ ڈاکٹر منموہن سنگھ کو کی گئی پیشکش کا بھی ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ "جب نواز شریف نے ڈاکٹر منموہن سنگھ کو دعوت دی، تو انھوں نے صاف طور پر کہہ دیا تھا کہ میرے مذہب کو اس معاملے میں شامل مت کیجیے۔" ڈاکٹر منموہن سنگھ کی تعریف کرتے ہوئے پنکج پچوری کہتے ہیں کہ موجودہ دور میں ہمیں مزید ایک یا دو منموہن سنگھ کی ضرورت ہے۔ معروف اردو صحافی شاہد صدیقی نے اس موقع پر کہا کہ "ڈاکٹر منموہن سنگھ میں ذرہ برابر بھی تکبر موجود نہیں تھا۔

90 فیصد پی ڈی اے کی یکجہتی کا مطلب 100 فیصد جیت

ذات پر مبنی مردم شماری کو صحیح طریقے سے کرایا جائے اکھلیش یادو کی اپیل

لکھنؤ۔سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ ملک کی 90 فیصد آبادی پی ڈی اے (پسماندہ، دلت، اقلیت) سے تعلق رکھتی ہے۔اگر یہ طبقے متحد ہوجائیں تو جیت 100 فیصد یقینی ہے۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ ذات پر مبنی مردم شماری کو صحیح طریقے سے کرایا جائے۔اکھلیش یادو نے کہا کہ مرکز کی مودی حکومت نے ذات پر مبنی مردم شماری کرانے کا جو فیصلہ کیا ہے، یہ ایک خوش آئند بات ہے۔حکومت نے سماجی انصاف کی سمت میں قدم بڑھایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو صرف آغاز ہے، یہی سے سماجی انصاف کی شروعات ہوتی ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ انتخابات میں اب دھاندلی نہ کی جائے اور مردم شماری کو شفاف طریقے سے انجام دیا جائے، کیونکہ حکومت میں موجود لوگ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔

اکھلیش نے کہا کہ حکومت کا یہ فیصلہ انڈیا اتحاد کے ایجنڈے کی کامیابی ہے۔ ملک آئین سے چلتا ہے، کسی فرد واحد کی مرضی سے نہیں۔اب جبکہ حکومت ذات پر مبنی مردم شماری کے لیے تیار ہو گئی ہے، تو نجی اداروں میں ملازمت کے معاملے پر بھی بحث شروع ہونی چاہیے۔

انہوں نے کہا کہ آج یوم مزدور پر مزدوروں کو مبارکباد دیتا ہوں، جو مختلف چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں۔مختلف بازاروں میں مزدور موجود ہیں،لیکن بی جے پی کے راج میں سب کو ایک ہی جیسی مشکلات کا سامنا ہے۔ہمیں مشین سمجھا جارہا ہے، ظلم ہو رہا ہے، آؤٹ سورسنگ بڑھ گئی ہے، اور مزدوری میں بھی کمیشن خوری شروع ہوگئی ہے۔اگر ملک کا ڈیٹا نکالا جائے تو 99 فیصد مزدور پی ڈی اے یعنی پسماندہ، دلت اور اقلیت طبقے کے نکلیں گے۔

اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا اور ڈیٹا پر بھی بات کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم نے سرکاری ویب سائٹ سے ڈیٹا لے کر گراف پیش کیا تو حکومت کو بخار آ گیا۔ خود سامنے آنے کے بجائے ریٹائر ہونے والے افسر کو آگے کر دیا۔کئی اضلاع سے ہم نے چونکا دینے والا ڈیٹا حاصل کیا ہے۔انہوں نے تجویز دی کہ ”پی ڈی اے ہیلپ لائن“ کے بعد اب پی ڈی اے ”ڈیٹا سینٹر“ قائم کیا جانا چاہیے۔

اکھلیش یادو نے پارٹی میں شامل ہونے والے رہنماؤں کا استقبال کیا، خاص طور پر لال چند گوتم کا، جن کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ان کی وجہ سے بی جے پی کو اپنے اے سی کمروں سے نکل کر سڑکوں پر آنا پڑا۔انہوں نے اپیل کی کہ آئندہ کوئی ایسا کام نہ ہو جس سے کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔سابق ایم پی اروند نے بھی اپیل کی کہ جذبات میں آ کر کسی سیاستدان کا موازنہ کسی مہان شخصیت سے نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ شخصیات دیوی اور بلند مقام رکھتی ہیں، ان کا کسی سے موازنہ ممکن نہیں۔اسی موقع پر بدرالدین خان بھی سماجوادی پارٹی میں شامل ہو گئے۔

ذات پر مبنی مردم شماری کے اعلان سے اکھلیش اور راہل کی نیند اڑ گئی: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ ذات پر مبنی مردم شماری کے اعلان کے بعد اکھلیش یادو اور راہل گاندھی کی نیندیں اڑ گئی ہیں۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے بالکل صحیح وقت پر یہ اعلان کیا ہے، جس کے بعد اب حقیقی معنوں میں سماجی انصاف ممکن ہوگا۔ڈپٹی سی ایم کیشو پرساد موریہ، اکبر پور کے کٹاریا باغ میں نارائن فاؤنڈیشن کے صدر ویویک موریہ کی جانب سے منعقدہ ”سمراٹ چندر گپت موریہ جینتی“ کی تقریب میں شریک ہوئے۔اس موقع پر انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے ذات پر مبنی مردم شماری کا ایک تاریخی فیصلہ کیا ہے۔سماجوادی پارٹی اور کانگریس کو لگتا تھا کہ بی جے پی ایسی مردم شماری نہیں کروائے گی، لیکن ہماری پارٹی صحیح وقت کا انتظار کر رہی تھی۔اس فیصلے کے بعد اکھلیش اور راہل کی نیند اڑ گئی ہے، اور اب انہیں نیند کی گولی کھا کر سونا پڑ رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ذات پر مبنی مردم شماری کے بعد پسماندہ اور دلت طبقوں کے تمام گروپوں کے لیے ترقیاتی منصوبے بنائے جائیں گے اور عوام کو اس کا مناسب فائدہ ملے گا۔ کیشو موریہ نے کہا کہ یوم مزدور کے دن یعنی آج ہی کے دن 2017 میں وزیر اعظم مودی نے لال بتی کلچر کو ختم کر دیا تھا۔انہوں نے وزیر اعظم کا ذات پر مبنی مردم شماری کے لیے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اب سماجی انصاف سچائی کے ساتھ ہوگا۔اکھلیش یادو پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ جھوٹی ”پی ڈی اے فیملی ڈیولپمنٹ ایجنسی“ چلاتے ہیں اور غنڈوں، مجرموں، مافیا اور فسادیوں کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔کل ذات پر مبنی مردم شماری کے فیصلے سے ان کے ”پی ڈی اے“ کی ہوا نکل گئی ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ 2012 سے 2017 تک اکھلیش صرف ایک ذات کے وزیر اعلیٰ بن کر رہے۔انہوں نے کہا کہ سماج کی یکجہتی کو برقرار رکھتے ہوئے پسماندہ طبقات کو مرکزی دھارے میں لایا جا رہا ہے۔ 2014 سے جب سے نریندر مودی نے وزیر اعظم کی کرسی سنبھالی ہے، تمام اپوزیشن پارٹیاں انہیں ہٹانے کی سازش کرتی رہی ہیں، لیکن ملک کی عوام ہمیشہ ان کے ساتھ کھڑی رہی۔

نوجوان نسل فوج کی بہادری، شجاعت اور تاریخ سے تحریک حاصل کرے گی: جے ویر سنگھ

ایکانا اسٹیڈیم کے قریب فوج کے لیے وقف شوریہ سنگھالیہ کے قیام کا کام جاری

لکھنؤ: 01 مئی۔اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں ایکانا اسٹیڈیم کے قریب ہندوستانی بحریہ کی بہادری اور شجاعت کے لیے وقف ایک عظیم الشان شوریہ میوزیم قائم کیا جا رہا ہے۔اس میوزیم کا مقصد ہندوستانی بحریہ کی جرات، تاریخی کامیابیوں اور بہادری کی داستانوں کو عام لوگوں بالخصوص نوجوانوں تک پہنچانا ہے۔یہ اطلاع اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔وزیر سیاحت نے کہا کہ لکھنؤ میں مذہبی اور تاریخی مقامات کی ایک لمبی فہرست ہے۔ایکانا اسٹیڈیم کے قریب بنایا جا رہا یہ نیول میوزیم اس سلسلے میں ایک اہم مقام ہوگا۔میوزیم میں ملٹی میڈیا ڈسپلے کے ذریعے سیاحوں کو ایونٹ کے بارے میں معلومات، تفصیلات اور کہانیاں بتائی جائیں گی۔اس میوزیم میں آئی این ایس گومتی میں نصب تمام آلات کے علاوہ بحریہ کا ایک ریٹائرڈ جنگی جہاز، بحریہ کا سی کنگ ہیلی کاپٹر، سی ہیریئر ہوائی جہاز بھی نمائش کے لیے رکھا جائے گا۔زائرین بحریہ کی بہادری اور اس کی تاریخ کو قریب سے دیکھ اور سمجھ سکیں گے۔جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ ریٹائرڈ جنگی جہاز اور ان سے متعلقہ ساز و سامان جیسے میزائل، ٹارپیڈو، توپ اور دیگر اشیاء کو نیول شوریہ میوزیم میں رکھا جائے گا۔یہ میوزیم ملک کا بحریہ سے متعلق پہلا میوزیم ہوگا، جس میں جنگی جہازوں اور واٹر کرافٹ کا ذخیرہ رکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ بحریہ سے متعلق دیگر آلات بھی نمائش کے لیے رکھے جائیں گے۔یہ کوشش بحریہ کے شعبے میں تحقیق میں کارگر ثابت ہوگی۔ اس اقدام کے تحت طلباء، محققین اور مورخین کو بحری تاریخ سے متعلق نادر مواد اور دستاویزات تک رسائی فراہم کی جائے گی۔وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ اتر پردیش کے محکمہ سیاحت اور ہندوستانی بحریہ کی مشترکہ کوششوں سے تعمیر ہونے والا یہ میوزیم جدید ٹیکنالوجی سے لیس ہوگا۔ یہاں آنے والوں کو بحریہ کی بہادرانہ کارروائیوں، جنگی جہازوں، آبدوزوں اور بحری زندگی کی جھلکیاں دیکھنے کو ملیں گی۔اس کے لیے ورچوئل ریئلٹی (VR) اور Augmented (AR Reality) کا استعمال کیا جائے گا۔ سامعین کو تاریخی دستاویزات کے ذریعے پاک بحریہ کی شاندار تاریخ کا تجربہ بھی کرایا جائے گا۔

اس کے علاوہ ماہرین کی طرف سے باقاعدہ ورکشاپس اور لیکچرز کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔ان سیشنز کے ذریعے بحریہ کے ارتقاء، حکمت عملیوں اور تاریخی واقعات پر گہرائی سے تبادلہ خیال کیا جائے گا۔بحری آپریشنز کے ماحولیاتی اثرات کو بھی اجاگر کیا جائے گا۔نیول ویلر میوزیم میں موضوعاتی علاقے ہوں گے۔ ہر زون کو ایک خاص دور یا بحری جنگ کی قسم کے لیے وقف کیا جائے گا۔وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ بحریہ کے میوزیم میں مختلف جگہوں پر انٹرایکٹو تنصیبات لگائے جا رہے ہیں جس کا مقصد بچوں کی مجموعی ترقی کو فروغ دینا ہے۔ان تنصیبات کا بنیادی مقصد بچوں کو کھیل اور تلاش کے ذریعے سیکھنے اور جڑنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔یہ اقدام اپنے والدین کے ساتھ آنے والے بچوں کے لیے بات چیت اور سمجھ بوجھ کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوگا۔فوجیوں کی بہادری اور قربانی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک خصوصی اسمرتی ادیان ※ بھی تیار کیا جا رہا ہے۔قدرتی حسن سے مالا مال، پارک کو ایک پُرسکون اور بامعنی یادگار جگہ کے طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے جہاں آنے والے ان فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کر سکتے ہیں جنہوں نے قوم کی خدمت میں عظیم قربانیاں دیں۔

بورڈ امتحانات میں یونٹی طلباء کی شاندار کارکردگی

لکھنؤ۔یونٹی کالج نے ایک بار پھر ISC اور ICSE بورڈ (2025) کے امتحانات میں اپنی بہترین کارکردگی پیش کرتے ہوئے تمام سابقہ ریکارڈز کو پیچھے چھوڑ کر اور کامیابیوں کا ایک نیا معیار قائم کر کے تعلیمی عمدگی سے اپنی وابستگی کا ثبوت دیا ہے۔دونوں امتحانات میں کالج کا رزلٹ صد فی صد رہا اور زیادہ تر مضامین میں رزلٹ قومی اوسط سے زیادہ ہے۔ ICSE میں ۱۲۵ طلباء میں سے ۱۱ طلباء نے ۹۰ فی صد سے زیادہ، ۵۰ طلباء نے ۸۰ سے ۸۹ فی صد کے درمیان نمبر حاصل کئے۔ ISC کے نتائج اور بھی زبردست رہے ۱۴۲ طلباء میں سے ۳۳ بچوں نے ۹۰ فی صد جبکہ ۵۰ طلباء نے ۸۰ سے ۸۹ فی صد نمبر حاصل کئے۔ ICSE سائنس اسٹریم سے محمد سجاد باقری ۹۹ فی صد، کامرس اسٹریم سے علینہ زیدی ۸۸ فی صد نمبر حاصل کر کے کالج ٹاپرس بنے۔ ISC میں ہیومینیٹیز اسٹریم میں رضا عامر نے ۹۸ فی صد، سائنس میں عباس سعید نے بھی ۹۸ فی صد اور کامرس میں حیا جاوید نے ۹۶ فی صد نمبر حاصل کر کے اپنی اپنی اسٹریم میں ٹاپ پوزیشن حاصل کی۔یونٹی کالج میں ISC اور ICSE میں امتیازی نمبر حاصل کرنے والے طلباء کی کامیابی کے جشن کے لئے ایک خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا۔اس پُرمسرت موقع پر کالج سکریٹری جناب نجم الحسن رضوی نے آن لائن شرکت کر کے طلباء کو مبارکباد دی اور انھیں نامور اداروں کا انتخاب کرتے ہوئے غیر معیاری کورسز یا کالجوں سے گریز کرنے کی صلاح دی اور اسی طرح محنت کرتے ہوئے کامیابی کی راہوں پر مستقل آگے بڑھنے کی نصیحت کی۔، پرنسپل جناب دیپک میتھیوز نے اپنی استقبالیہ تقریر میں طلباء، اساتذہ اور والدین کی اجتماعی کوششوں کو سراہتے ہوئے طلباء سے کہا کہ وہ اپنے خاندان اور معاشرے کے لئے روشنی کا مینار بنیں۔ جوائنٹ سکریٹری جناب محمد طلحہ نے بھی دلی مبارکباد پیش کی اور مولانا باقری کو والدین کی بصیرت کا اشتراک کرنے کی دعوت دی۔مولانا باقری نے اپنے بیٹے کی کامیابی کا سبب بچپن سے ہی پڑھنے کی لگن، کلاس روم میں مسلسل توجہ اور محنت اور باقاعدگی سے اسکول میں حاضری کو قرار دیا۔، مینیجر سیکنڈ شفٹ ڈاکٹر کلب سبطین نوری نے کالج کے بانی صدر پدم بھوشن مرحوم ڈاکٹر سیّد کلب صادق صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا اور ادارے کے مسلسل عروج میں سکریٹری جناب نجم الحسن رضوی کی متحرک قیادت کی تعریف کی اور بچوں کی کامیابی کے لئے انھیں مبارک باد پیش کی۔تقریب کا اختتام وائس پرنسپل جناب سچیندر بھارتی کے شکریہ کے ساتھ ہوا۔

دادا صاحب پھالکے لائف ٹائم فلمی خدمات ایوارڈ 2025

پدم شری ڈاکٹر ودھیا وندو سنگھ نے ڈاکٹر انل رستوگی اور راجویر رتن کو اعزاز سے نوازا

لکھنؤ: یکم مئی (پی این ایس) فلم اینڈ ٹی وی اکیڈمی اتر پردیش کے سلور جوبلی سال کے جشن میں معروف فلم اور اسٹیج اداکار ڈاکٹر انل رستوگی اور سینئر نقاد راجویر رتن کو للت کلا اکادمی اتر پردیش کے نائب صدر ریاستی درجہ حاصل وزیر گریش چندر مشرا، ادیبہ و پدم شری ڈاکٹر ودھیا وندو سنگھ، فلمساز سنیل بتانے شال، مومنٹو وغیرہ دیکر دادا صاحب پھالکے لائف ٹائم فلمی خدمات ایوارڈ–2025 سے نوازا۔ہندوستانی سنیما کے بابائے فلم کے 155 ویں یوم پیدائش کے موقع پر یوپی پریس کلب میں منعقدہ ایوارڈ تقریب میں مہمان خصوصی للت کلا اکادمی اتر پردیش کے نائب صدر ریاستی درجہ حاصل وزیر گریش چندر مشرا نے فلم سازی میں دادا صاحب پھالکے کے جوش و جرأت پر بات کرتے ہوئے فلم اینڈ ٹی وی اکیڈمی کی تقریب کی تعریف کی۔انہوں نے کہا کہ وہ حکومت اتر پردیش سے اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کریں گے کہ ہر قسم کی سرگرمیوں جیسے فلم سے متعلق پروڈکشن وغیرہ کو ریاست میں مناسب ماحول اور حوصلہ افزائی ملے۔تقریب کی صدارت کرنے والی لوک فنکار ڈاکٹر ودھیا وندو سنگھ نے فن کی دنیا میں دونوں اعزازی فنکاروں کی شراکت کو انمول قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ چاہے وہ لوک آرٹ ہو، ادب ہو یا مسلسل ترقی کرتی ہوئی ٹیکنالوجی پر مبنی فلمی میڈیم ہو، جو بھی ان انواع پر وسیع سوچ اور حساسیت کے ساتھ کام کرے گا وہ ڈاکٹر رستوگی اور راجویر کی طرح اپنی الگ شناخت بنانے میں کامیاب ہوگا۔ڈاکٹر صاحبہ نے مزید کہا کہ اعزاز ملنا بڑی بات نہیں ہوتی ہے، اس اعزاز کی حفاظت کرنا اصل اور بڑی بات ہوتی ہے، آج دونوں معزز ہستیوں کو اعزاز سے نواز کر فلم اینڈ ٹی وی اکیڈمی اتر پردیش بھی اپنے آپ پر فخر محسوس کر رہی ہے، اعزاز کو صحیح ہاتھوں میں پہونچانا بھی اہم کام ہوتا ہے، جو آج اکیڈمی کے صدر سنیل بتا اور سیکریٹری ارپیتا بتانے اعزاز کے حقدار کا بہترین انتخاب کر کے ہم سب کو محظوظ ہونے کا موقع فراہم کیا۔قبل ازیں ڈاکٹر انیتا سہگل کی نظامت میں منعقدہ تقریب میں اکیڈمی کے صدر سنیل بتانے مہمانوں اور اعزاز یافتگان کا استقبال کیا اور انہیں اکیڈمی کی سرگرمیوں سے متعارف کرایا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں مناسب سہولیات کے ساتھ فلم سٹی تیار کرنے کے ساتھ ساتھ جدید ٹیکنالوجی والی دیگر بنیادی سہولتیں بھی ضروری ہیں۔انہوں نے کہا کہ اگر ریاستی حکومت تعاون کرے تو اکیڈمی فلم پالیسی کے مطابق فلم فیسٹیول وغیرہ منعقد کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں ترقی یافتہ انفراسٹرکچر اور سہولیات سے روزگار اور حکومتی آمدنی میں اضافہ ہوگا اور نئے ہنر کو سامنے لایا جاسکے گا۔مسٹر بتا نے حکومت اتر پردیش کے ذریعے فلمی دنیا کے لئے کئے جا رہے کاموں کو سراہا اور حکومت سے اپنی اکیڈمی کی طرف سے ہر ممکن تعاون دینے کی بات بھی کہی، انہوں نے کہا کہ فلمیں بنانا میرا شوق ہے، نہ کہ کاروبار کرنا، اس لئے فلم کامیاب ہوئی تو منافع ورنہ فلاپ فلم کی شکل میں خسارہ ہی خسارہ ہے، اس لئے فلم بنانا میرا جنون اور میرا شوق و خوشی ہے۔اس اعزاز پر اظہار تشکر کرتے ہوئے 81 سال کی عمر میں بھی فلموں اور تھیٹر میں سرگرم اداکار ڈاکٹر انل رستوگی نے کہا کہ چھ دہائیوں سے زائد کے اپنے اداکاری کے سفر میں انہیں کئی طرح کے تجربات ہوئے ہیں اور مختلف تجربات حاصل کرنا آج بھی ان میں جوش بھرتے ہیں۔اتنی عزت و اعزاز اور لوگوں کی محبت کی وجہ سے میں سرگرم کردار ادا کر رہا ہوں۔ڈاکٹر انل رستوگی نے سنیل بتا کو اپنا چھوٹا بھائی اور فلمی دنیا کیلئے اتر پردیش میں سب سے لائق فائق انسان بتایا۔نقاد مصنف راجویر رتن نے سنیل بتا کو ایک ایسا شخص قرار دیا جس نے ریاستی فلم انڈسٹری میں ایک نیا باب لکھا۔انہوں نے کہا کہ فلم کے اس انتہائی فنکارانہ اور طاقتور میڈیم میں بے پناہ امکانات ہیں۔اس کے مہنگے ہونے اور دیگر وجوہات کی وجہ سے بہت کم نوجوان ہنر ہونے کے باوجود اس میڈیم میں ابھرنے اور اپنی صلاحیت منوانے کے قابل ہوتے ہیں۔اس موقع پر معززین اور فنکاروں کی موجودگی میں دادا صاحب پھالکے کی پروڈیوس کردہ اور 112 سال قبل ریلیز ہونے والی پہلی ہندوستانی خاموش فلم 'راجہ ہریش چندر' کے اقتباسات کے ساتھ فن سے متعلق فلموں کی خصوصی طور پر نمائش کی گئی، ساتھ ہی ڈاکٹر انل رستوگی اور راجویر رتن پر بنائی گئی مختصر فلموں کو بھی دکھایا گیا۔

غیر قانونی ای رکشہ گاڑیوں کے چالان کیے گئے اور 11425 گاڑیاں ضبط کی گئیں

لکھنؤ: 01 مئی۔اتر پردیش کے وزیر مملکت برائے ٹرانسپورٹ (آزادانہ چارج) جناب دیا شنکر سنگھ نے بتایا کہ عزت مآب وزیر اعلیٰ کی ہدایات کی تعمیل میں محکمہ ٹرانسپورٹ کی طرف سے 01 اپریل سے 30 اپریل 2025 تک پوری ریاست میں غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ ای رکشہ گاڑیوں کے خلاف ایک خصوصی مہم شروع کی گئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ اس عرصے کے دوران غیر قانونی اور غیر رجسٹرڈ ای رکشا گاڑیوں کے خلاف خصوصی مہم چلائی گئی۔ریاست کے تمام اضلاع میں کل 36773 غیر رجسٹرڈ اور غیر قانونی ای رکشہ گاڑیوں کے چالان کیے گئے اور 11425 گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔چیکنگ مہم میں گاڑیوں کے خلاف سب سے زیادہ چالان آگرہ ڈویژن میں کیے گئے جبکہ سب سے کم چالان بستی ڈویژن میں کیے گئے۔وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ لکھنؤ ڈویژن میں کل 3276 چالان جاری کیے گئے اور 1083 گاڑیاں ضبط کی گئیں۔جبکہ لکھنؤ ضلع میں 1420 ای رکشہ گاڑیوں کا چالان کیا گیا اور 195 ای رکشہ گاڑیوں کو روکا گیا۔ ایودھیا ڈویژن میں 1993 چالان جاری کیے گئے اور 981 گاڑیاں ضبط کی گئیں۔ گونڈہ ڈویژن میں 1276 چالان جاری کیے گئے اور 589 گاڑیاں ضبط کی گئیں۔بستی ڈویژن میں 748 گاڑیوں کے چالان اور 362 گاڑیاں ضبط کی گئیں۔کانپور ڈویژن کے تحت 2643 گاڑیوں کا چالان کیا گیا اور 797 گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔ پریاگ راج ڈویژن کے تحت کل 2240 گاڑیوں کا چالان کیا گیا اور 575 گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔ باندہ ڈویژن میں 2484 گاڑیوں کے چالان اور 373 گاڑیاں ضبط کی گئیں۔ بریلی ڈویژن میں 1714 گاڑیوں کے چالان کیے گئے اور 475 گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔مرادآباد ڈویژن میں 2170 گاڑیوں کے چالان کیے گئے اور 552 گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔وارانسی ڈویژن کے تحت 2045 گاڑیوں کا چالان کیا گیا اور 396 گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔ گورکھپور ڈویژن کے تحت 1342 گاڑیوں کا چالان کیا گیا اور 484 گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔اعظم گڑھ ڈویژن کے تحت 1257 گاڑیوں کا چالان کیا گیا اور 204 گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔مرزاپور ڈویژن میں 1033 گاڑیوں کے چالان اور 165 گاڑیاں ضبط کی گئیں۔ میرٹھ ڈویژن کے تحت 2382 گاڑیوں کا چالان کیا گیا اور 596 گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔غازی آباد ڈویژن میں 2389 گاڑیوں کے چالان کیے گئے اور 877 گاڑیاں ضبط کی گئیں۔ سہارنپور ڈویژن کے تحت 1799 گاڑیوں کے چالان کیے گئے اور 467 گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔ آگرہ ڈویژن میں 3684 گاڑیوں کا چالان کیا گیا اور 1568 گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔علی گڑھ ڈویژن کے تحت 1511 گاڑیوں کے چالان کیے گئے اور 681 گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔اسی طرح جھانسی ڈویژن کے تحت 787 گاڑیوں کے چالان کیے گئے اور 200 گاڑیوں کو ضبط کیا گیا۔وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ اس مہم کا مقصد غیر رجسٹرڈ اور غیر مجاز ای رکشوں کے آپریشن کو روکنا ہے۔ تاکہ ریاست میں ٹریفک کی کارروائیوں میں خلل نہ پڑے۔ تمام حالات میں، سڑکوں پر صرف رجسٹرڈ ای رکشے ہی چلیں۔ ای رکشا نابالغوں اور مجرمانہ رجحانات والے افراد کے ذریعہ نہیں چلائے جانے چاہئیں۔ بہت پرانے اور خستہ حال ای رکشوں کو بند کر کے لوگوں کو محفوظ سفر فراہم کیا جاسکتا ہے۔وزیر ٹرانسپورٹ نے کہا کہ اس دوران انفورسمنٹ ٹیم نے ڈرائیوروں کو روڈ سیفٹی قوانین کے بارے میں جانکاری دی۔ انفورسمنٹ ٹیم نے محفوظ سفر کی فراہمی کے حوالے سے بھی آگاہی پیدا کی۔

حیات اللہ انصاری نے زندگی بھر ملک کے اتحاد کے لیے کام کیا

حیات اللہ انصاری کی 125 ویں پیدائش پر پروگرام منعقد

لکھنؤ۔آج، آزادی پسند، سابق راجیہ سبھا ممبر اور مصنف مرحوم حیات اللہ انصاری کی 125 ویں پیدائش کے موقع پر، ان کی ملک، قومی اتحاد اور ہم آہنگی کے لیے خدمات پر روشنی ڈالی گئی۔ وہیں روزنامہ آگ اردو کے سابق چیف ایڈیٹر اور قومی آواز کے ایڈیٹر جناب ابراہیم علوی صاحب کو اعزاز سے نوازنے کے ساتھ ساتھ موجود کئی ادیبوں اور شاعروں کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔اس موقع پر پروگرام کا آغاز پہلگام میں دہشت گردوں کے ہاتھوں بے گناہ لوگوں کے بہیمانہ قتل کی مذمت سے ہوا۔بزم خواتین کی سربراہ شہناز سدرت نے کہا کہ میرے خاندان اور حیات اللہ صاحب نے زندگی بھر ملک کے اتحاد اور سماجی ہم آہنگی کے لیے کام کیا۔ان کے زیر انتظام چلنے والے مدرسہ تعلیم گھر میں انہیں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ سماجی اور جدید تعلیم بھی دی جاتی ہے، جہاں سے نکلنے والی بیٹیاں ملک کی خدمت کر سکتی ہیں اور کسی بھی میدان میں پیچھے نہیں رہتیں۔انہوں نے کہا کہ ہمیں ایسے معاشرے کے لیے اپنی پوری کوشش کرتے رہنا چاہیے جہاں سب کے درمیان محبت ہو۔انہوں نے کہا کہ نفرتوں کو محبت سے مٹایا جائے، اگر کوئی آپ سے نفرت کرتا ہے تو آپ اس سے نفرت نہ کریں بلکہ اس سے محبت کرنا بند نہ کریں ایک دن وہ آپ سے محبت کرنے لگے گا۔ جناب حیات اللہ انصاری اور احمد ابراہیم علوی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے مقررین نے ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی میں کوئی فرق نہیں سمجھا بلکہ سب کو محبت کا پیغام دیا اور انہیں بھی معاشرے کی تمام برادریوں سے عزت اور محبت ملی۔ پروگرام میں شاعری کی ایک زبردست محفل بھی منعقد کی گئی جس میں شعراء نے اپنے شعری انداز میں حیات اللہ صاحب اور ان کے شاگرد جناب ابراہیم علوی صاحب کے بارے میں کہا کہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا دیدہ ور پیدا

پروگرام کی نظامت کر رہے رضوان فاروقی نے وقف کے بارے میں کہا کہ اس کا مطالعہ کیا جانا چاہیے اور اگر کوئی کمی ہے تو اسے آئینی طریقوں سے دور کیا جانا چاہیے۔کمیونٹی اور وقف کو مثبت فوائد یا اس میں خواتین کی شرکت پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔بلکہ جو دفعات وقف یا برادری کے مفاد میں نہیں ہیں ان کے لیے عدالتی راستہ اختیار کیا گیا ہے۔لیکن کوئی بھی اس کے خلاف اس طرح احتجاج نہ کرے جس سے کہ ملک کا ماحول خراب ہو۔ہم ہمیشہ ملک کے لیے قربانی دینے والے ہیں ملک کو مشکلات میں ڈالنے کے لیے نہیں۔ پہلگام حملہ بھی ہمارے پڑوسی کی طرف سے باہمی بھائی چارے کو نقصان پہنچانے کی کوشش تھی۔مشکل کی اس گھڑی میں ہم سب ایک ہیں اور متحد ہیں۔ پروگرام میں اکبر علی، پرویز ملک زادہ، پروین شکیل، عشرت ناہید، ڈاکٹر منصور خان، گلشن مسرت، نذر محمود بھوپال، مجاہد احسان، عدنان فرنگی محل، حارث علوی، انور جہاں، سنجے مشرا، منصور صاحب وغیرہ موجود تھے۔

رائے بریلی: پٹرول چور گروہ کا انکشاف، تین گرفتار

رائے بریلی: یکم مئی (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع رائے بریلی کے ہرچند پور علاقے میں پٹرول پمپ مالکین نے ڈیزل۔پٹرول چور گروہ کا انکشاف کرتے ہوئے تین شاطر چوروں کو گرفتار کیا ہے۔پولیس سرکل افسر مہاراج گنج پردیپ کمار نے جمعرات کو بتایا کہ گنگا گنج شورا علاقے سے ٹینکر سے ڈیزل پٹرول چوری کرتے تین ملزمین کو پکڑا گیا۔گرفتار کن آشیش اور لال بہادر ڈرائیور اور کلینر ہے جو ٹینکر سے تیل نکالنے کا کام کرتے تھے۔وہیں سندیپ تیل کے ارتکاز وانے پونے دم میں تیل خرید کر انہیں اچھے داموں میں فروخت کرنے کا کام کرتا تھا۔اس گروہ کے ارکان ایک ٹینکر کو گودام میں لے جاتے تھے اور اس سے ڈیزل اور پیٹرول چوری کرتے تھے اور پھر اسی ٹینکر میں ایتھنول ملا کر پیٹرول پمپ پر بھیج دیتے تھے۔ان کی تلاش میں پٹرول پمپ آپریٹرز بھی چھاپے مار رہے تھے۔

نہاتے وقت تین نوجوان ندی میں ڈوبے

اوریا: یکم مئی (پی این ایس) ضلع کے سٹی کوتوالی کے زورا گاؤں میں تین نوجوانوں کی ندی میں ڈوبنے سے موت ہوگئی۔ یہ حادثہ نہاتے وقت پیش آیا۔تین نوجوانوں کی موت سے پورا گاؤں صدمے میں ہے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس کی نفری بھی موقع پر پہنچ گئی۔ہلاک ہونے والے تین نوجوانوں میں سے دو سگے بھائی بتائے جاتے ہیں۔

بارہ بنکی: دو گاڑیوں کی ٹکر، دو کی موت، 4 زخمی

بارہ بنکی: یکم مئی (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع بارہ بنکی کے رام نگر علاقے میں جمعرات کو ایک سڑک حادثے میں دو افراد کی موت ہوگئی جبکہ دیگر چار زخمی ہوگئے۔پولیس ذرائع نے بتایا کہ بارہ بنکی۔بہرائچ نیشنل ہائی وے پر دلسرائے گاؤں کے نزدیک آج صبح یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب بہرائچ کے علیہ بلبل گاؤں باشندہ چھ لوگ بولیرو سے لکھنؤ کے اموسی ائیرپورٹ جا رہے تھے کہ دلسرائے گاؤں کے نزدیک سامنے سے آ رہے ڈمپر سے ٹکر ہوگئی۔ٹکر اتنی خوفناک تھی کہ بولیرو کے پرخچے اڑ گئے۔اس حادثے میں بولیرو ڈرائیور جاحد علی (45) اور سمیا (28) کی موقع پر ہی موت ہوگئی جبکہ محمد علی (55)، ساجدہ (50)، ریحانہ (18) اور ساحل انصاری (06) زخمی ہوگئے۔پولیس نے زخمیوں کو سی ایچ سی میں داخل کرایا۔یہاں حالت نازک دیکھتے ہوئے انہیں ضلع اسپتال کے لئے ریفر کر دیا گیا۔